

UNIVERSAL
LIBRARY

OU-232854

UNIVERSAL
LIBRARY

وَمَنْ يَتُوكْ كُلٌّ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ

صلوة الرحمن

بفضل ایزدستان شریف صلوة الرحمن فایده و جهان و مستقیم که در بیان هر یک

ترجمه

تألیف مولانا اکمل و فیاض اهل حافظه محمد عبده

میزان

در طبع صدیق عینک الله طبع موعود

فصل پہلی پر فرائض و وضو کے	فصل دوسری پر بیان سنت کی	فصل تیسری پر مسحات کے	فصل چوتھی پر مساجد و وضو کے
فصل پانچویں پر غسل کے	فصل چھٹی پر بیان حیض کی	فصل ساتویں پر بیان نفاس کے	فصل آٹھویں پر استحاضہ کے
فصل نوین پر بیان احکام حیض کے	فصل دسویں پر بیان فرائض غسل کے	فصل گیارہویں پر سنت غسل کے	فصل بارہویں پر مسحات غسل کے
فصل تیرہویں پر بیان ارکان تیمم کے	فصل چودھویں پر بیان شرطون تیمم کے	فصل پندرہویں پر بیان کھانسی و سہاگہ کی	فصل سولہویں پر بیان طوطی تیمم کے
فصل سترہویں پر بیان کھانسی اور سہاگہ کے	فصل اٹھارہویں پر بیان بانی حوض کے	فصل انیسویں پر مسح موزون کے	فصل بیسویں پر بیان طوطی وضو کے
فصل اکیسویں پر بیان احکام نجاست کے	فصل بائیسویں پر بیان پانی کوثر کے	فصل تیسویں پر بیان جہوٹے خیر کے	فصل چوبیسویں پر بیان طہارت نجاست جہوٹے کے
فصل پچیسویں پر بیان ستر عورت کی	فصل چھبیسویں پر بیان انتقال قتلہ کی	فصل ستائیسویں پر بیان ملاقا نماز کے	فصل اٹھائیسویں پر بیان بیان قتلہ ستر کے
فصل انیسویں پر بیان وقون مکروہ کی	فصل تیسویں پر بیان نیت نماز کی	فصل اکیسویں پر بیان نماز کی اور سجدہ شرطین	فصل بیسویں پر بیان واجب کی
فصل تیسویں پر بیان طریقہ سنت کے	فصل چونتیسویں پر بیان مستحاضہ کی	فصل پچیسویں پر بیان مکروہات نماز کے	فصل چھتیسویں پر بیان سنتوں کی
فصل سونتیسویں پر بیان بیان سنتوں اور فرائض کے	فصل اسیسویں پر بیان نماز وتر کی	فصل اوساتیسویں پر بیان فاسد ہونی نماز کے	فصل چالیسویں پر بیان سجدہ و سہو کے
			فصل اسیسویں پر بیان غلطی برحقہ نماز کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سپاس بقیاس خداوند تعالیٰ عزت والی بزرگ کو کہ حسنی پیدا کیا ساری جہان کو سہا
حکم کن فیکون کی اور پھر نیست و نابود کرے لگا ایک تہہ سب کو کہ نحر ذات واحد کی کوئی
پیدا نہیں سہی باقی نہ ہو لگا اور پھر ساری عالم کو پیدا کرے کی حساب کتاب برائی اور بھلائی
ہر ایک بندگی کی جدی جدی ساتھ انصاف کی پہنچاویگا اور موافق مراتب ہر ایک
بندی کی بہشت میں درجی عنایت فرما دیگا اور جو بندی کہ خطا و ارتقا عذاب کی
ہوئی اللہ صاحب جہاں اور کواپنی دریا کی رحمت سے بخشنے اور جہاں او کو عذاب کرے
کوئی اور سکا فراموش نہیں اور روز نامہ معدود بجناب سید المرسلین و خاتم النبیین
مقبول بارگاہ رب العالمین یعنی احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جسکی سبب
سہی چراغ ہدایت کا بیج تمام عالم کی روشن ہوا اور اوسکی وسیلہ سے امت گنہگار کی شفا
ہوئی اور اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمان ہدایتوں کو اور بدین اسلام کی ساتھ بعد اسی اور
محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آل و اصحاب کے خاتمہ بالخیر کرے اور حشر کی دن

ساتھ تابع داروں اور ہونوگی ہی آمین یا رحم الرحمن اب جاننا چاہی کہ بنیاد اسلام کے
ایمان ہی یہ کہ لا الہ الا محمد رسول اللہ کا اقرار کرنا اور زبان کی اور ولین تصدیق کرنا
اور معنی اس کی یہ ہیں کہ نہیں ہی کوئی عبادت کی لایں مگر اللہ اور محمد رسول اللہ کی ہی ہو
اللہ صاحب کے ہیں واسطی راہ بتانی امت کے اور برحق جاننا سب رسولوں اللہ کا کہ ہجرت
ہوئی اللہ کی ہی اور اور پرتابوں اور تاری ہوئی اللہ کی جیسی کہ توحید اور انجیل اور زبور اور
قرآن شریف ہی اور فرشتوں کو کہ پیدا کئی بندی اللہ کی ہیں اور یقین کرنا اور قیامت
والی کی کہ اوس دن سب کو معروسی اللہ جل شانہ کی حاضر ہو کر سارا حساب و کتاب دینا ہو
کہ ایک ذرہ کی برابر بڑائی اور بھلائی کسی نفس کی اوس سی پوشیدہ نہیں ہی بلکہ علم تک
وہ سب کی سب ہی بیچ دفتر زل کی لکھ چکا ہی اور جاننا چاہی ستون اسلام کا نمازی جیسا کہ
فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فی الفرق بین العبد المؤمن و بین الکفر ترک الصلوۃ یعنی وقت
در بیان اسلام اور کفر کی ترک کرنا نماز کا ہی اس سی معلوم ہوا کہ ترک کرنا نماز کا کفر کو
پہنچاتا ہی چنانچہ یہ کترین ترجمہ اس حدیث کا مینہ المصلی سی ردبری سامعین کی ایک رو
بیان کرنا تھا کہ برادر عزیز حافظ ولی اللہ فی کہا کہ اگر ترجمہ ساری کتاب مینہ المصلی
کا اردو زبانین لکھا جاوی تو بہت لوگوں کو سائل نماز کی خوب یاد ہو جائیگی اور بیچ نماز
پر غنی کی اونسی قصور نماز ہونگا اس واسطی کہ اکثر لوگوں کو سہو اور بھول نماز میں واقعہ ہو
ہی اور سبب دریافت ہونی سائل کی بہت سی قصور اور خطائیں نماز میں کرنی
ہیں ہر چند کہ بعضی بزرگوں فی کئی کتابیں مثل مفتاح اجبت اور راہ نجات وغیرہ
اردو زبان میں لکھی ہیں اور اوس سی عوام انسان کو بہت فیض ہوتا ہے
لیکن بہت سی صورتیں بھول اور سہو کی ایسی بیچ نماز کے واقع ہوتی ہیں
کہ ان کتابوں ذکر کی گئی سی وہ سلی پاس نہیں جاتے اس واسطی اس کترین
اضاعت العباد حافظ عبد الرحمن بن حافظ ام الدین

ترجمہ منیۃ المصلیٰ کا اردو زبان میں کیا اور بہت سی مسائل تحصیل اور تفہیم اور تشریح
 اور اگر مسائل متفرق قادی عالم گیری سی نکال کر اردو زبان میں مشاغل اس کی تشریح
 کئی اور اس میں اکتالیس فضیلین ترتیب دیکر ساتھ نام صلوات الرحمن کی مہموم کی
 کہ عوام الناس کو واسطی دریافت کرنی مسائل نماز کی آسانی ہو اسید نظر نزہت و جلال
 سی یہی کہ اگر کوئی سہو اور خطا بشریت سی ملحوظ خاطر مبارک کی گذری تو اسکو مہموم
 بشریت جا کر دروغ اصلاح نفروادین کہ عند اللہ غالی اجر سی نہ ہوگا جس جانوائی سلام
 کہ فرضیت نماز کی ثابت ہی قرآن اور حدیث اور اجماع امت سی اسطرح رک کہ فرما حضرت
 فی سورہ بقرہ میں حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ
 یعنی نگہبانی کرو تم اور سب نمازوں کی خصوصاً صبح کی نماز اور گہری سوتم واسطی اللہ کے
 عاجزی اور خلوص اور ادب سے اور فرمایا اوسی سورہ میں اَقِمْوَا الصَّلَاةَ یعنی ادا کرو تم
 نماز کو اور فرمایا سورہ نساء میں اِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا
 مَّوْقُوتًا ط معنی اسکی یہ ہیں کہ یہ نمازی اور جمیع مسلمانوں کی وقت مقرر کی گئی ہوئی
 اور فرمایا حق تعالیٰ نے سورہ روم میں فَنَسْتَحِیُّ اِنَّ اللّٰهَ جِئْنَا بِمُحْسِنٍ وَحِیْنَ تَصْنَعُوْنَ
 وَكَرَّ الْحَدُّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعِشَیَا وَحِیْنَ تَطْهَرُوْنَ ط معنی اسکی یہ ہیں
 کہ پاک شد کی یاد ہی جب شام کرو تم اور صبح کرو تم اور اوسکی خوبی ہی آسمان اور زمین میں
 اور پہلی وقت اور جب دہر ہو پس اس آیت سی فرضیت نماز صبح وقت کی ثابت ہی اسطرح
 کہ تمہوں سی مراد ہی نماز مغرب اور عشا کی اور تمہوں سی مراد ہی نماز فجر کی اور عشا سی
 مراد نماز عصر کی ہی اور تطہرون سی ثابت ہی نماز ظہر کی اور حدیث سی یوں ثابت ہی کہ
 فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فی بَیِّنِ الْاِسْلَامِ عَلٰی خَمْسٍ شَہَادَةُ اَنَّ لَا اِلٰهَ
 اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاَقَامَ الصَّلَاةَ وَاَتٰءَ الزَّكٰوٰةَ وَهَوَّ مِمَّ
 شَہْرَ رَمَضَانَ وَحَجَّ الْبَیْتَ مِنْ الشَّطْرِ اِلَیْہِ سَبْعًا ط معنی اس حدیث

یہم ہیں کہ بنا کیا گیا ہی اسلام اور پراخ چیز کی ایک تہ پہہ کہ گواہی دینا کہ نہیں کوئی معبود سوا
 اللہ کی اور تحقیق محمد رسول اللہ کی ہیں اور پڑھنا نماز کا اور دینا زکوٰۃ کا اور رکھنا روزہ
 رمضان کا اور حج کرنا خانہ کعبہ کا جسکو کہ مقدور ہو یعنی خرچ راہ کا سوای خرچ اہل و عیال کی
 اسقدر کہ حج کر کے ہر آدمی اور فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم لکل شیء علم و علمہ
 الا یمان الصلوٰۃ یعنی وہ پہلی چیز کی علامت ہی اور علامت ایمان کی نمازی اور فرمایا
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلوٰۃ عماد الدین فمن اقامہا فقد اقام الدین
 ومن ترکہا فقد ترک الدین معنی اسکی یہ ہیں کہ نماز ستون دین کا جسکی قائم
 کیا بس مضبوط کیا دین کو اور جسکی نہ قائم کیا نماز کو پس ڈکاؤ دین کو اور فرمایا پیغمبر صلی اللہ
 علیہ وسلم فی خمس الصلوٰۃ افترض من اللہ تعالیٰ علی العباد من احسن وضوءھن
 وصلوٰۃن الوقتھن وانتم کو عھت وسجودھن وحشوشو عھت کان لہ علی اللہ عھد
 ان یغفر لہ وصری کہ یفعل ذلک لیس لہ علی اللہ عھد ان شاء عفر لہ
 وان شاء عد بکہ معنی اسکی یہ ہیں کہ پانچ نمازین فرض کے ہیں اللہ فی اور بندہ کی حینہ
 فی اچھی طرح وضو کیا اور نماز پڑھی وقت پر اچھی طرح رکوع کیا اور سجدہ کیا اور عاجزی کی پس
 وہ پہلی اور اسکی اور اللہ کی ذمہ ہی بخشش کا اور جس بندہ فی نہ کیا یعنی اچھی طرح برادار کیا پس نہیں
 ہی وہ پہلی اور اسکی ذمہ عا ہی عبتی اور عا ہی عذاب کری اللہ تعالیٰ کو اختیار ہی اور فرمایا پیغمبر
 الفرق بین العبد المؤمن و بین الکافر ترک الصلوٰۃ یعنی فرق ہی درمیان بندہ
 مومن اور کفر کی ترک کرنا نماز کا اس سے معلوم ہوا کہ ترک کرنا نماز کا کفر کو پہنچا تا ہی اور اجماع است
 اسبطور ہی کہ زمانہ پیغمبر خدا ہی امتک پر فرض ہوئی نماز کی کسی فی انکھانکی یعنی اسکی وضو پر
 مستغنی ہی سیکو اجماع است کہتی ہیں اور اجماع است کی بڑی قوی دلیل ہی بعد قرآن اور حدیث است
 فرمایا پیغمبر خدا فی لا یجتمع امتی علی الضلالتہ یعنی نہیں جمع ہوتی است میری برگر اچھی بعد امانت
 کہ وہ پہلی نماز کی شرطین میں پہلی یعنی نماز اور فرض میں اور رکوع اور سجدہ اور سنتین اور نماز کی رکوع

کہ وہ میں پس بنا جا جائی کہ طہن نماز کی جہ میں شرط پہلی باکی حاصل کرنا وضو و غسل سے
 شرط و دوسری باکی کہ اس کا حقیقی کا یعنی جو ناست کہ بدن برگی ہو اس کا اور کرنا شرط
 تیسری دیکھنے سے غرض کہ شرط چوتھی مومنہ کرنا طہن کے شرط یا چونکہ طہن
 اور کرنا نماز کا شرط چوتھی نیت کرنی نماز کے بعد حاصل کرنا باکی وضو و غسل کے جب کہ موجود
 ہو کر باکی اور مقدور ہو اور باکی اور جب کہ نہ باجاوی یا یا مقدور اور باکی اور مومنہ نماز کی
 میں اسطے وضو و غسل کے فرض اور مستحبات اور منافی میں **فصل پہلی** در بیان
فرائض و خصایص بنا جا جائی کہ فرض وضو کی جار میں حد کہ حقیقی کے فی ما قبل
 الذین آتوا اذا قُتِلوا فی سبیل اللہ ان یصلوا و یغسلوا و یجسّدوا ایل یکملوا الی الکافی و المستحبات
 یزاد و سئلہ و از حدیث الی الکعبان معنی اکی یہ میں ای مومنہ حیثیت اداہ کر دہم نماز کا
 میں دہم مومنہ کو اور دونو مومنہ کو کہ مین حیثیت اور مسح کر دہم سر کا اور دہم باطن کو کہ مین حیثیت میں
 فرض مسح جو بنائی سر کی ثابت ہی اور حدیث ہی کہ روایت کیا اسکو غیر از سببی شیعہ کی ان البنی
 صلی اللہ علیہ وسلم کہ طہن نماز کو قضا و تسبیح علی ناصیہ و خضیہ معنی
 یہ میں کہ جب غسل اللہ علیہ وسلم شریف ناسی اور ایک مقام کو کر کی پس مناب کیا اور ہر وضو کیا اور اس
 کیا جو ہندی سر کا اور روز و نما **فصل دوسری** در بیان سنتوں کی طریقہ سنت کا یہی کہ
 پہلی دونوات دہم و پہنچون کہ نین بار فرما یا بتقریر صلی اللہ علیہ وسلم ای انا سنیت قط احد کہ میں
 منامہ فلا یخمس یدک فی الا ناء حتی یغسلها ثلاثا فانہ لا یدک فی این بائت یدک
 معنی اکی یہ میں حیثیت جا کی گوی تم ہر یک پیش الی اب چہ بن کی حد کہ نہ دہم و دہم کہ مین ہر سر
 کہ نہیں جانا کہاں گذری رات اس کے اور دہم اللہ کی وقت کرنی وضو کی اور معنی یہی کہ بسلم اللہ کی
 دہم رتبہ ایک نفع استخار کرنی سے پہلی اور دوسری دفعہ بعد استخار کرنے کی اور
 کلمہ شہادت کا پڑھنے وقت دہم نے ہر غصہ کے اور کلمہ شہادت کا پڑھنے شہاد
 ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد عبده و رسولہ اور باکی کرنا و رسول کی لہ

درایا

یمن بانی دیوی ناک کے بانی تک بانی جدا جدا اور پہنچا دی بانی کو اندر موچھوئی اور ہونے
 اور مسخ کری ڈاڑھی ٹنگی ہوئی کو اور خلل کری بشرط نجوم ڈاڑھی کی اور اگر نجوم نہ تو ہونے
 نیچی ڈاڑھی کے تمام جلد کو اور مسخ کری ساری سر کا ایک تہ اور صورت مسخ کی بہہ ہی کہ
 بانی سی دونو ما تہو نکو تر کری پھر انکو ہٹی اور انکلی شہادت کو جدا کر کی تین اونکلیوں
 بانی کو آپس میں ملا کر پانی سی گدھی تک کینچ کر لا دی ہر کہی دونو تیلیوں کو دو طرف
 سر کی لاوی پانی تک اور مسخ کری پشت کا نوکا بیٹ انکو ہٹی کی سے اور مسخ کری
 اندر کا نوکی کلمہ کے اونکلی سے اور مسخ کر دنگا کری جدی بانی سے اور کہا بعضوں کے جدا ہونا
 لینا مستحب ہے اور خلل کری اونکلیوں ما تہون اور بانو نکا اور دھوی سب اعضا ون کو
 تین مرتبہ اور نیت کری وضو کی اور ترتیب کری وضو میں جیسا کہ ذکر کیا ہمیں اور علی اعضا
 وضو کو اور پی در پی دھوی اعضا وضو کہ فصل تیسری سچ بیان مستحبات
 وضو کی مستحب ہے کہ تیاری کری وسط نماز کی پہلی وقت سی اور ہتھو کری دھین
 طرف قبلہ کی یا بائیں طرف اور قبلہ کو مونہہ اور پشت کر کے نہ بیٹھی اور فرق سی رکھی دونو
 بانو نکو وقت آدھت کی مگر جب کہ روزہ سی ہو تو کم فرق سی رکھی اسو سطلی کہ اندیشہ ہی
 کہ اندر مقصد کے بانی نہ جادی اور دھوی مقام نجاست کو اگر جبہ نجاست ہی نہو بانی
 جاگہ سے اور اگر کہی ہو بانی جاگہ سے اور نہ ہو بقدر درہم کی تو دھونا اسکا سنت ہی
 اور اگر ہو بقدر درہم کے تو دھونا اسکا واجب ہے اور اگر ہو زیادہ درہم سے تو دھونا اسکا
 فرض ہے اور دھوی یہاں تک کہ خوب پاک کرے اور دھونی میں اور ڈھیلی یعنی میں
 کچھ گنتی سنت نہیں ہے اور پونجی اسکو ساتھ بارہ کپڑے کی بعد دھونی کے پہلے
 کپڑے دھونی سے اور اگر کپڑا موجود نہ ہو تو پونجی اسکو سات سی اور ڈھانی سر عورت
 کو جب کہ فراغت ہووی اور وضو کرے بی دوسری کی عدد سے یعنی وضو کرنے میں بانی او
 آدمی ہی نہ دگوائی اور تکرار دھو کر وضو کری اور نہ تا کری بنا کی اور کلمہ شہادت کا پڑھتے دھو کر وضو کرے

اور دعائیں پڑھی جو حدیثوں میں روایت ہیں اور کلی کری دامنیت ہات سی اور نکمین
یانی کو پہنچاوی دامنیت ہات سی اور ناک صاف کری با مین ہات سی اور سوک کری اور
اگر سوک نہ ہو نہ ہو دی تو اوٹنگلی ہرانی کفایت کرتی ہے اور مبالغہ کرتی سیج کلی
اور نکمین بانی پہنچانی کے مگر دوزہ کی دن کہا بعضی علما نے کہ مبالغہ مراد ہی غرغہ سی
اور کہا صد شہدانی مبالغہ کی معنی زیادہ کرنا یا سیج موندہ کی یہاں تک کہ موندہ ہر جا
اور بانی پہنچانا نکمین یہاں تک کہ پہنچی بانی یا نسی تک اور وقت مسح کی اوٹنگلی سیج
دونو سوراخ کا نوک کری اور وقت دھونی یا نوکے خلال کری سیج اوٹنگلیون یا نوک
کی چھوٹی اوٹنگلی ہات سی اور ہیری انگوٹھی کو اگر موٹہ سیلی سیج اوٹنگلی کے اور اگر موٹہ
انگوٹھی سنگ نو پیرنا اوٹنگلی فرض ہے سیج ظاہر روایت کی ذکر کیا ہی اسکو سیج محیط کی
اور ظاہر کٹی مین جو پانچ کتابین تصنیف امام محمد کی مین اور نہ زیادہ خرچ کری
بانی اگرچہ ہو اور کفاری نہ جاری کے محمد جس حدیث کی سُبُلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّى الْوُضُوءِ اِسْتَرَفْتُ فَقَالَ لَعَمْرُاُ كُنْتُ عَلَى صِفَتِهِ تَهْجَارُ
معنی اسکی یہ مین کہ بوجہی گئی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کیا سیج وضو کی اسراف ہی فرمایا
اگرچہ ہو دی اور کفاری نہ جاری کی اور نہ کمی کری سیج یعنی بانی کی اور نہ ڈالی بانی
مستعمل وضو کا سیج برتن بانی کی اور ہر کہی وضو کی برتن کو بانی سیج دوسری وضو کی سطلی
اور ٹری وقت تمام ہوئی وضو کی اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ
وَاجْعَلْنِي مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ الَّذِينَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ط
معنی اسکی یہ مین اسی جفتالی کر چھکو توبہ کرنوا الوتین سے اور کر چھکو باکی چاہنی والو مین
سی اور کر چھکو نیک بندہ مین سے وہ نیک کہ نہ اوٹنگلی اور نہ غم ہی اور ٹری بعد
فراغت ہوئی وضو کے سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ حَمد
لَا شَرِيكَ لَكَ وَاسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ معنی اسکی یہ

پاکی ہی چھو کہ ای اللہ ساتھ لڑائی نہ کی اور گواہی دینا ہو نہیں بہہ کہ نہیں کوئی مسجد سوائے
 اور تو اکیلا ہی اور نہیں کوئی تیرا شریک ہے اور خشیت پلہ تہا ہوں بچہ ہی اور جو جو کرنا ہوں ط
 تیری اور گواہی دینا ہوں کہ محمد رسول اللہ بندہ تیری ہیں اور رسول تیری بہہ تیری اسماء کی طرف
 موبہہ کر کے اور بعد اسکی سورہ انا انزلنا القرآن قرآنہ تیرے ہی ہے اور بانی سچا ہوا دعو کا سوی اور ہر کی
 اَللّٰهُمَّ اَشْفِئْ بِشِفَاكَ وداوئی بَدَا اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَنْتَ مِنْ بِلَادِكَ و اَعْمَلْ مِنْ اَلْمَوَالِ
 وداوئی میری تین ساتھ دوا اپنی کی اور نذرستی دی چھو کہ اپنی سی اور سچا چھو کہ ہوں سے
 اور بیلہ ہوں می اور دیکھو لہی اور مکر رہی بانی پیا کھڑی ہو کر گر بانی وضو کا اور نذر م کا دست
 ہی اور تیری رد فعل لیکن مکر وہ وقت میں نہ تیری اور ضرور وضو اڑہ کرے **فصل چوتھی**
بیج بیان مناسی وضو کی تسبیح استنجا کرنی وقت موبہہ کرنا طرف قبلہ کے
 اور نہ کہولی شرمگاہ اپنی کو آگ کی کسی کے اور استنجا کرنا بانی سے بہہ ہی اگر مدیر آوی اکیلا
 مکان اور اگر نہ مدیر آوی مکان کنارہ کا تو کفایت کرنا ہی استنجا کوڈ ہیملون سے
 اور نہ کہولی شرمگاہ اپنی کو جب تک کہ نہ باوی پنجاست کو زیادہ درہم سی اور جو زیادہ
 درہم سی تو ضروری کہولنا اسکا واسطی استنجا کرنی بانی کے اور شارح صلب لکھا ہی اسکا
 مقام پر کہ کہولنا شرمگاہ کا کسی حالت میں درست نہیں ہے اسواسطی کہ بہہ حرام ہے اور
 کہا بزاز سی لی کہ جو نہ باوی مکان اکیلا تو پھوڑ دی استنجا کو اگرچہ ہر جاری رہو اسواسطی کہ
 نہیں مقدم ہی اور برائے کی اور کہا قاضی خان نے جو کہولیکا شرمگاہ کو واسطی استنجا کے
 تو فاش ہو جائیگا یہ قصد بق کلام علی کے اوند نہ استنجا کری واپنی ہاتھ سے یا ساتھ
 اناج اور گو براؤٹیکری اور ہٹھہ اور ہڈی کے اور کوئلہ اور جو خیر کہ غذا جانور کے ہی اور
 ملکیت غیر کیسی منع ہی اور تو کوکنا اور ناک نکلیا بیج بانی وضو کے منع ہی اور نہ زیادہ
 کری اور نہ کم کرے دینا تین بار سے بیج وضو کے اور کم و بیش سے نکرے بیج درہم سے

ذہنی اعضا و عضو کے اور نہ پانی مارے سختی سے اور پرمہنہ کی وضو کرنی وقت اور آنکھیں
 بند نہ کری اسی واسطے کہ سوکھی نرہین ہونٹ اور نہ پونچھیں اعضا و عضو کی اوس گہری سوز
 کہ پونچھائی اسی شرمگاہ کو اور نہ ہونکے پانی وضو کو **فضل پانچویں بیچ بیان غسل**
 کی نسبت غسل کا کھانا منی کا ہی شہوت سی کو دکر سب کے نزدیک مگر جدا ہونا منی کا
 اپنی جگہ سے ساتھ شہوت کے اختلاف ہی بیچ اسکی بہہ کہ غسل کی حاجت والی اگر
 بکڑا ذکر کو اور نکلی منے بعد جانی رہنی شہوت لگی تو وجہ ہی غسل کرنا اور براوسکی نزدیک
 امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے اور نہیں وجہ ہے غسل نزدیک ابو یوسف کی سبط ح
 غسل واجب تاہی بیچ داخل کرنی دونو سوراخوں کو اور پچھو مرد کی ہو یا عورت کے جو حیثیت
 کہ اندر سے وہی سپیدی ذکر کے انزال ہو یا نہ ہو وجہ ہے غسل کرنی والی اور کردانی والی پر
 لیکن کرنا بیچ قبلی یا بر جانور کے اور مردہ انسان کے اور ٹر کے نابالغ کو نہیں وجہ ہے غسل
 سب تک کے انزال نہ ہوا اگر انزال ہو تو وجہ ہے غسل کرنا اور ذکر کیا ہی بیچ کتاب سفیجی ہے
 کی گاہ اگر جماع کری کر کے سی تو وجہ ہے غسل کرنا اور سبط ح کہ نابالغ جماع کرے
 عورت نابالغ سی تو نہیں وجہ ہے غسل کرنا اگر کے بیکر بیکر کھاتا ہو اور سکی تین واسطے
 جو بکڑے غسل کے اور وجہ ہوگا غسل اور عورت نابالغ کی اور اگر جماع کیا نابالغ نابالغ
 کر کے سی واجب ہوگا غسل اور مرد کے اور نہیں واجب ہوگا اور عورت نابالغ کے اور
 اس سبط ح حکم بیچ حیض اور نفاس کے مسئلہ جو شخص کہ جاگا اور بایا اوسنی اور پر
 پچھوئی اپنی کے بدران اپنی کے تری اور باد ہی اوسکو اخلام پہا اگر یقین ہو اوسکو کہ منی
 ہی باندی ہی یا شک ہو کہ منی ہے یا مذی ہی تو ان یقین صورتوں میں واجب ہے غسل اور پھر
 اور اگر یقین ہو اوسکو کہ مذی ہے پس نہیں ہی غسل اور براوسکی اور اگر نہیں یا وہی بیکر خلام
 مسئلہ اگر ایک شخص جاگا اور بایا اوسنی بیچ سوراخ ذکر کے تری اور نہیں یا وہی بیکر خلام
 اگر ذکر اوسکا کہڑا تھا پہلی سونی سے تو نہیں ہے غسل اور براوسکی اور اگر تھا ذکر نہیں ہوا اور سنی

کہ آئی بہین جسم عورتوں بالہ سی اور وہ تین قسم ہیں حیض اور نفاس اور سہماض
اور بیچ اس باب کے چار فصلیں ہیں فصل اول بیچ بیان حیض کی اس طرح بیچ فتح القیر کے
لکھا ہے کہ اگر دیکھی عورت خون کو دیر سی پس وہ حیض نہیں ہی اور سہماض ہی کہ غسل کر ہی بعد
بند ہونی تو کسی مسئلہ بیچ خلاصہ کی لکھا ہے کہ ہونا حیض کا موقوف ہی اور کئی بات کے ازاجملہ
ایک وقت ہے کہ ابتدا اسکی نو برس کی عمر سی یا اس تک ہے یعنی اگر نو برس سی کہ عمر کی لڑکی خون
دیکھی تو وہ حیض نہیں ہی بلکہ بیماری ہی اور جو خون کہ رحم سی ہندی مرض کی وجہ سے درود ہو کہ اگر
وہ بھی حیض نہیں ہی اور سی طرح بیچ بالہ کی ہی کہ اندازہ ایسا کا بچپن برس تک ہے اور اوپر سیکر
فتویٰ ہی اور سی طرح بیچ خلاصہ کی ہی کہ اگر دیکھی خون بعد سن ایسا کی یا پہلی نو برس کی عمر سی تو حیض
نہیں ہو گا موقوف غایہ مذہب کے اور اختیار کیا گیا ہے کہ اگر دیکھی خون بعد سن ایسا کے بہت ترخ تو دہر
حیض کی ہو گا سی طرح بیچ شرح جمع کی ہی کہ وہ تصنیف ابن ملک کے ہی دوسرا سبب ہونا حیض کا موقوف
ہی اور اوپر اسکی کہ بیچ خون بیچ خارج نگاہ اگر چہ کئی خون سبب کرنی کرسکتی اور کرسکتی اوکو کہتی تیز
کہ عورتیں تھوڑا سا کراہیت کچھ فرج داخل کی رکھ کر اوپر اسکی گدی باز تہی ہیں واصلی احتیاطاً
خون کی اور فرج داخل سوان فرج کو کہتی ہیں اور فرج خارج اوس مقام کو کہتی ہیں کہ جو فرج داخل
کی باہر کا مقام سی پس اگر ہی کرسکت طالی در میان خون اور فرج کی یعنی سبب فی کرسکتے
خون باہر میں آیا فرج خارج تک تو یہی حیض کا حکم نہیں ہو گا مسئلہ اگر عورت پاک فی دیکھا خون پر
کرسکت کی پس حکم کیا جاویگا حیض کا اوکو وقت اگر فی بیچ سی کرسکت کو مسئلہ حیض والی عورت
جب نہ پاوی اثر خون کا اوپر کرسکتے تو حکم کیا جاویگا اوکو ساتھ منقطع ہونی حیض کی جسوقت
کہ لکھا ہے کرسکت اوپر فرج کی اس طرح بیچ شرح وقایہ کی ہی اوہنا ٹھٹھا کچھ ٹھٹھا نہیں ہی اس طرح تا
خلاصہ کی ہی تیسرا سبب ہونا حیض کا موقوف ہے اوپر چہ رنگ کوئی ایک سیاہ اور دوسرا ترخ اور
تیسرا زندہ اور چہ تہا سبز اور پاخانہ گلا اور چہی سیلا مسئلہ بیچ کتاب نہایہ کی لکھا ہے کہ اگر
دیکھی عورت سفیدی خالص اوپر کئی کی جب کہ تری پس جبکہ خشک ہوئی تو رد ہو چو پس حکم

۱۔ پس حکم اوسکا حکم سفید بچا ہی مسئلہ اگر دیکھی سُرخ یا زرد ہی تر لیکن خشک ہو بی سفید ہو جا کر
۲۔ پس اعتبار کیا جاوی گا اوسکا اوسوقت کہ نعلی یعنی وقت نعلی کی کہ سُرخ ہی یا زرد ہی او نہیں
۳۔ اعتبار کیا جاویگا نیز اوسکی کا یہ مضمون تحف کا ہی چوتھا سبب موقوف ہی اوپر
۴۔ مدت حیض کی اور کثرت مدت حیض کے تین دن اور تین رات میں پنج غا ہر روایت کے اور اسطرح
۵۔ بیچ بتین کی ہی اور نہایت مدت حیض کی دس دن اور دس راتیں میں اسطرح بیچ خلاصہ کی
۶۔ پانچواں سبب موقوف ہے حیض کا کہ فارغ ہو رحم اوسکا حل ہی اور نہ وہ خون بیچ مدت ہلکی
۷۔ یہ بیچ سراج الوداع کی ہی اور کثرت مدت ہلکی پندرہ دن میں اور زیادہ مدت ہلکی حد نہیں اور
۸۔ ہلکا اوسکو کہتی ہیں کہ بعد بند ہونی حیض کی پاک رہی دوسرے حیض تک مسئلہ اگر حیض والی عورت
۹۔ ہلک دیکھی بیچ مدت حیض کی پس وہ داخل حیض کی ہی مثلاً ایک عورت کے عادت حیض کی چار روز
۱۰۔ ہیں اور اوسنی دور روز خون دیکھا اور تین روز پاک رہی پہر تین روز خون دیکھا اور ایک روز پاک رہی
۱۱۔ پس یہ چار روز کہ بیچ و نون عادت حیض کی جو پاک رہی یہ دن ہی داخل حیض کی ہیں اور
۱۲۔ کہ عادت حیض اوسکی کی نہ روز بہتی اور اوسکو ہلک متخل کہتی ہیں پس یہ روایت امام محمد کی ہے
۱۳۔ ابی حنیفہ سی کہ ہلک متخل وریان دو خون کی اگر ہی کم پندرہ دن سی تو نہ جدا کیا جاویگا جیسی کہ
۱۴۔ ایک عورت کو خون حیض کا آجکی دن موقوف ہوا اور پہر چودہ دن کی بعد خون آیا تو وہ داخل
۱۵۔ ہلکی ہو گا اوسو اسطرح کہ کثرت مدت ہلکی پندرہ دن میں یا ایک عورت کی عادت حیض آئی کی چار دن
۱۶۔ کی ہتی اور اوسکو بارہ دن تک خون آیا تو حکم کیا جاویگا اوسکو کہ یہ چار روز حیض کی رہی او چار روز
۱۷۔ استحاضہ کی رکھتی اور اگر چہ روز کی عادت والی کو دس روز خون آن کر موقوف ہو جاوی تو
۱۸۔ وہ دس دن داخل حیض کی ہوگی اس دس دن کی مدت میں برابری کہ ابتدائی حیض والی کو بارہ دن
۱۹۔ تک خون اوی تو حکم کیا جاویگا اوسکو کہ دس دن حیض کی رہی اور دو دن داخل استحاضہ کر دے
۲۰۔ اوسو اسطرح کہ نہایت مدت حیض کی دس دن میں اور کثرت شاخین فی فتویٰ دیباہی ساتھ روایت
۲۱۔ ابو یوسف کی اوسو اسطرح کہ یہ پہل ہی اوپر فتویٰ دینی والی اور فتویٰ یسینی والی اسطرح بیچ نہیں اور

اور زابہ کی ہی اور ساتھ ایک فتویٰ دیا گیا ہی اویچ کتابت کی لکھا ہی کہ اگر تہا ذکر کی دس نمبر
 پس پھر اور خون و دونوں داخل حیض کی این برابر ہی کہ ہوتی ابتدائی حیض والی یا عادت حیض والی اگر
 تہا و زکیا خون فی دس دس ہی پس چھ حق ابتدائی والی کی دس دس ہی پس چھ حق ابتدائی والی کی دس
 دن حیض کی رکھی جائیگی اگر ہی خون چھ دنوں حیض کی تو داخل حیض کی ہوگی اگر ہی خون چھ دنوں
 طہر کی تو داخل طہر کی ہوگی اسطرح چھ اسطرح کی ہی پس حیض کی دنوں نہ نماز نہ پڑھی اور روزہ نہ
 مگر جبکہ حیض کی بدستی فراغت ہوئی تو نماز کو قضا کرے اور روزہ جبکہ کہ حالت حیض میں کہائی
 ہوں اونکی قضا رکھی اوسکا سبب ہی کہ پہلی جبکہ حضرت تھو رضی اللہ عنہا کو چھ نماز کی حیض آئی تو
 اونہوں فی حضرت آدم علیہ السلام سی پوچھا کہ نماز اکر دن یا نہیں چنانچہ حضرت آدم فی مہر ہر
 علیہ السلام فی حق تعالیٰ سی عرض کی حکم ہوا کہ نماز نہ پڑھی چھ مدت حیض کی پھر بعد چند روز کی حضرت
 تھو اکر خون حیض کا آیا تو اونہوں فی حضرت آدم علیہ السلام سی واسطی روزہ کی پوچھا حضرت آدم
 اوسی قیاس پر روزہ کو بھی منع فرمایا پس جب کہ حضرت تھو حیض سی پاک ہوئیں تب حکم جناب تعالیٰ
 کا واسطی قضا رکھنی روزہ کی آیا پھر حضرت آدم فی جناب باریسی عرض کی کہ واسطی قضا کر فی نماز کی
 تو حکم نہوا جواب آیا کہ نماز کو چھ حالت حیض کی ہنی منع کیا تھا اوسواسطی اوسکی قضا کا بھی حکم نہیں
 اور روزہ کو تو فی اپنی طرف سی حکم منع کا کیا اوسواسطی اوسکی قضا کا حکم ہوا ہی مسئلہ اگر کوئی عورت
 شبیبہ جاری رہنی خون کی یا بسبب موقوف ہو فی خون کی کسی عارضہ سی گنتی حیض کی بہول جاوی
 یعنی بہہ یا دس ہی اوسکو کہ خون حیض کا گنتی دن آتا تھا لیکن یہہ یا دس ہی اوسکو کہ مہینہ میں ایک مرتبہ
 حائض ہوتی تھی تو اس صورتیں چاہی اوسکو کہ موقوف کیا کری نماز تین دن تاکہ چھ دنوں
 شروع ہوئی اوس خون کی کہ جو ہمیشہ جاری ہی اوسواسطی کہ چھ تین دن شروع کی یعنی حیض کا ہی
 اور بعد اوسکی سات روز تک واسطی ہر نماز وقتی کی غسل کیا کری شبیبہ واقع ہوئی در میان حیض
 اور طہر اور خروج حیض کی پھر بعد اوسکی میں روز تک ہر نماز وضو سی پڑھا کری اوسواسطی کہ چھ ان میں
 روز کی یعنی طہر کا ہی بہہ مضمون بحوالہ اربع سی لکھا ہی مسئلہ اوسواسطی چھ بحوالہ اربع کی لکھا

کہ اگر بول جاوے کرسی عورت گنتی حیض کی اور طہر کی دونوں یعنی یہ یا دہنیں اوسکو کہ خون حیض کا
 کتنی دن آتا تھا اور کتنی دن پاک ہوتی تھی تو اس صورت میں ہی چاہی کہ موقوف کیا کری نماز تین دن تک
 ابتدائی شروع ہونی اسی خوشی کہ جو ہمیشہ جاری ہی بسبب تین ہونی حیض کی اور بعد اوسکی
 روز تک غسل کیا کری واسطی ہر نماز کی بسبب واقع ہونی درمیان حیض اور طہر اور خروج حیض
 پہر بعد اوسکی گیارہ روز تک ہر نماز وضو کر کے پڑھا کری اسواسطی کہ بیچ آٹھ روز کی یعنی طہر کا ہی
 اور بیچ تین روز کی شک حیض اور طہر کا واقع ہی پس بیچ اوان آٹھ دن کی جامع ہی ناو نہ کو درست
 ہی اسواسطی کہ یہ آٹھ دن یقین طہر کی ہیں اور بیچ تین دن کی فرض نماز پڑھی اور جامع درست نہیں
 اسواسطی کہ احتمال حیض کا ہی بعد اوسکی واسطی ہر نماز کی غسل کیا کری مسئلہ اگر عورت بیست
 جاری رہی خون استفاضہ کی گنتی حیض کی دنوں کی بول گئی ہو یا یہ یا وہو اوسکو کہ طہر کی دن
 میری پندرہ دن میں تو چاہی اوسکو کہ موقوف کری نماز تین دن واسطی یقین بیانی حیض کی
 اور بعد اوسکی سات روز تک واسطی ہر نماز کی غسل کری اسواسطی کہ شک ہے درمیان حیض اور طہر
 اور خروج حیض کی پہر بعد اوسکی پندرہ دن تک واسطی ہر نماز کی وضو کیا کری اسواسطی کہ بیچ
 ان پندرہ دن کی آٹھ روز یقین طہر کا ہی اور بیچ تین دن کی شک حیض اور طہر کا ہی پہر ایک روز یقین
 طہر کا ہی اور پہر تین دن شک حیض اور طہر کی ہیں بعد اوسکی واسطی ہر نماز کی غسل کری جب تک کہ
 عارضہ باقی رہی اسواسطی کہ اب کوئی ایسا وقت نہ ہیں را کہ جس میں شک نہ درمیان حیض اور طہر
 اور خروج حیض کی خلاصہ یہ ہے کہ اگر شک نہ درمیان حیض اور طہر یا یقین طہر کا ہو تو ان دونوں
 صورتوں میں وضو کر کے نماز پڑھی اور اگر یقین ہو حیض کا تو موقوف کری نماز کو قطعی اور اگر شک نہ
 درمیان حیض اور طہر اور خروج حیض کی مینی یہ شک نہ کہ یہ دن حیض کی ہیں یا طہر کی ہیں یا
 یہم وقت خارج ہونی حیض کا ہی تو اس صورت میں ہر نماز غسل سی پڑھی یہم مضمون بجا الرایق کا
 مسئلہ اور اگر جائز ہی کہ حیض کی دن تین میں یا چار میں اور طہر کی دن یا دہنیں کہ کتنی روز طہر
 رہتا تھا تو اس صورت میں چاہی کہ موقوف کری نماز تین روز یا چار روز تک ابتدائی شروع اوس

خونکی کہ جو جاری ہی ہمیشہ بسبب یقین ہونی حیض کی پہر نماز پڑھی پندرہ روز تک ہر وقت ساتھ
وضو کی بسبب یقین ہونی طہر کی اور پہر تین روز نماز پڑھی ساتھ وضو کی بسبب دو ہونی بیچ حیض اور
طہر کی پہر بعد اسکی ہمیشہ غسل واسطی ہر نماز کی کیا کری اسواسطی کہ شیک واقع ہی بیچ خارج ہونی
حیض کی ہر وقت اب اور کوئی وقت ایسا نہیں رہا کہ شک سے خالی ہو مسئلہ اگر جانتی ہی ایک
عورت کہ حیض نہ ہو مہینہ میں ایک مرتبہ آتا تھا اور یہ یاد نہیں کہ اول مہینہ میں یا آخر مہینہ میں
آتا تھا اور کتنی حیض کی ہی یاد نہ ہو تو اس صورت میں چاہی اسکو کہ تین روز ابتداء شروع آوے
خونکی کہ جو جاری کہی ساتھ وضو کی نماز پڑھی اسواسطی کہ یہاں شک ہے اسکو کہ یہ کہ طہر کی دن
میں یا حیض کی دن میں ہر سات روز تک واسطی ہر نماز کی غسل کری بشک ہونی حیض اور طہر
اور فروغ حیض کی اور ہر وضو کیا کری واسطی ہر نماز کی آخر مہینہ تک اور غسل کری الگ تہ
وقت تمام ہونی مہینہ واسطی خارج ہونی حیض کی اسواسطی کہ بیشک عشرہ اداں اور عشرہ آخر
میں ہی نہ بیچ عشرہ درمیان کی یہ مضمون بحر الرائق کا ہی مسئلہ دور البطح بیچ بحر الرائق
نہاں ہی کہ اگر عورت جانتی ہو کہ حیض کی سیری چار دن میں یا پانچ دن میں اور یہ نہ جانتی ہو
کہ شروع حیض کب ہی ہوتا تھا تو اس صورت میں نماز تین روز ابتداء مہینہ میں ساتھ وضو
ہر وقت اسواسطی کہ شک ہے اسکو درمیان حیض اور طہر کی اور بعد اسکی غسل کری واسطی ہر نماز کی
شکائش روز تک اسواسطی کہ یہاں شک ہے بیچ ہر ساعت کے تمام ہونی حیض کا مسئلہ اور بیچ
بحر الرائق کی لکھا ہی کہ جو عورت بول گئی ہو کتنی حیض کی اور موضع حیض کا یعنی یہ یاد نہیں اور
کہ حیض نہ ہو کتنی دن رہتا تھا اور کب سے شروع ہوتا تھا بسبب جاری ہونی خون تہاضہ کی تو اس
صورت میں چاہی اسکو کہ انگل کری درمیان حیض اور تہاضہ کی اور جب انگل کی بیچ دن
حیض کی نماز موقوف نہ کری اور بعد تمام ہونی دنوں حیض کی غسل کری اور پہر نماز ساتھ وضو
پڑا کری اور اگر انگل میں حیض اور تہاضہ کی دن مقرر نہ ہو سکین تو اس صورت میں واسطی ہر نماز تک
غسل کری ہمیشہ اور پڑھی غسل ہی فرض اور واجب لیکن نہ پڑھی سنت اور نفل اور نہ پڑھی

قرآن شریف یا ہر نماز کی اور ماہیتہ لگاوی تو ان شریف کو اور نہ داخل ہو چھ مسجد اور حکم روزہ کا
 واسطی اوکی یون ہی کہ روزہ رکھی پیچ ساری مہینی رمضان کی بسبب گمان پاک ہونی بردن کی
 یعنی ہر روز گمان پاک ہونی کا ہی اور بعد رمضان کی قضا کرے پیش روزہ اور نزدیک بعضوں کی
 یا بائیس روزہ قضا کرے اور احتیاطاً مہینہ ہی مگر حکیم واسطی اوس عورت کی ہی کہ آتا ہو اسکو
 حیض پنج مہینی کی ایک دفعہ اور جو عورت کو پنج مہینی کی دو دفعہ حیض آتا ہو یعنی پچ
 اول مہینی کی اور آخر مہینی کی تو وہ عورت قضا کرے بعد رمضان کی تیسرے روزہ اور نزدیک
 بعضوں کی چہ تیس روزہ اور احتیاطاً مہینہ ہی فصل ساتون بیج بیان نفاس کی ہے
 نفاس ایک خون ہی کہ آتا ہی بعد پیدا ہونی بچہ کی اگر پیدا ہو چکے ایک رکے اور نہ آوی خون
 تو نہیں واجب ہے غسل اور اوسکی نزدیک ہے یوسف کی اور ایک روایت امام محمد سی مہینی
 واجب ہے غسل اور اوسکی اور پچ مفید کی لکھا ہی کہ یہ صحیح ہی لاکن واجب ہے اور اوسکی
 وضو کرنا بسبب نفل ہی نجاست کے ہمراہ بچہ کی اسطرح پچ تبین کی ہی اور نزدیک امام حنفی کی واجب
 غسل کرنا اور اگر نہ مشایخ فی قول ابی حنفہ کو اختیار کیا ہی اور صدر الشہید فی سہ ماہیہ قول
 ابی حنفہ کی فتویٰ دیا ہی اور اسطرح پچ محیط کی ہی اور کہا ابو علی دقاق فی کہ اختیار کیا
 ہستی اسطرح پچ مصنرات اور پچ جو ہر روزہ کی لکھا ہی اور پچ فتاویٰ کی ہی کہ صحیح یون ہے
 مسئلہ اگر نکلی بچہ زیادہ آدھی مقام فرج سی پس وہ ہوئی نفاس والی اور اگر نکلا بچہ
 کم آدھی سی تو نہیں ہوئی نفاس والی مسئلہ اگر کاٹا جاوی بچہ بعد نکلی زیادہ آدھی سی تو
 وہ نفاس والی ہوئی اور اگر کاٹا گیا بعد نکلی کم آدھی کی تو نہیں ہوئی نفاس والی مسئلہ
 اور اگر اسقاط ہوئی حمل اور صورت بعضی عضو اوسکی مثل تا خون یا بال یا اونگی نبی ہوئی
 نکلی پس وہ ہوگی یہ مضمون تبیین کا ہی اور اگر نہ ظاہر ہو کوئی چیز بیدایش بچہ سی مثل اونگی
 یا ناخون یا بال کی یعنی ابھی بوٹر گوشت کا ہی یا خون ہی جا ہوا تو نہیں ہوئی نفاس والی
 مسئلہ اگر دیکھی خون قبل اسقاط حمل کی پس اگر ظاہر ہی اوس خونی کوئی عضو بچہ سی تو نفاس

والی اور اگر ظاہر نہیں ہی اوس خوشی کوئی چیز پیدا یں بچہ سی بلکہ زرا خون ہی تودہ استخوانی
مسئلہ اگر ہی زخم اور پڑنا کے عورت حمل والی کی اور پڑنا وہ زخم اور پیدا ہوا اوس زخم کر
بچہ جس کم اوس عورت کا صاحب بنم ہی والی کی ہی اور نہیں ہوئی نفاس والی اسطرح
بچہ ظہیر اور تین کی ہی مگر جو قوت کہ غلی فوجی خون بعد غلی بچہ کی ناشی پس ہوگی نفاس
مسئلہ اگر میں بچہ ایک شک کی دو بچہ اور ظاہر ہوا فوجی ایک بچہ تو ہو ہی وہ نفاس والی
مسئلہ نفاس جو زمان بچہ کا پیدا ہوتی بچہ پہلی سی ہی اسطرح بچہ کافی کی ہی اور شرط
چوڑوالی یہی کہ فاصلہ بچہ پیدا ہوتی دو نو بچہ کی کم ہو چہ نہیں اور اگر فاصلہ ہو چہ نہیں
سی اور اگر فاصلہ ہو چہ نہیں یا زیادہ چہ نہیں سی جس کم کیا جادی گا اوس عورت کا تہ
دو حمل اور دو نفاس کی اور اگر پیدا ہوئی عورت کی تین بچہ اور فاصلہ در میان بچہ اول اور
دو سی کم ہی چہ نہیں سی اور اسطرح فاصلہ در میان اول اور سی کم اگر زیادہ ہو چہ نہیں
تو ہی کم نفاس کا کرنگی روایت صبح میں اسطرح ہی بچہ ڈراختار کی مسئلہ کمزورت
نفاس کی وہ ہی کہ جو پائی جانی خشکی اگر چہ ایک ہو اور اور اسکی فتوی ہی اور اکثر
نفاس کی چالیس روز میں نزدیک عمار کی اسطرح بچہ سراجی کی ہی اور اگر زیادہ ہو خون پر
چالیس روز کی پس چالیس دن میں وسطی ابتدای والی کی اور عادت والی اور عادت آخر
کی رجوع کرے اسطرح بچہ محیط کی ہی اور بعد در میان چالیس کی ظہر ہو وہ داخل ہی بچہ
نفاس کی اگر ظہر پندرہ دن ہو یا زیادہ پندرہ دن ہو اور اور اسکی فتوی ہی فصل آٹھون
بچہ بیان استخوانہ کی اگر دیکھی خون ایک عورت ابتدا والی بعد دس دن حیض کی یا بعد تیر
نفاس کی یا دیکھی خون عورت عادت والی بعد عادت اپنی کی یا دیکھی خون کم تین دن حیض
یا دیکھی بدین ایاس کی یا دیکھی پہلی عمر نو برس یا دیکھی حل والی عورت در میان حمل کی یا پہلی
پیدا ہوتی بچہ کی پس یہ بیان استخوانہ کی ہیں فصل نوین بچہ بیان احکام حیض اور نفاس
اور استخوانہ کی نہیں ثابت ہوتا حکم حیض اور نفاس اور استخوانہ کا مگر ساتھ ظاہر ہوتی ہوگی

قرآن شریف بابر ناز کی اور نہ ہتھ لگاوی تو ان شریف کو اور نہ داخل ہو بیچ مسجد اور مکہ روڑ کا
 واسطی او سکی یون ہی کہ روزہ رکھی بیچ ساری مہینی رمضان کی بسیدگان پاک بونی ہزدن کی
 یعنی ہر روز گمان پاک بونی کا ہی اور بعد رمضان کی قضا کر بیٹل روزہ اور نزدیک بعضوں کی
 یا بائیس روزہ قضا کر اور احتیاطاً سین ہی اگرچہ کم واسطی اوس عورت کی ہی کہ آتا ہو اسکو
 حیض بیچ ہر مہینی کی ایک دفعہ اور جو عورت کو بیچ ہر مہینی کی دو دفعہ حیض آتا ہو یعنی بیچ
 اول مہینی کی اور آخر مہینی کی تو وہ عورت قضا کر بعد رمضان کی تیس روزہ اور نزدیک
 بعضوں کی چتریس روزہ اور احتیاطاً سین ہی فصل ساتوین بیچ بیان نفاس کی بیچ
 نفاس ایک خون ہی کہ آتا ہی بعد پیدا ہونی بچہ کی اگر پیدا ہو چکے ایک عرکی اور نہ آوی تو
 توہین واجب ہے غسل اوپر او سکی نزدیک لے بوسہ کی اور ایک روایت امام محمد سی بہن
 واجب ہے غسل اوپر او سکی اور بیچ مفید کی لکھا ہی کہ بیچ ہی لاکن واجب ہے اوپر او سکی
 وضو کرنا بسبب نفل بنی بخت کے ہر اچھ کی اس طرح بیچ تین کی ہی اور نزدیک امام حنفی کی وجہ سے
 غسل کرنا اور اکثر مشایخ فی قول ابی حنیفہ کو اختیار کیا ہی اور صدر الشہید فی سائتہ قول
 ابی حنیفہ کی فتویٰ دیا ہی اور اس طرح بیچ محیط کی ہی اور کہا ابو علی وفاق فی کہ اختیار کیا
 ہستی اس طرح بیچ مضمرات اور بیچ جو ہر روزہ کی لکھا ہی اور بیچ فتاویٰ کی ہی کہ صحیح یون ہے
 مسئلہ اگر نکلی بچہ زیادہ آدھی سقام فرج سی پس وہ ہوئی نفاس والی اور اگر نکلا بچہ
 کم آدھی سی توہین ہوئی نفاس والی مسئلہ اگر کا نا جاوی بچہ بعد نکلی زیادہ آدھی سی تو
 وہ نفاس والی ہوئی اور اگر کا نا گیا بعد نکلی کم آدھی کی توہین ہوئی نفاس والی مسئلہ
 اور اگر اسقاط ہووی حل اور صورت بعضی عضو اسکی مثل تا خون یا بال یا دانگی بنی ہوئی
 نکلی پس وہ ہوگی بیہ مضمون تبیین کا ہی اور اگر نہ ظاہر ہو کوئی چیز بیدایش بچہ سی مثل دانگی
 یا نا خون یا بال کی یعنی ابھی تو تر گوشت کا ہی یا خون ہی جا ہوا توہین ہوئی نفاس والی
 مسئلہ اگر دیکھی خون قبل اسقاط حل کی پس اگر ظاہر ہی اوس خوشی کوئی عضو بچہ سی تو نفاس

والی اور اگر ظاہر نہیں ہے اوس خوشی کوئی چیز پیدا ہونے سے بلکہ ذرا خون ہی تھوہہ آتھا نہ ہوتا
 مسئلہ اگر ہی زخم اوپر ناس کے عورت حمل والی کی اور پٹا وہ زخم اور پیدا ہوا اوس زخم
 بچہ جس کم اوس عورت کا صاحب زخم ہونی والی کی ہی اور نہیں ہوئی نفاس والی اس طرح
 پیچ ظہیر یا دین کی ہی مگر جو وقت کہ غلی ذہبی خون بعد غلی بچہ کی نامنی پس ہوگی نفاس والی
 مسئلہ اگر میں بیچ ایک شکم کی دو بچہ اور ظاہر ہوا فرجی ایک بچہ تو ہو ہی وہ نفاس والی
 مسئلہ نفاس جوڑوان بچہ کا پیدا ہونی بچہ پہلی سی ہی اس طرح بیچ کافی کی ہی اور شرط
 جوڑوان کی یہی کہ فاصلہ بیچ پیدا ہونی دو بچہ کی کم ہو چہ مہینی اور اگر فاصلہ مہینہ
 سی اور اگر فاصلہ مہینہ یا زیادہ چہ مہینی سی پس کم کیا جاوی گا اوس عورت کا نہ
 دو حمل اور دو نفاس کی اور اگر پیدا ہوئی عورت کی تین بچہ اور فاصلہ درمیان بچہ اول اور
 دو بچہ کم ہی چہ مہینی سی اور اس طرح فاصلہ درمیان اول اور تیس کو اگر زیادہ ہو چہ مہینہ
 تو ہی حکم نفاس کا کرنیکی روایت صحیح میں اس طرح ہی بیچ ڈرا مختار کی مسئلہ کمزورت
 نفاس کی وہ ہی کہ جو بائی جائی خشکی اگر چہ ایک ہو اور اوپر اوکی فتویٰ ہی اور اکثر
 نفاس کی چالیس روز میں نزدیک علامہ ہاری کی اس طرح بیچ سراجیہ کی ہی اور اگر زیادہ ہو خون
 چالیس روز کی پس چالیس دن میں دسٹی ابتدائی والی کی اور عادت والی اور عادت آخر
 کی رجوع کرے اس طرح بیچ محیط کی ہی اور بقدر درمیان چالیس کی ظہر ہو وہ داخل ہی بیچ
 نفاس کی اگر چہ ظہر بند رہے دن ہو یا زیادہ پندرہ دن ہو اور اوپر اوکی فتویٰ ہی فصل آٹھویں
 بیچ بیان استحضار کی اگر دیکھی خون ایک عورت ابتدا والی بعد دس دن حیض کی یا چالیس
 نفاس کی یا دیکھی خون عورت عادت والی بعد عادت اپنی کی یا دیکھی خون کم تین دن حیض
 یا دیکھی بدن ایاس کی یا دیکھی پہلی عمر نو برس یا دیکھی حمل والی عورت درمیان حمل کی یا پہلی
 پیدا ہونی بچہ کی پس یہ بیان استحضار کی ہیں فصل نوین بیچ بیان احکام حیض اور نفاس
 اور استحضار کی نہیں ثابت ہوتا کم حیض اور نفاس اور استحضار کا مگر ساتھ ہونی تو کی

لیکن ہا ہر مذہب علماء ہمارے یکساں ہی اور اوپر سے ایک ہی تھی یہی اس طرح ہر جگہ کی ہی ہیں جیسا اور نفاس
 بیچ آٹھ حکم کی شریک ہیں ایک یہ کہ ساقط ہوتی ہی نماز مذہب جیسا اور نفاس والی کی کہ نہیں قضا
 اتنی اوپر اس کی اس طرح بیچ کفایہ کی ہی مسئلہ جیسا دیکھی عورت خون ترک کری نماز کو
 اسی وقت سے جیسا کہ ظاہر ہو خون کہا فقہہ فی اسکو اختیار کیا ہنی اسی طرح بیچ تا نا خانگی
 نقل نازل سی ہی اور یہی صحیح ہی اس طرح ہی بیچ نہیں کی مسئلہ جیسا کہ جیسا نافا
 والی عورت ہو وی بیچ وقت نماز کی پس ساقط ہوا فرض نماز کا ذمہ اس کی ہی اس طرح ہر
 بیچ ذخیرہ کی مسئلہ اگر شروع کی نماز بیچ آخر وقت کے اور ہو وی در میان نماز کی جیسا والی
 پس نہیں لازم ہو وی اوپر اس کی فقط اسی وقت کی لیکن در میان نماز نقل کی جیسا وہیں لو
 قضا تو قضا اس کی واجب ہوگی اس طرح بیچ خلاصہ کی ہی اور مسجد ہے وہی جیسا والی کی
 کہ جیسا آوی نماز کا وقت بیچ دو جیسا کی پس وضو کری اور بیٹھی اوپر جگہ نماز کی اور بیچ
 کری اس قدر کہ ادا ہو نماز یعنی دیر کری بیچ شیخ کی کہ جیسا دیرین نماز ادا ہو اس طرح بیچ جبر
 کی ہی فائدہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ جو عورت جیسا والی ہر نماز کو قضا نہیں
 نثر ہزار دفعہ استغفر اللہ کہی تو حق تعالیٰ ہزار رکعت کا نواب دیکر اور نثر گناہ اس کی بخش
 اور نثر درجہ بہت میں دیوی اور استغفار لفظ کی ہر حرف کے ہلی یں ایک دیوی اور جیسا
 بال کہ اس کی بدین میں ہر بال کی شمار کی ہوا بیچ اور عذر کا لکھی اور جیسا سی
 پاک ہو اس کی تمام گناہ صغیرہ اور کبیرہ نذر ہی ہوئی بخشش اور دوسری جیسا تک اوپر گناہ
 نہ لکھی اور وہ عورت نثر شہید کا نواب پاوی اور بہت میں اس عورت کی وہی محل
 درست کریں اور شمار اس کی سر کی بالوں کی ایک نذر دیوی اور دو ستر تک اگر مری تو تہید
 ہو وی یہ عبارت مفتاح اجبت کی ہی اور بیچ صغرا کی لکھا ہی کہ اگر سنی عورت جیسا
 والی اتیت سجدہ کی پس نہیں واجب ہے سجدہ اوپر اس کی اس طرح بیچ تا نا خانگی ہی دوسر
 حرام ہی اور جیسا اور نفاس والی روزہ کہنا لیکن قضا کری روزہ کی اس طرح بیچ کفایہ

کفایہ کی یہ مسئلہ جو وقت کو بیچ روزہ کی حیث آوی تو لازم ہی اور اس کی قضاء روزہ کی وسطی احتیاط کی ہے
بیچ بھیر کی تیسری حرام ہی اور حیض اور نفاس والی اور جینی کی داخل ہونا بیچ مسجد خواہ وسطی گھر کی خواہ
وسطی راہ یا بیچ مسجد کے ہی کہ داخل حیض والی بیچ مسجد جائے بیچ حجت کی یہ بھی کہ اگر
بیچ مسجد کی باہر اور نہیں ملتا باہر سو ہی مسجد کی تو درست ہی جانا بیچ مسجد کی وسطی لیس یا بیچ اور بیچ
جو وقت کہ خوف ہو حیض والی یا جینی کو چور یا روزہ یا جائز لیس نہیں مضائقہ ہی وسطی اس کی مقام کرنا
بیچ مسجد کی اور بہرہ ہی کہ پہلی تیمم کری وسطی تیمم ہو بیچ مسجد کے بیچ تا نا خانگی ہی اور وقت مسجد
حکم مسجد کا کہتی ہی وسطی جینی اور حیض والی اس طرح بیچ جو ہیرہ کی ہی مسئلہ اور نہیں مضائقہ ہی وسطی
حیض جینی کی زیارت کرنا فروغ اس طرح بیچ سراجیہ کی ہی چوتھی حرام ہی طواف کرنا حیض اور نفاس والی کو
اگر طواف کرین خارج مسجد تو درست ہے اس طرح ہی بیچ کفایہ کی اور حرام ہی جینی کو طواف کرنا بیہضون بیچ نہیں
ہی یا بیچ حرام ہی پڑھنا اور نفاس والی اور جینی کی اگر جو کہ آیت ہے بیچ بیچ مذہب کے اور
ارادہ کری ساتھ پڑھنی کہ ایک آیت قرآن ہی جینی کہی اور بعد وسطی شکر کرنی کی کہی اور بعد کھاتی قرآن
بسم اللہ تو درست ہے اس طرح ہی بیچ جو ہیرہ کی اور نہیں حرام ہی پڑھنا آیت چونی کا کباری ہو وی وقت کلام
کی زبان ہی جینی کہی غم نظر لکھی و لم یولہ بیہضون بیچ نماز کے ہی مسئلہ اگر دہوا جینی فی ثوبہ ہی بیچ
قرآن کے پس نہیں حلال ہی وسطی اس کی پڑھنا عبارت بیچ ضرر کی ہی مسئلہ کہ وہ ہی وسطی حیض اور نفاس والی
اور جینی کی پڑھنا توریت اور بخیل اور زبور کا بیچ نہیں کی ہی مسئلہ جو وقت کہ حیض آوی سن پڑھنا والی ہو کر
پس لائق ہی اس کو کہ تیسری بیچ کو ایک ایک کا کہہ کر قطع کری درمیان دو کہ کی جینی کہی اس کو پھر کہی پھر
رنگ لکھ اور نہیں کہ وہ ہی وسطی اس کی کہہ کر قرآن اس طرح بیچ محیط کی ہی اور نہیں کہ وہ ہی پڑھنا دعا تو نکا
بیچ نماز کے اس طرح بیچ نہیں کی کہہا ہی اور پڑھنی قومی ہی اور اس طرح بیچ بخین اور بھیر کی ہی اور جائز ہی
جینی اور حیض اور نفاس والی کی دعا اور جو انبان اور نسل اس کی بیہضون بیچ سراجیہ کی ہی چوتھی حرام ہے
چھوٹا اور نکا وسطی حیض اور نفاس والی اور بیض و زنا پاک کی اگر ساتھ ظان قرآن کی درست ہے منہ ہی ہر نماز
ساتھ چونی قرآن کی اور اگر بعد قرآن کی علاوہ بیچ کیسے ہو تو درست ہے اور بیہضون ہی اور اس طرح بیچ دایا اور جو ہیرہ

[illegible]

غسل نمک یا سودی مگر نماز کی غسل کی درست نہیں اور اگر عادت حیض والی عادت سی کم پر چھاپ ہو گی
 جماع حرام ہی لیکن اعتیاد نماز اور روزہ کی کر بھی غسل کر کی **فصل سومین** **بیچ بیان** **فصل**
غسل کی فرض ہی بیچ غسل کے کلی کرنا اور ناک میں بانی پہنچانا اور دھونا تمام ہو گا اور پہنچانا
 بانی کا بالوں کی جڑ میں اگر جہ بال گہرے اور ہون نزدیک سبکی اور سطح پہنچانا بانی کا اندر ڈالنی
 کی اور بالوں بند کی اور عورت کا غسل بھی مثل غسل مرد کی ہی لیکن گوندنی ہوئی چوٹی کا کہلنا
 اور دھونا کچھ ضرورت نہیں جب پہنچی بانی بالوں کی جڑ میں برخلات مرد کی کہ اس کی تین لنگی
 ہوئی اور گوندنی ہوئی بالوں کو ہی دھونا مناسب ہے ذکر کیا اسکو مع غنیۃ الفقہاء اور عیال کی
سوال ردنی سوخت اگر گوندنا بالوں کو جیسا کہ گوندنی میں ملوی لوگ یا ترک لوگ کیا واجب ہے
 پہنچانا یا بالی کا پانی بالوں کی جواب **و** یا سلمانی کہ امام شافعی دور و آستین میں ایک ہے ایسے
 ثابت ہی کہ پہنچا دی یا نیکو اور دوسری روایت سی ثابت ہی کہ نہ پہنچا دی اور کہا صدقہ
 فی کہ واجب ہے پہنچانا یا نیکو بیچ جڑ بالوں کی **سوال** عورت غسل کرتی وقت کیا تکلف ہے پہنچاؤ
 بانی بیچ سوراخوں کا نوکی یا نہیں جواب **و** یا امام محمدی کہ تکلف کری بانی پہنچانی میں بیچ
 سوراخوں کے جیسا کہ حکم کیا ہی بیچ پھرانی انگوٹھی تنگ کے مسئلہ ایک عورت نے غسل کیا اور کہا
 ہر ایسی بیچ ناخنوں اور سکی کے آٹا اور خشک ہی پس نہیں جائز ہی غسل اور سکا ہو سٹے کہ خشک ہے چوٹی
 آٹی کی اور اگر کسی بیچ ناخنوں اور سکی کے میل پس جائز ہے غسل اور سکا اگر جہ ہر والی ہے اور کہا بعضوں
 فی کہ جائز ہی وسطی کا ٹون والی کی اور نہیں جائز ہی وسطی شہر والی **سوال** ایک شخص غیر ختنہ
 کسی ہوئی نہ غسل کیا اور نہ پہنچا یا بانی بیچ چڑھ ختنہ کی جواب **و** یا بعضوں کہ غسل اور سکا جائز
 ہی اور تحقیق یہ ہی کہ نہیں غسل اور سکا اور بیچ دراختیار کی مستحب کہا ہی غیر ختنہ والی کو داخل
 پہنچاؤ وسطی حج کی اور اسکو مع کر کہ لکھا ہی مسئلہ ایک شخص نے بیاب کیا اور چڑھ
 ختنہ سی باہر نہیں آیا پس وضو اور سکا نہیں رہا سبکی نزدیک اگر جہ باہر نہیں آیا مسئلہ ایک شخص نے
 غسل کیا اور باقی رواج و انتون و سبکی بقیہ کہا نیکو کہا ہی کہ نہیں جائز ہی غسل اور سکا اور بعضوں کہ اگر

زیادہ چنے سی ہی لبس نہیں جائز ہے غسل اوسکا اور اگر برابر چنی کی ہے بالکرم حتیٰ سی لبس
 جائز ہے اور کہا بعضوں نے اگر کپڑا ہی کہا تا بیج دانوں کے کہ اثرانی کا بیج اوسکے
 نہیں ہوتا لبس نہیں جائز ہے غسل اگرچہ تھوڑا سا ہو یا بہت سا ہو ذکر کیا اسکو بیج
 ذخیرہ کی اور ذکر کیا بیج محیط کے کہ اگر ہونے اور برطاس بدن کے چھلی چھلی کے یا ٹاسخت
 اور غسل کی وقت ٹانگوں کو اور خشک رہا بدن اوسکا بیج چھلی یا آئی کے لبس نہیں جائز
 ہی غسل اور وضو اوسکا اور ذکر کیا ہی بیج ذخیرہ کے کہ اگر غنیمت ہی لگائی یا میل میٹ
 ہی ناخونین جائز ہے غسل اور وضو اوسکا اور اگر اس کے کے فتویٰ ہی اور اگر ہی
 بیج یا نوں مصلیٰ کے ہوا سی یعنی شکاف ہی اور لگائی اور اوسکی جڑی اوسنی اور نہ پہنچا
 پانے بیج اوسکی اور پہنچا بانی کا نقصان نہیں کرتا تو نہیں جائز ہی وضو کی تک پہنچا
 بیج اوسکی بانی اور اگر نقصان کرتا ہی تو جائز ہے اور سیطرح پہنچا بانی کے کا بیج
 ناف کی فرض ہے اور سیطرح فرض ہے ہونا شرمگاہ کو وقت غسل کے ملحقہ
 اگرچہ نہ ہو اور اس کے محاسن اور خلل کرنا اور نگلیوں کا بیج غسل کے اور وضو کے
 فرض ہے اگر افرنگلیان ملی ہو دین اور اگر کھلی ہو دین تو خلل کرنا سنت ہی اور
 پاک کرنا جڑہ کا اور ترک کرنا تو شکا فرض ہے ہوا سی کہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فی
 قبلوا الشَّعْرَ الْفَقْرَ الْبَشَرِ کا معنی اسکے بہ بین کہ نہ کر و تم بالون کو اور پاک کر و تم
 جلد کو اور فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تے تحت کُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ معنی
 اسکے بہ بین کہ نیچی ہر بال کے ناباکی ہے اگر باقی رہے کوئی جگہ کہ نہ پہنچا پانے
 بیج اوسکے نہیں جائز ہے غسل اوسکا اگرچہ تھوڑے رہی جگہ خشک مسئلہ
 بانی ہونا ہم مقام کلی کے ہوتا ہے اگر پہنچا بانی سارے موہنہ بین اگر ہول گیا
 چلی کر اگر جب کہ یاد آوے تو کلی کرے اور نہ دوبارہ کرے غسل کو اگر دوبارہ
 اور اگر نہ نماز فرض اگر طہی ہوں اور نہ دوبارہ طہی اور ادا کر سی نماز نفل کر

فصل گیارہویں بیچ بیان سنت غسل کے سنت یون ہے
 پہلی بات دھو دے اور زور کرے یا سنت بدن سے اور وضو کرے مگر بانوں کو نہ دھوے
 اور جاری کرے یا پانی کو اور تمام بدن کی تین مرتبہ اور اس مکان غسل سے ہٹ کر
 بانوں دھو دی اور اگر ہووے بہر یا جو کی یا مثل اس کے کہ بانی مستعمل غسل کا اور ہو سکے
 نہ جمع ہوتا ہو تو وہاں ہی بانوں کو دھو دے اور نہ اسراف کرے یا پانی کو بیچ غسل کی اور
 کھو کرے اور نہ بٹکاوی یا غسل کو بیچ برتن کے کہ جبین پانی ہو اور نہ موہنہ کرے یا نہ
 طرف قبلہ کے وقت غسل کے اور ملی بر عضو کو پہلی مرتبہ اور نہادی ایسی جگہ کہ نہ دھو
 کوئی تہہ اور نہ کلام کرے کسی طور کا فصل بارہویں بیچ بیان مستحبات
 غسل کے مستحب یون ہے کہ پونجی بدن کو جاد سے بعد غسل کی اور دھو دی بانوں کو
 بعد پانی پڑون کی اور پڑی دو رکعت نفل مسئلہ نیت فرض نہیں بیچ غسل اور وضو کے
 یہاں تک کہ غوطہ مارا ایک شخص نے بیچ پانی جاری کے با وضو پڑی کی یا نہ ہو تمام بدن
 اور کا بیچ بارش کے اور کلی کرے اور ناگین پانی دیا تو پاک ہوا غسل سے مسئلہ میں جانا جائی
 و غسل گیارہ قسم ہیں او سب میں بیچ قسم فرض ہیں ایک بعد حیض کے دوسرا بعد نفاس
 کی قیصر ایسی یعنی عورت کی اور مرد کی ساتھ ڈوبی سر ذکر کے چوتھی بعد نکلنی منی کی کو
 ساتھ شہوت کی یا پونجی بعد احکام یعنی دیکھنی خواب کی اگر نکلنی منی یا نہ دے
 اور جاری غسل بطریق سنت میں ایک جمعہ کا دوسرا عبدین کا قیصر
 عرفے محی دن کا چوتھا احرام کا اور ایک غسل مستحب ہے اور وہ غسل
 کافر کا ہے جب کہ مسلمان ہووے ایک غسل واجب ہے وہ غسل میت کا ہے
 یہاں تک کہ نہیں جائز ہی نماز میت کی قبل غسل میت کی یا پہلی تیمم کے وقت نہ قادر ہونے
 پانی کی اور سطر ج ذکر کیا ہے اسکو شمس لائے سر جی فی بیچ شرح ابی کی اور نہ ذکر کیا گیا
 بیچ کتاب محیط کی کہ کافر جنبی یعنی حاجت پانہ کی میں ج کہ مسلمان بوضو ہے کہ نہ دھوے غسل اور نہ

مسئلہ نہین جائز ہی حیض اور نفاس والی اور جنی مرد اور عورت کو پڑھنا قرآن شریف کا بقدر
ایک آیت اور اگر پڑھی کہ ایک آیت سی یا پڑھی الحمد ساری ساتھ نیت دعا کی یا پڑھی ساری
آیت کہ وہ مثل دعا کی ہے ساتھ نیت دعا کی جیسا کہ ربنا آتانی الدینا ساری آیت تو جائز ہے
اور کہا بعضوں نے کہ مکروہ ہے اور کہا بعضوں نے کہ نہین مکروہ ہے اور یہہ ہی صحیح ہی
اور پڑھنا دعا تو مکروہ کا نہین مکروہ ہی صحیح غلط نہ سب بارون ہمار کی اور کہا امام محمد
نے کہ مکروہ ہے اور نہین مکروہ ہے جدا جدا پڑھنا قرآن کا اور تعلیم کرنا اگر کون کا جدی
جدی حرفوں کو اور نہین جائز ہے واسطی جنی اور حیض اور نفاس والی کو لکھنا قرآن
شریف کا اور ذکر کیا بیچ جامع المغیر کے قاضی خان نے کہ نہین مضائقہ جنی کو یہہ کہ
لکھی قرآن شریف یا تورات یا انجیل یا زبور یا بطرح سی کہ لکھی اور زمین کی اور
ہات لگا دی او سکوتر دیک ابو یوسف کے اور نہین جائز ہے حیض اور نفاس
والی اور جنی کو چھونا قرآن شریف کا مگر ساتھ غلاف قرآن کے درست ہے
اور نہین جائز ہی چھونا اوس روپیہ کا کہ جسمین آیت قرآن شریف لکھی ہو مگر ساتھ
جسمانی کے اور نہین جائز ہے ہاتھ لگانا اور اقون کا کہ جسمین لکھا ہو آیت
قرآن شریف سی اور نہین جائز ہی واسطی لی وضو کے ہاتھ لگانا قرآن شریف کا
ساتھ جو کے قرآن شریف کی مگر جائز ہے ساتھ غلاف قرآن کے اور ورفون
کو ساتھ نہیں کے اور چھونا ساتھ استین کے بھی درست ہی نزدیک امام محمد کے
اور مکروہ ہے نزدیک بعضی مشائخ کے اور یہہ ہی صحیح ہی اور ذکر کیا بیچ
جامع المغیر کے کہ نہین مضائقہ ہے ہات دینی قرآن اور تختے کی طرف
اگر کون کے بی وضو کو مگر بہتر یہہ ہی کہ ہات نہ لگا دی مگر ساتھ استین کے
مسئلہ مکروہ ہے ہات لگانا تفسیر قرآن اور کتاب فقہ کا مگر
تفسیر اور فقہ پڑھنی والی کو ساتھ استین کے ہات لگانا جائز ہے

اور مکر وہ نہیں ہی پڑھنا قرآن کا بی وضو کو بیچ طہر روایت کی مسئلہ جنی نے
 صیوقت کہ دھویا موندہ کو اور عات کو نہیں جائز ہے بات لگانا اور پڑھنا قرآن
 شریف کا بسبب باقی رہنی ناپاکی کے اور مکر وہ ہی پڑھنا نوریت اور انجیل اور زبور کا
 واسطی جنی کے اور صیوقت کہ ارادہ کری کہانی اور پنی کا جائی کہ بات اور موندہ
 دھویا پھر کہاوی اور بیوی اور مکر وہ ہی لکھنا قرآن کا اور لکھنا نام اللہ کا اور مکر وہ
 ہی جاننا بیج جائی ضرورتی اور شخص کو بیج اور لکھی اور سکی کے انگوٹھی ہے کہ لکھی نہیں
 کچھ آیات قرآن سی بسبب ترک ہونی تعظیم کے مسئلہ نہیں جائز ہی جنی کو
 اور حیض اور نفاس والی کو کہ عادی بیج مسجد کے واسطی عبادت کی ہو یا واسطی
 جانی ماہ کی اور کہا امام شافعی نے کہ جائز ہے واسطی جلین راہ کے مسئلہ
 اگر احتلام ہوا بیج مسجد کے تیمم کری اور بخل آوی اور اگر خوف ہو کسی دشمن کا تو جائز
 ہی کہ میٹھا ہی لیکن نماز اور قرآن نہ پڑھی **فصل تیسرا ہون بیج بیان**
ارکان تیمم کی تیمم دین رکن ہیں اور شرطین ہیں رکن پہم ہیں کہ دونو ہون
 کو زمین پاک بر مارے ایک بار اور مسح کری تمام موندہ کو بال جنبی کے جگہ سے
 ٹھوڑی کی پنجی تک اور کان کی بوسی دوسری کان کی لوتک بھر دو بارہ دونو ہون
 کو کہنیوں تک سطح بر کہ پہلی بائین ہاتھ سے دایمی ہاتھ کو پھر دایمی ہاتھ سے
 بائین ہاتھ کو مسح کری اور اگر ذرہ سی بھی کوئی عضو مسح سی باقی رہے تو تیمم
 درست نہ ہو گا اس مضمون کو روایت کیا ہی کرخی نے علامہ ہاری سے اور بہتر یہ
 ہی کہ ہاتھوں کو مسح کرے کہ پہلی بائین ہاتھ کی چنگلی اور باس والی و انگلیات
 سی اور ٹھوڑی سی تیلی سے دایمی ہاتھ کی بیٹھہ کو اور انگلیوں کی سر سی کہنیوں تک مسح
 کری تب دایمی ہاتھ کی بیٹھہ کو انگوٹھی اور باس والی اور باقی تیلی سی مسح کری اور
 اور انگلیوں کی سر تک اس سطح دایمی ہاتھ سی بائین ہاتھ کو مسح کری مضمون مختصر

اور بروایت کیا ہی حسن بن زیاد فی علماء ہمارے سے کہ نہیں واجب ہے مسح کرنا تمام عضو کا
 یہاں تک کہ اگر خشک رہا عضو کم جو ہڈائی سے تو جائز ہے قیمہ اسکا بس موافق روایت حسن
 بیٹی زیاد کے پھر انا انگوٹھی کا اور کنگن کا اور خال کرنا اور نگلیوں کا نہیں واجب ہے اور
 موافق روایت کوفی کی واجب ہے اور ہر بہہ ہے کہ احتیاط کرے اور روایت ہی
 امام محمد سی کہ اگر نہ مسح کیا پیشہ مبتلی کو تو نہیں جائز ہی اور جس شخص کے ہاتھ کی
 ہوں مسح کری جگہہ کٹی ہوئی کو **فصل چودہم میں بیچ بیان شرطوں**
 تیمم کے شرط تیمم کے نیت ہی بس نہیں جائز ہے تیمم بغیر نیت کی اور سید طراح
 شرط ہی طلب کرنا بانی کا جس وقت کہ غالب ہو گھٹان کہ یہاں ہے بانی یا ہی و شخص
 بیچ آبادی کے یا خبر دی اوں کو کرے شخص بانی کے کہ یہاں ہی تو واجب ہے طلب کرنا
 بانی کا سبکی نزدیک اور اختلاف اس وقت میں ہی کہ نہیں غالب ہی بیچ گھٹان
 اوں کی کے کہ یہاں بانی ہی یا نہ خبر دی اوں کو کسی نے کہ یہاں ہی بانی یا نہ شخص
 جنگل میں ہی نزدیک علماء ہمارے کی نہیں واجب ہے وضو اوں کو خلاف امام شافعی کے
 اور اگر خبر دی اوں کو کسی نے ہی کہ نہیں ہی یہاں مانے تو جائز ہی نزدیک شافعی کے
 ہی اور شرطوں تیمم سے یہہ ہی کہ عاجز ہو استعمال کرنے بانی سے بسبب بیماری کی کوف
 ہی بڑھ جانی مرض کا تو جائز ہے تیمم کرنا اوں کو **مسئلہ** ذکر کیا اس فیجائی نے
 بیچ شرح اپنی کے کہ ایک شخص عینی ہے اور اوپر تمام بدن اوں کی کے با اوپر اکثر
 بدن اوں کے کے زخم ہیں یا دانہ چپک کی ہیں بس تیمم کرے اور نہیں واجب ہے
 اوں جگہہ کا دھونا کہ زخم اوپر اوں کی ہے اور یہہ ہی حکم ہے بیچ وضو کے جو وقت
 کہ تمام اعضا وضو یا اکثر اعضا وضو کی زخمی ہوں تو تیمم کرے اور اگر بدن کم اعضا
 وضو کے زخمی اور اکثر اعضا اچھے بس نہ ہو رہے اچھی اعضا کن کو اور مسح
 کہ زخمی اعضا کو اگر نقصان نہ کہے مسح اور اگر نقصان کرے مسح اعضا

اعضا زخم کو تویتی باز ہی اور اگر پٹی کے مسج کرے اور اگر نقصان نگرہ دہنا زخم
 اعضا کو تو نہ مسج کرے بلکہ دھوپے مسئلہ نذرست آدمی جس وقت کہ خوف کرے
 بیچ شہر کے بہہ کہ ہلاک کر چکا جا رہا یا بیمار ڈالی گا اس صورت میں تیمم کرے نزدیک امام ابوحنیفہ
 کی اور اگر ہی جنگل میں تو تیمم کرے سبکی نزدیک مسئلہ ایک شخص بکلا دھلی مسافری کے
 یا لکڑیاں چنی یا گیا ایک گائون سی طرف گائون دوسری کی جائز ہی دھلی اور سبکی تیمم کے
 سہو مانے اور سے دور بھلاصلہ ایک میل کے اور میں کہنی میں بین نہائی ایک فرسخ کو
 برابر ہے کہ نکلا ہو حاجت غسل میں یا بعد نکلنے کے ناباک ہوا اور اگر ہے اس شخص کے
 پاس اس نے پہر پہول گیا اور سکو کجادی میں اور تیمم کیا اور نماز پڑھی پر یاد کیا اور سکو با
 اور وقت نماز کا باقی ہے تو وہ دوبارہ پڑھے صاحبین کے اور امام یوسف کی نزدیک
 دوبارہ پڑھے لیکن اگر باد آوی بعد وقت کی تو دوبارہ نہ پڑھے سبکی نزدیک اور اگر تیمم
 کیا اور نماز پڑھے اور پانی قریب تھا اور اسکو معلوم نہ تھا اور نہ اسکو گمان تھا اس
 صورت میں تیمم جائز ہے اور اگر اسکی دست کی یاس بانی موجود ہے تو نہیں جائز ہے
 تیمم جب تک کہ اس سے طلب کرے مگر جب کہ گمان غالب ہو کہ مانگی سے دیگا
 اور اگر گمان غالب ہو کہ مانگی سے نہیں دیگا اسو مسئلہ مانگا اور تیمم کر کے نماز
 پڑھے اور نماز پڑھنی کے بعد اس سے مانگا اور اس نے دیا اس صورت
 میں دوبارہ نماز پڑھے اور اگر نہ دیا مگر ساندہ قیمت کی دینا ہے اور قیمت اسکا
 پاس نہیں ہے تو جائز ہے اسکو تیمم سبکی نزدیک اور اگر ہے پاس
 اس کے مال زیادہ حاجت سی اور بیچنا ہے وہ شخص نرخ بازار سے یا چھ
 زیادہ نرخ سے تو نہیں جائز ہے تیمم اور اگر بیچنا ہے بہت زیادہ
 نرخ بازار سے تو جائز ہے اور حد زیادہ نرخ کے وہ ہے کہ
 سب کو نہ ہونہ کر سکنز جائز دالے اور سکو اور کہا لہذا منون نے کہ

زیادہ قیمت دو چند قیمت کو کہتی ہیں اور روایت ہی ابو نعیم بن صفار سے کہ
 جس وقت ہی ایسی جگہ کہ عزیز ہی بانی اس جگہ بس بہتر یہی کہ طلب کی رفیق ہی
 اور اگر طلب کیا اور تم کیا تو بھی درست ہی اور اگر بانی عزیز نہیں ہے اور نہ طلب کیا
 تو اس صورت میں نہیں درست ہی تیم کرنا جیسا کہ بیچ آبادی کی ہے **مسئلہ**
 ایک آدمی کے پاس بانی ہی زعفران کا بیج زعفران کے اور ہندی موہنہ زعفران کا اور
 لیجاتا ہی دھڑکی دینی ترک لوگوں کے یا دھڑکی اچھا ہونی بیماروں کے نہیں جائز
 ہی دھڑکی اسکی تیم اور ہبہ کر کے دیا کیونکہ نہیں جائز ہے نزدیک ہمارے
 بسبب بانی قدرت کی اور بانی کے کہ دھڑکی کر سکتا ہی بانی ہبہ کری ہوئے
 اپنی کو اسی طرح ذکر کیا ہی بیچ کتاب محیط کے سوال اگر ہے بانی بیچ کو میں کے
 اور نہیں ہی پاس اسکی دھڑکی اور رستی کیا مانگنا واجب ہے ٹول اور رستی کا
جواب نہیں واجب ہے مانگنا اور اگر مانگا اور رستی کہا کہ ٹہر جائیں نزدیک
 ابو حنیفہ کے یہ ہے کہ ٹہر جاوی آخر وقت تک جب خوف ہو وی جانی دینی وقت
 کا بس تیم کرے اور نماز پڑھی اور نزدیک امام محمد اور امام یوسف کی یہ ہے کہ
 ٹہر جاوی اگر چہ جاتا رہے وقت اور یہ ہی حکم برہنہ کا ہی کہ جس وقت ہو وی پاس فق
 اسکی کی گہرا یعنی نہیں واجب ہے مانگنا گہری کا اور اگر مانگا اور رستی کہا کہ ٹہر جاؤ ٹہر
 آخر وقت نماز تک نزدیک ابو حنیفہ کے اور نزدیک امام محمد اور امام یوسف کی ٹہر ہی
 اگر چہ جاتا رہی وقت نماز کا اور اجماع علماء کا بھی اور براسکی ہے کہ انتظار بانی کا
 کرے اگر چہ جاتا رہے وقت **مسئلہ** بس شخص نے نہ پایا یا نہ مگر جھوٹا
 کہ ہے کا یا خیر کا پس وضو کرے اور سس اور تیم بچے جا ہی پھلے تیم کرے
 یا ہی وضو کرے لیکن بھتر ہے پہلی وضو کرنا **مسئلہ** جس شخص نے
 پایا یا بانی مگر جھوٹا گہری کا اس صورت میں امام ابو حنیفہ ہی جارہے ہیں ایک

روایت سی مشکوک ہی ایک روایت سی مکرہ ہی ایک روایت سی نجس ہی ایک روایت
 میں پاک ہی اور فتویٰ اوپر پاک ہونی کی ہی مسئلہ جس شخص نے نہ پایا پانی مگر نیز بجی
 بخور ہوا پانی کچھ کر نزدیک ابو حنیفہ کی وضو کرے اور نزدیک ابی یوسف کی تیمم کرے اور
 نزدیک امام محمد کی وضو ہی کرے اور تیمم ہی کرے اور فتویٰ اوپر قول امام محمد کی ہی اور
 جس شخص نے نہ پایا پانی مگر بخور ہوا انگور کا نہ وضو کرے سبکی نزدیک مسئلہ
 ایک شخص جینی پہنچا اور دروازہ مسجد کے اور معلوم کیا کہ پانی پنج مسجد کی ہی انہیں
 پاس اسکی کوئی شخص نہ ملے گا اس سے پانی پس تیمم کرے اور داخل ہو چ مسجد کے پس
 اگر نہ ملے پانی تیمم کرے بہرہ واسطی نماز کی اور اسطرح اگر تیمم کیا واسطی بات لگانی یا طہنی
 قرآن کی پس اس تیمم ہی نماز جائز نہیں اور اگر تیمم کیا واسطی نماز جائزہ کی یا مسجد تلاوت
 یا فلو کی پس جائز ہی اس تیمم ہی پڑھنا فرضوں کا ہی مسئلہ برہنہ حبوت کہ ہوا لگے و مکر
 پنج اس باب کی نزدیک بعضی متاخر کے وہ ہی اختلاف ہی جو کہ ذکر کیا گیا ہی اوپر یعنی
 نزدیک ابو حنیفہ کے اور امام محمد کی جائز ہے اور نزدیک ابی یوسف کی نہیں جائز ہے
 اور بعضوں نے کہا کہ نہیں جائز ہی اور یہ ہی صحیح ہی اور روایت ہی امام محمد سے کہ
 جائز ہی مسئلہ ایک شتر سوار کی کجاوی میں پانی رکھا ہی اور وہ بی معلوم ہی اور
 تیمم کیا اور نماز پڑھی اگر رکھا ہی پانی اوستی آب یا رکھا ہی اور فی حکم اسکی سی پس ہوا گیا
 بہرہ یاد کیا پانی کو بعد پڑھنی نماز کے پس وہ ہی اختلاف ہی جو کہ ذکر کیا گیا ہی اوپر ہے
 اور اگر رکھا ہی کسی نے بغیر حکم اسکی کے نہ دوبارہ پڑھی سبکی نزدیک مسئلہ
 تیمم کیا ایک شخص نے اوپر کناری ہر جاری کی اور اسکو اطلاع نہر کے نہیں ہی پس
 وہ ہی اختلاف ہی جو کہ ذکر کیا ہمیں اوپر اسکی مسئلہ جیسا کہ کفارہ قسم کا یا ایک شخص
 فی ساتھ روزہ کی اور اسکی ملک میں غلام ہی یا کڑا ہے یا کھانا ہے پس ہوا گیا
 اذکو صحیح ہے کہ نہیں جائز ہے نزدیک ابی یوسف کی کفارہ قسم کا ساتھ روزہ کی

پس مستحب ہے کہ دیر کری آخر وقت تک نماز کے اگر امید ہی ملنی پائی کے نہ آئی دیر کر کے
 ہو ورنہ وقت نماز کا اگر تیمم کری پہلے وقت سے تو درست نہیں نزدیک علماء اہل ہمارے
 کی مسئلہ ایک شخص کہ باس اوسکی بانی ہے اور خوف کرتا ہے اگر وہ کھڑا نہ ہو
 تو یا سارے ہو گیا یا جاوے یا سارے ہو گیا تو جائز ہے تیمم اوسکی نین مسئلہ
 جو شخص شخص کہ قید ہو اور بانی نہ ملے اوسکو پس تیمم کرے اور نماز پڑھے اور جب
 قید سے چھوٹی قضا کرے نماز کو نزدیک ابو حنیفہ اور محمد کے اور نہ قضا
 کری نزدیک ابی یوسف کی مسئلہ قیدی بچ شہر کفار کے و کا حاجے
 وضو اور نماز سے پس تیمم کرے اور نماز پڑھے ساتھ اشارہ کے بہرہ کرے
 یا دی دوبارہ پڑھے مسئلہ مسافر جسوقت کہ خوف کری جو رکعت یا تہنگو لگا
 اور نہیں انتظار کرتے ساتھ والی اوسکی تو جائز ہے اوسکو دیر کرنا بچ نماز کے
 اور پڑھے غور سے ساتھ اشاروں کی جائز ہے اور جمع ہوئی ہیں علماء اور اس بات کو
 کہ طینی والا نہ پڑھے نماز ساتھ اشارہ کی جسوقت کہ چلتا ہے اور سب طرح طہر فی والا
 نہ پڑھے نماز جسوقت کہ طہر نا ہو بخلاف بہاگی ہوئی لڑائی کے وہ نماز پڑھے سواری
 ساتھ اشارہ کی کہ اگر ہو گھوڑا اوسکا یا جانا ہو یا دوڑنا جانا ہو اگر پڑھے نماز سواری
 اشارہ فی سبب خوف دشمن کے یا خوف درندہ یا بیماری یا کچھ کے تو نہ دوبارہ پڑھے سبکی نزدیک
 اور قیدی جسوقت کہ پڑھے بیٹھ کر پس دوبارہ پڑھے نماز نزدیک ابو حنیفہ اور امام محمد کی اور
 نہ دوبارہ پڑھے نزدیک ابی یوسف کی فصل فقہ رمہون پنج بیان اوس خبر کی
 کہ جائز ہے ساتھ اوسکی تیمم جائز ہے تیمم اوس خبر سے جو جنس زمین سے مثل خاک
 ریتہ اور پتھر اور ٹیلا اور پتھر مال اور سرمہ اور جونا اور درازنگ اور زعفران اور گندہ اور
 جو چیز مثل اسکی ہونے والا ابو حنیفہ اور امام محمد کی جائز ہے تیمم اور اوسکی اور نہیں جائز ہے
 تیمم اوس خبر سے کہ نہیں ہی جنس زمین سے جیسی جانوری اور سونا اور لوہا اور شبنم

اور گندم اور کل غلہ کھانی کا اور اگر ہوا پر ان خیزون کی بلند و جائزہ تیمم کرنا اور غلہ
 ان خیزون کی نزدیک ابو حنیفہ کی اور ایک لیت سی امام محمد کی جائزہ مسئلہ
 شرط ہی نزدیک ابو حنیفہ اور امام محمد کی چھوٹا زمین یا حبس زمین کا اگر آئہ لگایا بہرہ کو
 اور نہ تھا اور ہر عبارت یا آئہ لگایا زمین سیل ہوئی کو اور نہ لگا بیج آئہ او سیل کی کچھ تو
 جائز ہی نزدیک ابو حنیفہ کی اور ایک روایت سی نزدیک امام محمد کے ہی مسئلہ
 خرف در میان بہرہ اور جائزہ اور سونی کی یہ ہے کہ جلدی اور منہا پیدا ہوتا ہی
 زمین سی مگر حبس زمین سے نہیں ہے اسو اسطے کہ نکلتی میں آگ سے نکلات
 بہرہ کی کہ وہ نہیں نکلتا ہی آگ سی مسئلہ تیمم جائزہ سی آئہ سے مطلقاً نزدیک
 ابو حنیفہ کی اور امام محمد کے جائزہ ہے اگر ہوا آئہ کوئی ہوئی یا ہوا و برادہ کی عبارت
 مسئلہ اگر تیمم کیا اور عبارت کثرت کی یا عبارت کسی اور عبارت کی یا اور عبارت کا
 پہنچا اور ہوا نہ ہو نہ ہون کی اور ملا او سکے ساتھ نیت تیمم کے تو جائز ہی نزدیک
 ابو حنیفہ اور امام محمد کے برابر ہی کہ میسر آوی اور مٹی یا نہ میسر آوی اور نزدیک امام
 ابو یوسف کی نہیں جائزہ ہی اگر میسر آوی اور مٹی مسئلہ اگر تیمم کیا ساتھ نمک کے اگر
 ہی نمک بانی سی تو نہیں جائزہ ہی اور اگر ہے نمک بیڑ کا جبکہ نمک لاہور سی تو جائزہ ہی اور
 اور ہر کسی کے فتویٰ ہے اور کہا شمس لایہ سر خشے کہ نزدیک میری معجم بہرہ ہی کہ نہیں
 جائزہ ہی نمک بہار سی بر ہی سیرط ذکر کیا ہو کو چ محیط کی اور شور زمین یعنی ہوا
 مثل نمک کے ہی اگر غالب سی تری ج رہہ کے تو نہیں جائزہ ہی تیمم او سے ہے اور اگر
 غالب ہے خشکی بیج او سے تو جائزہ ہے اور ذکر کیا سفیجائی سے بیج طرح
 انبی کے کہ جائزہ ہے تیمم کرنا ساتھ رہہ کہ خشک کی مطلقاً مسئلہ کہ ہے
 مسافر کے برسی بانی سے ترویجی اور زمین گھوڑے کا اور میسر نہ آیا او سکے
 بانے کہ وضو کرنے اور نہ میسر ہے او سکے مٹی خشک کہ تیمم کر سے

پس لازم ہے کہ لگاوی کچھ اوپر کپڑے اپنی کی اور خشک کریں اور سیکو پھر اس سے نیم گرم
 اسو سٹھی کہ نہیں جائز ہے نیم کپڑے سے کہا شمس لائے حلو اسی قی کہ نہ نیم گرم کری ساتھ کپڑے
 اور اگر گباتو ہی دست ہی مسئلہ جائز ہے نیم ساتھ جونی گچ اور انچوزہ اور مٹی اور
 سرخ مٹی اور کچی دیوار اور کچی اینٹوں پر برابر ہی کہ اوپر اونکی غبار ہو یا نہ ہو اور نہیں جائز ہے
 نیم ساتھ اس سرخ مٹی کے کہ جب پڑھ لے ہو اگر ایک یا بیشتر کی مگر جبکہ غبار ہو اور
 اسکی نو درست ہے مسئلہ اگر نیم کیا اور ٹھیکرے کی اگر ہے ٹھیکری مٹی خاص
 سی اور نہیں شامل ہے اس میں کہ یہی چیز دو اسی نو جائز ہے نیم اور اسکی اگر نہیں
 ہی اور پر اسکی غبار اور اگر نیم کیا اور پر اکہہ کی پس نہیں جائز ہے اگر جبہ وہ را کہہ ملی ہوئی
 ہی ساتھ مٹی کے اگر غالب ہے مٹی اور پر اکہہ کے نو جائز ہے اور اگر ہی غالب اکہہ اور
 مٹی کے تو نہیں جائز ہے اور اگر پہنچي نجاست ساتھ مٹی کے اور خشک ہوئی اور جاتا
 از نجاست کا تو جائز ہے اور پر اسکی نماز اور نہیں جائز ہے اور سیر نیم سج ظاہر روایت کی
 اور روایت کیا گیا ہے علماء ہمارے کہ جائز ہے اور روایت اول کے صحیح ہے مسئلہ
 نیم کیا ایک شخص نے سچ ایک جگہ کی اور نیم دوسری فی بھی اس جگہ کیا تو یہی درست
 ہی مسئلہ ترکیب نیم جنابت اور حدث اور میت کی ایک ہے اور اگر نماز پڑھی ساتھ
 نیم کے پھر بابا پانی سچ وقت کی نہ دوبارہ پڑھی نماز مسئلہ تندرست آدمی سچ نہر کے
 دھلی نماز جنازہ کی گیا اگر خوف ہو جاتی رہنی نماز کا تو نیم جائز ہے لیکن نہ سٹھی میت کے
 اور امام کی نہیں درست ہے نیم مسئلہ ایک شخص نے وضو کیا باقی سی اور داخل ہو اچ نماز
 عید کی اور پڑھو نما وضو پس نیم گرم کری اور پوری کری نماز عید کے نزدیک لا حقیقہ اور کہا امام پڑھ
 اور امام محمدی کہ نہیں جائز ہے نیم اگر خوف ہو جاتی رہنی وقت کا پس پڑھ کر سی نزدیک اور اگر
 خوف ہو جاتی رہنی وقت کا سچ باقی نمازوں وقت کے پس نہ نیم کرے بلکہ وضو کری
 اگر جبہ جاتا رہی وقت نماز کا اور خوف ہو جاتی رہنے جمعہ کا وضو کرے اور نماز

نماز پڑھنے کے اور اگر تیمم کیا واسطی ہات لگانی قرآن کی یا داخل مہنی مسجد کے وقت بعد
 ہونی پانی کے پس بہ تیمم بیفائدہ ہی مسئلہ ایک مسافر نے جماع کیا لوٹنے سے اور وہ مسافر
 جانتا ہی کہ پانی موجود نہیں ہی جائز ہی واسطی اور کسی تیمم فصل سولہویں حج بیجا
 ٹوٹنے سے تیمم کی توڑنی میں وہ چیزیں تیمم کو جو کہ توڑنی والی وضو کی ہیں اور توڑنا ہی
 تیمم کو دیکھنا پانی کا حیثیت کہ معتدور رکھتا ہو اور ہستعمال پانی کی اور اگر دیکھا پانی کو
 حج نماز کی پس توڑنی نماز واسطی اور اگر دیکھا جھوٹا گدی کا یا سخر ٹھکانا کھڑکا اور معتدوری
 اور ہستعمال اور سیکھنے کی پس توڑنی نماز نہ دیکھا اسے حلیہ کی اور اگر دیکھی دھوکا پانی کا اور اگر گمان
 ہو اگر یہاں پانی ہی اور گیا اور دیکھا دھوکے کو اور نہ پایا پانی کو پس توڑنی نماز اور اگر
 شک ہو کہ باقی ہی یا دھوکا ہی پہر اور نماز کو کوری حیثیت کہ فارغ ہو نمازی اور دیکھا
 پانی کو تو بہر وضو کری اور پڑھی نماز کو اور اگر نہیں پایا پانی تو نہ پڑھی مسئلہ مسافر
 حیثیت کہ پایا پانی حج شکنی کے پس تو تیمم اور سکا لیکن حیثیت کہ ہو پانی بہت پس دین
 پوری ساتھ بہت پانی کے کہ واسطی وضو کی ہے اور واسطی مینی کی اور سبط حکم ہی اگر
 گذرا ایک شخص اور پانی کی اور اسکو نہیں معلوم ہی یا سوتا ہی تو نہیں تو تیمم اور سکا
 اور سبط اگر جانتا ہی اور نہیں قادر ہی اور اور تری پانی کے بسبب خوف و شمن کے
 یاد نہ کی یا ماری کے جائز ہی تیمم اور سکا مسئلہ ایک شخص ناپاک ہی پس
 غسل کیا اور خشک ہی جگہ بدن کی ذرہ سی اور نہیں موجود ہی پانی پس تیمم کری
 واسطی اور سس جگہ خشک کے اور اگر پایا پانی بعد ٹوٹنے وضو کے دھوکے
 اور سس جگہ کو اور تیمم کری واسطی وضو کی حیثیت کہ ہو دی پانی بقدر کفایت
 جگہ خشک کی اور نہیں کفایت کرنا واسطی وضو کے با کفایت کرنا ہو واسطی
 وضو کے اور نہیں کفایت کرنا ہی واسطی جگہ خشک کی وضو کرے اور تیمم
 کری واسطی خشک جگہ کے اور اگر کفایت کرنا ہی واسطی ایک اون دونوں سے

تو یہودی خشک چلکہ کو چاہی پہلی یہودی خشک چلکہ کو بہر نیم کوسے اور اگر ہی اسکی پس
 کپڑا ناک لین یہودی کپڑی کو اور نیم کوی عوض وضو کے مسئلہ تیمم الا امام ہو وضو
 والو نکاح جائز ہے نزدیک ابو حنیفہ کے اور ابو یوسف کی اور نزدیک امام محمد کی نہیں
 جائز ہی اور اسطرح امام بیہتہ کر نماز پڑھے ساتھ مقتدے کپڑی ہو نبوالو کی
 پس جائز ہے نزدیک ابو حنیفہ اور ابو یوسف کی اور نہیں جائز ہے نزدیک امام
 محمد کے مسئلہ مسح کر نیوالا اور موزون یا بی زخم کے امام ہو ادھونی والون
 اعضاؤں کا دست ہی بالاتفاق مسئلہ ذکر کیا ہی بیج مختصر اور شرح اصغیجائی کے
 یہ کہ نہیں صحیح ہی امام ہو نا اوس شخص کو کہ ہوتا ہے زخم اوسکا دھسلی اولن لوگون
 کی کہ نذرست مین اور نہیں صحیح ہی اُمّی کے امامت دھسلی پڑ ہی ہوئی کے یعنی
 اُمّی کے دھسلی امامت پڑ سنی والون کے نہیں درست ہی اور اُمّی اوسکو کہتی ہیں
 کہ نہ مانا ہو مین آیتین مجھے اور نہیں صحیح ہی امامت برہنہ کی کپڑی ہتی والون کے
 اور اگر امام ہو صاحب عذر دھسلی صاحب عذر وکی یا اُمّی دھسلی انیون کی تو جائز ہے
فصل شرمونین بیچ بیان اوس پالی کی کہ جائز ہی اوس سی طہارت
 جائز ہی طہارت ساتھ پالی مطلق کے مثل پانی بارش اور نہر جارے اور چشمہ اور
 کہین اور دریا کی کہ دور ہوتی ہی اوس سے نجاست حکمی ہو یا حقیقی ہو نجاست حکمی اوسکو
 کہتی ہیں کہ طہر مین کوئی نجاست نہ لگی ہو اور حکم ہو اوسکو دھونی کا جیسا کہ غسل
 حاجت والا اور وضو والا ہے کہ اوسکو حکم نہانی یا وضو کا ہی پس نہیں جائز ہی اوسی دور
 کرنا بی نجاست حکمی کا پانی مقید ہی جب کہ پانی بچھڑا ہو یا ختون اور بہلیون اور تر بو نہر اور
 گاسر اور خزنوہ اور باغداد و شوبہ دریا کی زعفران وغیرہ کا اور سطح عرق کلاب سرکہ اور پانی گوجر
 وغیرہ کو جائز ہی ان یا ہون سی دور کرنا نجاست حقیقی کا بدن اور کپڑی اور نجاست حقیقی اوسکو
 کہتے ہیں کہ جو ناک ہو طہر مین ساتھ حکم شنی کی جیسا کہ مینا وغیرہ اور ناک کے ہی نجاست حقیقی کا ہتی پالی

یا کس چیز اگر در کوی بنجاست کو مانند دودہ اور سرکار اور جو چیزین ذکر کئی گئی ہیں پر
 متعین یا نہیں اور اگر دوسریا بنجاست کو سناہندہ شہد یا نیل کی بار و عن زہد یعنی گہی سی نہیں
 پاک ہوتی اوس بنجاست حقیقی ہونے کی یہ چیزین نہیں پختی ہیں بخواری ہی مسئلہ جائز ہے
 طہارت اوس بانی سی کہ لی ہی اوسین کوئی چیز پاک اور بدل یا نہ ہو کوئی وصف و صفت سے
 یعنی رنگ یا لوی یا ذائقہ بدلائہ ہوا مانند بانی رو کی ہوی کے اور وہ بانی کہ لی ہی اوسین
 یا صاحب یا سخی بشرطیکہ غالب ہو بانی اوس پر اور نہ جائز ہو اوس بانی سی نام بانی کا اور
 بتلا ہی وہ بانی شامل ہونی اور کئی سے پس حکم اسکا مانند بانی مطلق کے ہی اور ذکر کئی بیج کتاب
 اجناس مطلق کے کہ ایک شخص نے وضو کیا سناہندہ بانی نالہ کے اگر نہیں ہی غالب بتلا ہیں
 بانی کا تو نہیں جائز ہے اور اگر غالب ہے بتلا ہیں یا نہ کیا تو جائز ہے اور ذکر کیا بیج کتاب
 لفظ کے جسوقت کہ والا کس بیج بانی کے اور سیاہ ہو گیا بانی اور یا ہی سے بتلا ہیں اوسکا
 تو جائز ہی وضو سناہندہ اوسکی اگر ڈالی یا زہد یا جہی یا باطلا بیج بانی کے اور بدل گئی رنگت یا
 ہوی یا ذائقہ اوسکا تو جائز ہی وضو سناہندہ اوسکی اور ذکر کیا بیج جامع الصغیر کی اگر کا ہے
 جہی یا باطلا اگر بانی حالت اصلی پر اور بعد ٹہنڈ ہونی کے نہ گناہن ہو یعنی بانی ہی
 بتلا ہیں پس جائز ہے وضو اوس اور اگر نہ بانی ہی بتلا ہیں تو نہیں جائز ہے اور ذکر کیا بیج
 محیط کے کہ اگر وضو کیا سناہندہ اوس بانی کے کہ جو شے گئی ہے بیج اوسکی سخی یا کوئی
 دوسری جہت نہ غالب ہو وہ اسی اوپر اوسکے پس جائز ہی اور اگر تر ہوئی گوی روئی کے
 بیج بانی کے اگر بانی ہے بتلا ہیں بانی کا تو جائز ہے اور اگر ہوا مانے کا طرہ تو نہیں
 جائز ہے اور بیج شرح قدور سے کی ہے کہ اگر سے کوئی چیز پاک بیج
 مانے کی اور بدل نہ گیا اوس سے نام بانی کا پس وہ مانے پاک نہ ہے اور
 پاک کرنے والا ہے اگرچہ بدل گیا ہو رنگ یا نہ بدلا ہو پس اس مسئلہ
 متعین اختلاف بیان نہیں کیا ہے اور موافق اسی کے ہی کہ اگر بدل

گیا ہو رنگ یا ذوق یا ذائقہ بسبب تھرنی پانی کی یا بسبب بونگی تو جائز ہی طہارت
 ساتھ اوسکی اگر غالب ہو رنگ بونگیا تو حکم مقید کا ہی اسطرح اگر یقین ہو ساتھ
 پاک ہوئی جائیگی یا غالب ہو دی گھٹان ساتھ پاک ہوئی پانی کے تو جائز ہی ساتھ
 اوسکی طہارت اور اگر یا پانی تھوڑا اور نہ یقین ہو ساتھ نجس ہوئی پانی کے وضو اور
 غسل کرے ساتھ اوسکی اور نہ تیمم کرے اور اسطرح جو قوت کہ گیا بیج حمام کے
 اور بیج حوض حمام کی تھوڑا ہی پانی اور نہ یقین ہو نجس ہونے پانی کا پس غسل کرے
 یا وضو کرے اور نہ راہ دیکھی پانی جاری کے اور اسطرح اگر گری بیج پانی جاری کے
 کوئی چیز نجس مانند مردار یا شراب کی پس نہیں نجس کرنے کے جب تک کہ نہ بدلی رنگ
 ہوئی اور ذائقہ اوسکا اور رویت ہی امام محمد سے جو قوت کہ دالی شراب مشک سے
 بیج دریا کی اور آدمی وضو کرتا ہے بیجی اوسکی پس درست ہی قویک کہ نہ بگڑا ہو وضو
 اوس بائیکا اور اگر بگڑا ہو تو نہیں درست ہی جب تک کہ نہ دور ہو جاوے بگڑا اوسکا
 مسئلہ جو قوت کہ بیٹھین بہت آدمی اور کناری نہر کے اور وضو کرتی ہیں تو درست
 ہی اور ہم ہی صحیح ہی اور ذکر کیا نا طغی نے کہ ایک چوٹی نہر ہی اور بیج اوسکی گتھا ہو یا
 اور روک کہا ہی عرض اوس نہر کا اور جاری ہوتا ہی پانی اور بر اوسکی پس نہیں مضائقہ کہ نہ
 وضو کا اوس پانی سی جو جاکر ہو کر جاتا ہی کتنی کے اور ہی جتنا کہ نہ بدل گیا ہو کوئی وصف
 بائیکا یہ روایت ابو یوسف سی ہی اور ذکر کیا گیا بیج کتاب نوازل کے اگر جاتا ہی پانی مردار
 سی کہ ملا ہو اور بجا جاتا ہی بہت سابعنی غالب پانی بجا جاتا ہی مردار سی تو جائز ہی اگر راہ
 پانی مردار سی ملا ہو سی اور کہ پانی جاتا ہی بجا ہو یعنی غالب ہی ملتا مردار سے مغلوب ہی بجا اوسکا
 تو نہیں جائز ہی اور موافق اسکی ہے پانی بارش کا جو قوت کہ بہتا ہی پانی پر نال کا بہت سی اور
 ہی اور بہت کے نجاست پس پاک ہی پانی اوسکا لیکن جو قوت کہ ہو نجاست قریب بر نال کا ہو کل
 یا اگر پانی یا اگر پانی کہ ملکر جاتا ہی اوس نجاست سے پس پاک ہی اور اگر ملکر جاتا ہی پانی اوس

بخاستہ ہی کہ اگر کسی سی تو جائز ہی بشرطیکہ رنگارنگی ہو سی اور واقعہ نہ مگر اچھا اور اگر کسی
 مینہ اور چھت کی اور بہا یا بی سوراخ چھت سی اگر مینہ پرستارہ اور نہیں تھا پس
 پاک ہو یا بی اور اگر تھا مینہ اور پر بہا یا بی سوراخ سی اگر ہی اور تمام چھت کی یا زیادہ
 اور ہی چھت کی بخاستہ پس یا بی شخص ہے اور اگر ہی یا بی کہ کم تو جائز ہی پس لازم ہی یہ کہ
 وضو کر ہی ٹھہر ٹھہر کر اسو اسطی کہ بہا یا بی مستعمل کو اور کہا بعضوں نے کہ کری ہاتھ دھنا
 ایسا اور طرف کو کہ آ تا ہی یا بی حسب طرف سی مسئلہ حیثیت رد کا گہا ہی یا بی نہ کہ اور
 سی اور ماقمی رہا ہنا اور سکا پس حکم جاری کا ہی جب تک کہ ہی جائز ہے وضو ساتھ اسکی
 اور جاری یا بی اور سکو کہتی ہیں کہ بہا یا بی شکون اور بنون کو اور بعضوں نے کہا کہ اگر چہ
 یا بی اور ماقمی رہے ہنا اور سکا پس اسکو جاری کہتی ہیں مسئلہ بیج مفتقی کے گہا ہی اگر
 ہی تہہ زمین نہر کی بخش اور بہا یا بی یا بی اور اسکی اگر آسا یا بی ہے کہ نہیں دکہا ہی دیتے
 تہہ زمین کے پس نہیں شخص ہے اگر چہ تمام نہر بخش ہو اور اگر یا بی نہر کا ٹھہرا ہو ہی تو بخش
 ہی اگر چہ یا یا بی پاک نہر کا اور سے اور بہا یا یا بی اور سی پس پاک ہو گیا اور وضو کیا
 اور سی تو جائز ہے خبرت نہ دکہا ہی ہی اثر بخاستہ کا فصل اٹھارویں بیج
 بیان یا بی حوضون کی اگر ایک حوض دس گرنی دس گرنی ساہتہ عرض اور طول کے
 اور سکو پڑا حوض کہتی ہیں پس وہ ہینن یا پاک ہو تا ہی گرنی بخاستہ اگر نہ دکہا ہی دیو ہی
 اور سکا اگر بخاستہ ظاہری اور کہا علماء عراق نے کہ بخش ہو تا ہی وہ یا بی جو گردن کا ہی بقدر حوض
 کی یعنی گرد اگر بخاستہ کے یا بی گرنی یا بی گرنی بخش ہو تا ہی وہ یا بی اور کہا علماء بخاری نے کہ اگر سکا مثل یا بی
 جاری ہے سو طے کہ آسانی نہر خلق اللہ کو اور نکلتی ہیں اس مسائل کے اختلاف سے مسائل بہت سی مسئلہ
 حقیقت کہ وہو یا مو نہ بیج حوض ٹری کی اور اگر یا بی مستعمل بیج حوض کے پیر یا یا بی اسی جگہ نہر کو
 یا بی کہا بعضی علما نے موافق قول ابی یوسف کے کہ نہیں جائز ہی سو اسطی کہ نزدیک ابی یوسف کے چگون
 یا بی کا شرط ہی اور کہا علماء بخاری نے کہ جائز ہی نہر کو ہی ہی طے آسانی خلق اللہ کی مسئلہ حقیقت کہ

ہو دین بہت سی لوگ وضو کرتی ہو ہی بیچ حوض بڑی کی تو جائز ہی اور بیچ اجناس مطلقہ کی کہا ہے
 کہ ایک شخص نہا بیچ حوض بڑی کی پس جائز ہی واسطی دوسری کے کہ وضو کرے اس جگہ وضو نہیں
 درست ہی واسطی کسی شخص کے کہ وضو کرے اور نہاوی بیچ حوض بڑی کے قریب نجا سکتے اور
 تحقیق یہ ہے کہ اگر نجاست دکھلائی دینی ہی تو نہیں جائز ہے اور اگر دکھلائی نہیں دینی
 تو جائز ہی اور روایت فقہ ابو جعفر سے ہی کہ اگر وضو کیا بیچ اس جگہ کی کہ ہی وہاں چھوٹا
 سرگٹھ دنگا بہت سا اور نکلتا ہی بانی ایک طرف اس سرگٹھوں سے ساتھ طرف دوسری کی تو
 جائز ہے اور اگر نہیں نکلتا پانی دوسری طرف کو تو نہیں جائز ہے اور صحیح ہوا سرگٹھ دنگا
 نہیں ہو گا ہے پانی کو جانی دوسری طرف سے اور البیطرح ہے اگر وضو کیا بیچ پانی زرعیت کے
 یا بیچ حوض بڑی کے اور جمی ہوئی ہے کائی اور تمام پانی کے پس تحقیق کہا گیا ہی کہ اگر حرکت
 کرتے ہی وہ کائی ساتھ حرکت کرنی پانی کے تو جائز ہے وضو ساتھ اس کے اور بیطرح ہے
 اگر وضو کیا ہے ایک طرف سے اور جمی ہی ہی برف ایسی کہ ٹوٹ جاتی ہی ساتھ حرکت
 کرنے پانی کے تو جائز ہی اور اگر جمنا اسکا بہت سی کہ ساتھ حرکت پانی کے نہیں کرتے
 کہ تا تو نہیں جائز ہے اور اگر ہے جمنا اسکا تھوڑا سا کہ حرکت کرتا ہی تو جائز ہے
 مسئلہ جم گئی برف جبوقت کہ اوپر پانی کے اور سوراخ ہو بیچ برف کی پس گری بیچ
 سوراخ برف کی نجاست بابانی سیا اس سوراخ ہی گتی ہے بہر وضو کیا ساتھ اسور پانی
 کی کہ حوض بیچ سوراخ کی ہی کہا نصیبتی بھی اور البکر اسکاف کی کہ تجسوع بابانی اور کہا
 بعد اللہ بیٹھی مبارک راہو حفص کسیر بخاری کی کہ نہیں تجسوع ہے اگر ہے پانی بیچ برف کی وہ
 اگرچہ ہی پانی ساتھ برف کی مل ہو الیکن فتویٰ اور قول نصیر اور البکر کی ہی اور اگر ہی پانی
 جدا برف سی تو جائز ہے نزدیک کسی پس مثل حوض چہت والی کی ہے اور اگر سوراخ حوض
 میں اور چڑھا اور سوراخ برف کی گتا اور سیا بابانی اس سوراخ ہی پس تجسوع ہو گا بابانی سوراخ کا ٹوٹ
 مسئلہ کی اند نہ پاک گمانی جب کہ نہ نکالا جاو سوراخ ہی اور اگر وضو کیا سوراخ سے اور نہ نکالا

بانی مستعمل وضو کا بیج سو راج بانی کے توجا پر ہی اگرچہ جہو یا ہو سو راج یا ہو یا ہو اور اگر
 گری بیج سو راج کی گری یا اور کوئی جانور اور گر گیا ہو اگرچہ بانی بیجی برفکی وہ درود تو نہیں
 باباک ہوگا اور اگرچہ کم وہ درود سی تو ناپاک ہو جائیگا بانی حوض کا مسئلہ ایک حوض
 کی بیجی سے یعنی تہہ زمین او سکی سات گرنی سات گرنے اور نہ حوض کا اور سی دس گرنی
 دس گرنے اور نہ ہوا ہو گیا بانی اور وہ گیا سات گرنی سات گرنہ گری بیج او سکی کوئی سخت
 تو ناپاک ہوگا اور اگر ہر ہر پائے بیج او سکی یعنی بہرہ درود ہو گیا اس صورت میں وہ بانی خیر
 اور کہا بعضوں نے کہ نہیں رہا بخش حسیبی کہ بیج ایک حوض عالی طہ سے کی کہ پڑی ہی بخاست
 او بہرہ ایما او پھین پائے اور بہرہ گیا اور نہ نکلی بخاست او سکی کہا بعضی علماؤں نے کی کہ بخش رہا
 بانی اور کہا بعضوں نے کہ نہیں بخش ہے اور موافق اسی کے حکم دیا اکثر علماء بخارا نے ذکر کیا ہی
 بیج ذخیرہ کے مسئلہ اگر داخل ہوتا ہے بانی ایک طرف سی اور نکلتا سی دوسرے
 طرف نہ کہ کہا ابو بکر اعظم نے کہ نہیں پاک ہوگا خشک کہ نہ نکلی وہ خیر کہ جو ہی بیج او سکی تین
 دفعہ اور کہا علماء ابراہیمون نے کہ نہیں پاک ہے جب تک کہ نکلی وہ بانی کہ جو ہے بیج حوض کے
 ایک مرتبہ اور کہا ابو جعفر سندوانی نے کہ پاک ہے اگرچہ نہ نکلی مثل او س جیسے کہ بیج
 حوض کے ہی اور یہ ہی اختیار کیا حد الشہید نے مسئلہ مثلاً ایک حوض ہوٹا جارگر
 جارگر ہوا در داخل ہوتا ہو بانی بیج او سکی ایک طرف سی اور نکلتا ہو دوسری طرف سے اور وضو کیا
 ایک شخص نے اگر بانی مستعمل وضو کا اگر بیج او سکی جائز ہے وضو اگرچہ ہی وہ حوض جار
 کر سے جار کر یا کم اسو شرط کہ نہیں پھر بانی مستعمل وضو کا بیج او سکی بلکہ بہرہ گیا اگر او سکی
 اور نکلی نیگا پس ہوا وہ بانی مثل بانی جار کی اگرچہ حوض بڑا اور کم وہ درد سی نہیں
 جائز ہے ہوا ہی کہ بانی مستعمل وضو کا بیج او سکی پھر نیگا پس نہوگا پائے مثل بانی جار
 لی اور نہیں درست ہوگا و نہوگا تہہ او سکی مگر اس جگہ سے کہ داخل ہوتا ہے اور خارج ہوتا
 ہے مسئلہ ایک شہہ بانی کا بیج گرنی یا بیج گرنو اور نکلتا ہی بانی او س ختمہ سی اتنی زبانی

کہ حرکت دیتا ہی بانی جمع ہوئی وگو تو جائز ہی وضو ساتھ اوسکی اور کہا قاضی امام محمد الدین نے
 کہ اندازہ کرتی بائیں گز سی بائیں گز کے کچھ حاجت نہیں ہے بلکہ نکالی بانی مستعمل کو بسبب نور
 اپنی کے فی الفور توجائز ہی اور اگر نہ نکالی ساتھ نہ رکے تو نہیں جائز ہے مسئلہ وضو کرنا
 ساتھ برف کی حیثیت برف ہو گئی ہوئی سطح پر کہ قطرہ وضو کرنی سے اعضا وضو سے
 ٹپکین توجائز ہے اور اگر قطرہ اعضا وضو سے نہ ٹپکین تو نہیں جائز ہے مسئلہ اگر ایک
 حوض کم ہی دہ دہ سی عرض اور طول میں اور پاک ہی اوس میں پانی اور کہ وہی گئی اوس
 ایک ہر چوٹی وسطی جاری کرنی بانی کے پس جائز ہے اوس سے وضو کرنا مسئلہ اور اگر
 جمع ہو پانی ایک جگہ بارش کا اور کہ وہی اوس سے ایک نہر اور جاری ہو اوس توجائز ہی وضو
 کرنا اوس سے نزدیک کسی اگر جہ برابر وضو کریں اور اوس حوض کے بشرطیکہ اوس سے
 کچھ دور ہی ہو ذکر کیا اوسکو بیچ محیط کے اور ذکر کیا ہے بیچ نو اور مسلی کے البانی
 فی امام یوسف سی کہ بانی حمام کا مثل بانی جاری کے ہی یعنی اگر کے ہی بیچ اوس
 غسل کر نیوالی کے نجاست تو نہیں نجس ہونی کا اور اختلاف کیا بیچ اسکی پہلی علی علیہ
 اور کہا بعضوں نے مراد اس سے وہ وقت ہی کہ جاری ہونا ہی بانی ٹوٹن سی طرف
 حوض کے اور اوس سے چلو لیتی ہیں بی دربی اور کہا بعضوں نے کہ بانی حمام کا مثل بانسے
 جاری کی ہے مطلقاً وسطی ضرورت کی حسب کہ بانی حوض بڑے کا مثل جاری کی ہے
 وسطی ضرورت کی مسئلہ حیثیت کہ ہاتھ دلا جھینے سے بیچ بانی کی واسطی
 نکالنی بیالی کے اور نہیں ہی اور ہاتھ اسکی کی نجاست حقیقی پس ناپاک ہو گئی بانی
 نزدیک ابو حنیفہ کی اور نزدیک امام محمد اور ابو یوسف کی پاک رہا مسئلہ اگر
 اگر تھوٹا ہاتھ بیچ بانی کے کافر یا کر کے فی نہیں نجس ہونی کا جو نہ لگی ہو ہاتھ اور کہو
 نجاست حقیقی اور اگر ڈالا ہاتھ کر کون فی بیچ برتن کی بہتر ہے کہ نہ وضو کریں اور اگر
 وضو نہ درست ہی مسئلہ حوض حمام کا جب ناپاک ہو پاک ہوگا جب کہ نکالنا

یا سچا پاملی اوسکا اور اگر ڈالا وضو کرنی والی نے سر یا پا سچ برتن بانی کے ساتھ ہست
 مسح کی یا مسح موزہ اپنی کے جائز ہے سبکی نزدیک اور نہ ہوگا یا فی مستقل نزدیک
 ابو حنیفہ اور ابی یوسف کے فضل او نینسین سچ بیان مسح کرنے
 موزون کے مسح کرنا اور موزون کی درست ہی بموجب حدیث کی اوس حد
 کی کہ بعد اوسکی واجب ہوتا ہی وضو کرنا جسوقت کہ ہنا ہو دو نو موزونکو اور طہارت
 پوری کی پس اسطے مینقم کے مسح ایک رات اور دن کا ہی اور وسطی مسافر کے
 مسح تین رات دن مین اور ابتدای اوس مسح کی وقت ٹوٹنی وضو کی ہے اور نہیں
 اعتبار کیا جائیگا وقت وضو اور وقت موزون پہنی کا مسئلہ اگر دہوئی دو نو
 یا لون اور ہنا موزونکو اور پھر پورا کیا بانی وضو کو پہنہا حدت ہی تو جائز ہے مسح
 دو نو موزون پر نزدیک علامہ ہاری کی خلافت ہے نزدیک تانی کے ہوا سلی کہ
 نزدیک علامہ ہاری کی کفایت کرتا ہی کہ ہنا ہوا دن موزونکو اور طہارت کامل کے
 پہلی حدت ہی مسئلہ اور طہارت ناقص عذر والی کے مانند مستحاضہ کی ہے اور مستحاضہ
 اوسکو کہتی مین جب حیض کے سوا خون آوی اور مثل اسکی ہے جبکہ میناب اور بانی
 ایکسید جاری ہو مسئلہ حیضت کہ وضو کیا اور ہنا ہوا ہی پہلی جاری ہونے
 میناب یا نکسید یا مثل اسکے حکم اوسکا مثل تندرستون کی ہے اور اگر ہنا موزونکو
 نہ نہ طہارت عذر کے یعنی بعد جا رہو میناب یا کسی اور عذر کے پس مسح اگر ہی سچ ہر وقت
 ناز کے نزدیک علامہ ہاری کی اور نزدیک امام زفر کے تمام کری مدت مسح موزون کی اور
 مین جائز ہی مسح وسطی اوس شخص کے کہ واجب ہے اور اوسکی غسل اس حکم مین مرد اور عورت
 برابر مین اور مسح کری اوپر کے رخ موزون کو اور ٹکلیون تانہ ہی اور شروع کری مسح کو ٹکلیون
 یا دنی و ٹکلیون اور فرس سچ مسح موزون کی بعد تین ٹکلیون تانہ کے اور اگر شروع کری مسح کو ٹکلیون تانہ
 اور ٹکلیون تانہ کے اگر مسح کیا موزون کی عرض تو ہی درست لیکن بدھت مین مثلاً سونکے مین علی حدت و اسکا

او ٹکلیوں کو موزوں کی اور عدا رکھی تیلی کو اور کھینچی اون او ٹکلیوں کو پیند لیوں مل
 یار رکھی او ٹکلیوں کو ساتھ تیلی کے اور کھینچی سبکو پیند لیوں ملے اور اگر مسج کیا ساتھ
 او ٹکلیوں کی اور خالی رکھا پڑ او ٹکلیوں کو اور تیلی کو پس نہیں جانی رہی مگر حقیقت کہ
 ٹیکتا ہو بانی اور مستحب ہے کہ مسج کوی اندر کی رخ ہاتھ کے سی اور اگر کیا اور کی رخ سی
 تو بھی درست ہی اور اگر مسج کیا پینچی کے رخ موزوں کی یا پینچی ٹخنوں کی یا طرف دونو
 پہلو پاؤں کے پس نہیں جانی رہے اور ذکر کیا ہی سچ کتاب محیط کے کہ اگر وضو کیا اور
 مسج کیا ساتھ تری کے کہ باقی رہی ہے اور ہاتھوں کے بعد دھوئی کے تو بھی جانی رہے
 اور اگر مسج کیا سر اپنی کو اور پھر مسج کیا موزوں کو ساتھ تری باقی کے تو نہیں درست ہے
 اور اگر نہ مسج کیا موزوں کو اور چلا سچ کہا نش کے یا سچ بارش کے اور تر ہو گئی موزی
 اگر چه نیست ن کری تو بھی درست ہی اور کہا بعضوں نے کہ نہیں درست ہی ہو سکتا
 کہ خلیفہ ہے مثل تعیم کے مسئلہ جس شخص نے شروع کیا مسج کو اوس
 وقت میں کہ مقیم تھا پھر مسافر ہوا پہلی تمام ہونی ایک رات دن کی صحیح ہی تمام کرنا
 تین رات دن کا اور جس شخص نے شروع کیا مسج کو اور وہ مسافر تھا اور پھر مقیم ہوا اگر
 پورا ہوا اوسکا ایک رات دن باز یادہ تو اتاری اون دونو موزوں کو اور دھوئی دو تو
 پاؤں کو اگر ہر دو سے مسج کم ایک رات دن سی تو پورا کرے ایک رات دن تک مسئلہ
 جس شخص نے کہ پہنا جرموق کو اور موزوں کے پہلی مسج کرنے موزوں کے پہلی حفاظت موزوں
 کے اور جرموق ایک نام موزوں کا ہی اور وہ باریک ہونا ہی پس مسج کرے اور جرموق کی اور
 اگر حدت ہو بعد نہیں موزوں کی پہلی پہنی جرموق کے اور مسج کیا اور موزوں کی باز مسج کیا اور
 پھر پہنا جرموق کو پس مسج کری اور جرموق کے اور اگر اونا را ایک جرموق کو بعد مسج کی جا پینی کہ
 اونا را دوسرے جرموق کو پہلی مسج کری اور موزوں کی مسئلہ نہیں جانی رہی مسج کرنا اور
 جرموق پہنی موزوں کی اگر حدت ثابت ہوں موزوں سے مسج نہیں جانی مسج کرنا اور موزوں کے پہلی ہوئے

بقدر تین اونگلیوں جہولی باؤ کی عرض اور طول میں اور اگر کم ہٹا ہی موزہ تین اونگلیوں سے
توجا نہ ہے مسح اوپر اوسکی اور اگر ہٹا ہی ایک موزہ بقدر دو اونگلیوں کی اور ہٹا ہی موزہ
دوسرے بقدر ایک اونگلی کے یا دو اونگلی کے توجا نہ ہے مسح کرنا اور اگر ہٹا ہو ہی ایک موزہ کے
جگہ سے کہ اگر جمع کریں ہٹی ہوئی اوسکے کو نو سو سے بقدر تین اونگلیوں کی تو نہیں
ہی مسح اوپر اوسکی اور اگر دکھلائی دی ہو انگوٹھا بقدر تین اونگلیوں کے سوائی اوسکی اور
کچھ نہ ہٹا ہو توجا نہ ہے اس واسطی کہ حیثیت کہ موزہ ہٹا ہو اقرب اونگلیوں کی تو اعتبار
ای دکھلائی دینی اونگلیوں کا اور اگر ہے اور جگہ تو اعتبار ہے اندازہ اونگلیوں کا اور اگر
ہٹا ہی موزہ زیادہ تین اونگلیوں سے اور دکھلائی دیتا ہی کم تین اونگلیوں سے توجا نہ
مسح کرنا اور اگر ہٹی ہے سون موزہ کی اور نہیں دکھلائی دینی کوئی چیز باؤں سے تو بھی جائز ہے
اور اگر ہٹا ہی موزہ سطح پر کہ وقت کھڑے رہنے کے دکھلائی دیتا ہی بقدر تین اونگلیوں کا
اور نہیں دکھلائی دیتا وقت چلنے کے توجا نہ ہے مسح اوپر اور اگر دکھلائی دیتا ہی وقت
چلنے کے اور نہیں دکھلائی دیتا بقدر تین اونگلیوں کے وقت کھڑی رہنے کے تو نہیں جائز ہے
مسح اس طرح ذکر کیا بیچ کتاب محیط کے اور اگر ہٹا ہے موزہ اوپر ٹخنوں کے تو
کچھ مضائقہ نہیں مسئلہ اور اگر ایک شخص مسح والا پہنی ہوا ہے موزہ
گھٹنی تک کے اور جب نکالا اوسنے باؤں موزہ سے اگر نکلا ہے باؤں اوسکا
موزہ سے مقام بیٹھنے تک پس جائزہ مسح اوسکا اور اگر باہر آیا باؤں اوسکا
تھوڑا سا مقام اپنی سے تو روایت کیا گیا ہے ابو حنیفہ سے کہ اگر نکلی ہے اٹری اوسکے
زیادہ آدھی سے توجا نہ مسح اوسکا اور بیچ بعضی روایت کے کہ اگر نکلی ہے اٹری اوسکے
استدر کہ حج کرتی ہے بیچ چلنے کے توجا نہ مسح اور بعضی روایات میں ہے
امام محمد وغیرہ سے کہ معتبر یہ ہے کہ اگر باقی رہے باؤں بیچ جگہ فرار کرنے
قدم کے بقدر تین انگشت کے سوائی اونگلیوں کی تو پھر نہیں خالی کا مسح اوسکا

اور ساتھ ہی اسکی فتویٰ دیباہی بعضی علمائی اور سچ کتب صلوة الی عبداللہ زعفرانی کی ہے کہ ایک
 شخص نے مسج کیا اور بر موزوں کی بہر داخل ہوا اپنے سچ موزہ کے اگر تر مواس را باون
 پس ٹوٹ گیا مسج اوسکا مسئلہ اگر نکالی اٹری ایک شخص مقام اٹری موزہ
 اپنی سی اور ابھی جگہ قدم کی سچ موزہ کی باقی ہے مسج کری جب تک کہ نہیں نکالی اگلی طرف
 قدم کی موزہ سی اور ذکر کیا سچ فتادی کے کہ اگر کسی صدر قدم کا بیج جگہ اپنی کی اور اٹری باہر
 اور اندر جاوی یعنی اندر اور باہر آتی جاتی ہے تو نہیں جاتا مسج اوسکا اور اگر یہ موزہ ڈسلا
 اوسکا جسوقت کہ اٹھانا ہی قدم کو تو باہر آتی ہی اٹری اوسکی اور جسوقت کہ کہتا ہی قدم کو
 تو اندر جاتی ہے اٹری سچ جگہ اپنی کے تو نہیں جاتا مسج اوسکا مسئلہ اور روایت
 امام محمد سی ہے کہ کیا ہوا ہی اندر موزہ کی کٹرایا اور کچھ اور ہٹا ہی چڑ موزہ کا اور
 بمقدار تین اوکلیوں کے اور استر اوسکا کہ جو کپڑے یا کسے اور خبر سے ہی وہ نہیں ہٹا
 تو باقی ہے مسج اوسکا مسئلہ اور نہیں جائز ہے مسج اوپر عمامہ اور ٹوٹی کی بدلی
 سر کی اور اوپر برقع کی بدلی مرنہ کی اور اوپر دستانوں کے بدلی ہاتھوں کی ٹکر جائز ہے
 مسج اوپر بیٹی کے کہ باندھا ہی اوسکو بی وضو نے سبب ہونی زخم کے بہر اگر گری ہی زخم سے
 بغیر اچھی ہونی کی تو بھی باقی رہا مسج اوسکا اور اگر بی سبب اچھی ہونی زخم کی تو عاتار
 مسج اوسکا اور مسج کرنا اور بیٹی کے کسی طرح سی ہی ایک یہ کہ اگر نہیں نقصان کرنا دھونا ہی
 بیٹی کے تو دھوے اوسکو نزدیکی اور اگر نقصان کرنا ہی سرد بانی اور نہیں نقصان کرنا ہی گرم
 پانی تو دھوے تہہ گرم بانی کے اور اگر نقصان کرنا ہی گرم بانی سی ہی دھونا زخم کو اور نہیں
 نقصان کرنا مسج اوپر زخم کے تو مسج کرے اوپر زخم کے اور مسج کری اور بیٹی کے بہر تو دھونا ہی
 کا ہی اور مسج طہیون برقب جائز ہے کہ زخم پر ہونے کی بغیر کر ہی پانی زخم نہ تو اور اگر زخم نقصان
 لگوری تو نہیں جائز ہی اور کبار بالذبح نے ضرور ہے کہ یاد رکھے اس مسئلہ کو
 اس واسطے کہ غافلین اس مسئلہ سے اکثر لوگ اور اگر زخم

تر کیا مسیح کو اوپر بیٹھے اور نہیں نقصان کرا تھا مسیح اوپر بیٹھی تو جائز ہی نزدیک
 ابو حنیفہ کی اور نہیں جائز ہی نزدیک امام محمد اور امام یوسف کی اور شرط نہیں مسیح کرنا
 اوپر ساری بیٹھے کے نزدیک بعضوں کی اور کہا بعضوں کی کہ جس وقت مسیح کیا اوپر بیٹھی کی زیادہ
 آدھی سی تو جائز ہی اور اگر آدھی پر یا کم آدھی سی مسیح کیا تو نہیں جائز ہی اور کفایت کرتا ہی
 مسیح ایک مرتبہ اور پہلے ہی صحیح ہی اور اگر باندھی ہوئی بیٹھے اور عضوہ زخم کی اور نہیں ہی
 پہنچی تمام ہی کے زخم تو جائز ہی مسیح واسطی تابع واری زخم کے جگہ کے اور اگر بے کٹی ہی ایک
 باؤن ٹخنہ سنی یا کم ٹخنہ سی پس فرض ہی دھونا جگہ کٹی ہوئی کا پھر اگر دھو یا جگہ کٹی ہوئی تو
 اوپر پہنچی موزی پس جانا جائی ہی کہ اگر ہی کٹا ہوا استقدر کہ باقی ہے مگر استقدر کا مقدار
 تین انگلیوں کی ظاہر قدم سے یعنی او کا قدم کٹی ہی اور آدھا قدم باقی ہی تو اس صورت میں
 درست ہی مسیح اوپر موزی کے اور اگر باقی ہے قدم تین انگلیوں سے تو نہیں جائز ہی مسیح
 اوپر اس کی بلکہ فرض ہے دھونا دونوں پاؤں کا اس واسطے کہ فرض ہے دھونا کٹی ہوئی کا اور اگر
 نہیں کٹی ہوئیں اور ٹخنیاں باؤن کی طور مسیح کیا موزہ براؤں جگہ کہ ہی باقی باؤن بعد
 تین انگشت یا زیادہ تو جائز ہے پھر اگر مسیح کیا اس جگہ پر کہ نہیں ہی باؤن اور جگہ بیچ
 موزہ کی تو نہیں درست ہوتا مسیح اس کا اور ہی طرح اگر ہے موزہ بیچ باؤن ایک شخص
 کی ڈھیلا اور مسیح کیا اوصنی اوپر اس جگہ کے کہ ہے باؤن بیچ اور اس جگہ کے تو
 جائز ہے اور اگر نہیں ہے باؤن بیچ اور اس جگہ کے تو نہیں درست ہی مسئلہ
 ایک شخص نے وضو کیا اور مسیح کیا اوپر بیٹھے اور پہنی موزے اور پھر حدیث
 کیا پہلی اچھی ہوئے زخم سے پھر وضو کیا اور مسیح کیا اوپر بیٹھی اور موزوں کے
 دھونا حدیث کیا بعد اچھی ہوئی زخم کے پس جائی ہی کہ وضو کرنے اور نہ مسیح کری اور
 موزوں کے اس واسطے کہ پہن موزی کو اور طہارت ناقص ذکر کیا ہی اس مسئلہ کو ج شرح سنجا
 کی اور اگر نہیں بیٹھی ہوئی باؤن اور لگائی کوئی دوائی یا مرہم تو گذاری یا نکو اور دوائی کی اور مرہم کے

اور نہین کھایا نہ کرنا ہی مسح اور اگر پہلی ہو سی ہین دو نوہات یا ایکات اور عاجز ہی ہو
 کرنی سی ایس بد چاہی غیر سی کہ وضو کروادے اور اگر نہ بد چاہی اور تیمم کیا تو جائز ہے
 نماز نزدیک ابو حنیفہ کے اور خلاف ہی نزدیک امام محمد اور امام یوسف کے اور اگر نہ منہ آوی
 وضو کروانی والا تو جائز ہے تیمم سبکی نزدیک اور اگر مسح کیا اور بر حراہون کی تو نہین
 جائز ہی مسح نزدیک ابو حنیفہ کے جب تک کہ نہ ہو وین مغلدین یا مغلین اور مغلدہ کو
 کہتی ہین کہ لگایا گیا ہو دی حراہ سب طرف حراہ کی اور مشعل او سکو کہتے ہین کہ ہوے
 حراہ لگا ہوا نیچے کے رخ حراہ کی اور کہا امام محمد اور امام یوسف لی کہ جائز ہے مسح
 جنسوت کہ ہون حراہین سچین کہ نہ اثر کرنا ہو پانی بیج او سکے اور اوپر ایسی کی
 فتویٰ ہے اور بیج کتاب ذخیرہ کی کہا گیا ہے کہ رجوع کی ابو حنیفہ نے طرف قول امام
 محمد اور امام یوسف کی بیج اخیر عمر اپنی کے اور سچین او سکو کہتی ہین کہ سخت ہون
 حراہین ایسی کہ کڑے ہین بغیر باند ہی پٹہ لیون پر اور نہ اثر کرنا ہو پانی بیج او سکی
 اور جائز ہے مسح اوپر اون حراہون کے کہ نہائی گئی ہون ساتھ مدون تر کے فصل
 بیسویں بیج بیان ٹوٹنی وضو کے ٹوٹنے ہی وہ خیر وضو کو جو نکلے
 اگو اوپر چھی سے اور اگر نکلے ذکر مرد یا فرج عورت سے ہو اصح یہ ہے کہ نہین
 ٹوٹا وضو اسکا اسطرح ذکر کیا ہی بیج محیط کے اور اگر نکلے ریح مفضات سی تو
 واجب ہی اوپر وضو اور مفضات اوس عورت کو کہتی ہین کہ راہ قبل اور دبر او سکے
 ایک ہو گئی ہو اور ذکر کیا بیج جامع قاضی خان کی کہ مستحب ہی وضو کرنا او سکو مسئلہ اور اگر نکلے
 گرا یا لکیری راہ قبل یا دبر سی تو واجب ہے اوپر وضو کرنا اور اگر نکلے کیرا موہنے یا کان مانا کیا کسی
 رخم سی تو نہین ٹوٹا وضو اسکا اور مستحب ہے کہ وضو کری اور اگر ڈالی گئی لکری بیج دبر کی وسطی
 کی اور جب نکالا او سکو اگر نہین تر ہوئی وہ لکری تو باقی ہے وضو اسکا اور مستحب ہے کہ وضو کری اور
 اگر ڈالا گئی نل بیج سورخ ذکر کے اور پھر نکالا نل اور سے تو نہین ٹوٹا وضو اسکا نزدیک

نزدیک ابو حنیفہ کی اور ٹوٹ گیا وضو اوسکا نزدیک امام محمد اور امام یوسف کے اور اگر
 ڈالائیل بیچ کان کی اور شکلا وہ تیل سچی ایک دن کی ناک سے تو باقی ہے وضو اوسکا اور اگر
 شکلا وہ تیل موندہ کے طرف سے تو ٹوٹ گیا وضو اوسکا اور اگر ڈالایا بانی بیچ کان کے وقت ہنسی
 بہر شکلا وہ بانی ناک کی طرف سے پس باقی رہا وضو اوسکا مسئلہ اور کبھی روئی بیچ سوراخ ذکر کے
 بخوف نکلنے قطرہ پیشاب کے بہرہ نہ نکلا قطرہ بسبب کینے قطنہ یعنی روئی کی پس باقی رہا وضو اوسکا
 جب تک کہ ظاہر ہو قطرہ اوپر قطنہ کی اور اگر غائب ہو قطنہ بیچ ذکر کے اور بعد اوسکی باہر آیا
 تر ہو کر تو ٹوٹ گیا وضو اوسکا اور اگر تر ہو کر نہ آیا تو باقی ہے وضو اوسکا اور اگر روئی قطنہ کی
 اندر کہ جط منی تراو خشک ہی باہر کہ طرف سے تو نہیں ٹوٹتا وضو کو اور یہ ہی حکم ہے واسطی
 آئسٹ کی اور کرسف اوسکو کہتی ہیں کہ عورتین حیض الی تہوڑا سا کیرا یا گوڑا کو لبعیٹ کر بیچ
 فرج داخل کے رکھ کر اوپر اوسکی گدی رکھتین بین واسطی احتیاط کی اور فرج داخل سوراخ
 فرج کو کہتی ہیں اور فرج خارج نکات فرج کو کہتی ہیں پس اگر گدی کرسف فرج داخل سے باہر
 گدی فرج خارج سے اگر تری گدی تو ناقص ہو وضو اوسکا اور اگر خشک ہے تو باقی ہی وضو پس
 مختصر یوں ہی کہ اگر کرسف ہی تری باہر آوی فرج خارج تک تو ناقص ہوگا وضو اور اگر باہر نہیں
 آیا تو وضو کو نقصان نہیں ہی اور گدی کہ اوپر فرج خارج کی رکھی جاتی ہی اوسپر اگر تہوڑی سے
 یہی تری آویگی تو توڑیگی وضو کو اسواسطی کہ مقام فرج خارج کا جسم باہر کا ہی اور مقام فرج داخل
 جسم اندر کا ہی جبکہ تری باہر جسم کی آویگی تو توڑیگی وضو کو مسئلہ اور جو خبر کنگلی جس اور جبکہ سے
 سوای قبل اور زبر کی توڑتی ہے وضو کو نزدیک علما ہمارے کی ساتھ اس تفصیل کے جیسا کہ تی اور
 خون اور مثل اسکی پس اگر ہونقی موندہ بہر کی خواہ کہا نا ہو خواہ بانی ہو خواہ پت ہوں تو
 ناقص ہو جائیگا وضو اور اگر پت بلغم خواہ دماغ سے خواہ شکم سے باہر آوی تو وضو کو
 نقصان نہیں کرتا نزدیک ابو حنیفہ اور امام محمد کے اور امام یوسف کے نزدیک یوں
 ہی کہ باہر آنا بلغم کا دماغ سے نہیں ناقص کرتا وضو کو اور آنا بلغم کا شکم سے موندہ بہر کی ناقص

اگر اسی وضو کو اور اگر بیچ فی ایما ترا خون مری خون بتلا ہنی والا موہنہ ہی بہر کی تو اور
وضو کو نزدیک سبکی خواہ اور ترا ہو داغ سی خواہ آیا ہو شکم سے اور اگر ہی وضو جان
ٹوڑی ٹوڑی تو نہیں ناقص ہوتا وضو نزدیک سبکی اگر یہ آیا ہو وہ خون شکم سے اگر جب
اوی خون موہنہ بہر کے تو ناقص کر لگا وضو کو اور اگر ہے بتلا ہنی والا پس نزدیک وضو
کی تو لگا وضو اگر ہو موہنہ بہر کے اور نزدیک امام محمد کے جب تک نہ ہو موہنہ بہر
ہنیں توڑنا وضو کو مسئلہ اگر فی کیا کہا ناہوڑا نہوڑا بیچ ایک جگہ کے تو جمع کیا سبکی
وہ فی بعد موہنہ بہر کی کی تو نزدیک ابی یوسف کی حکم کرینگے ساتھ ٹوٹنی وضو کے
اور کہا امام محمد نے کہ اگر جی مسئلہ یا اور نہ بھی منی تو جمع کی جائیگی فی موہنہ بہر کے اگر جگہ کی حکم
کری ہووی اور حکم کیا جائیگا ساتھ ٹوٹنی وضو کے خلاصہ یہ ہے کہ نزدیک امام یوسف کے
اتحاد مجلس شرطی اور نزدیک امام محمد کی اتحاد سبب شرطی اتحاد مجلس و سکونتی میں
کہ بیچ ایک جگہ کی فی کی ہووی اگر جہ تسلیم کنی ہوں اور اتحاد سبب ہو کہ ہوتی نہ کشتی
نہ بھی اگر جہ فی کنی جگہ کی ہو مسئلہ اگر نکلا خون یا سپ یا زرد آب بدن ہی اور ہا مقام
زخم سی تو ناقص کرنا ہی وضو کو اور اگر ہے خون وغیرہ اور مقام زخمی اور نہ ہا مقام زخم
سی تو نہیں توڑنا وضو کو حدیسی کہ ٹوٹا اکاٹا اور ہا اوس سے بانی یا سپ یا خون اگر ہا مقام
زخم سی ناقص ہوا وضو اور اگر نہیں ہا تو جہ نقصان ہنیں اور حدیسی کی یہ ہی کہ دیکھی جگہ
ہنی ہی اور نہ دیکھا مقام زخم اپنی سے تو اسکا حکم ہنی کا نہیں ہے اور کہا بعضی علمائی کہ
اگر دیکھا خون جگہ اپنی سے اور پہنچا اوس جگہ پر کہ واجب ہے دھونا اوسکا بیچ وضو غسل
کی تو ناقص ہوا وضو اور اگر خون داغ سی ہا طوف کان یا ناک کے اگر پہنچا اوس جگہ کہ
واجب ہے دھونا اوسکا بیچ وضو یا غسل کے تو ناقص ہوا وضو اوسکا اور اگر نہ پہنچا دھونی سے
جگہ تو نہیں ناقص ہوا وضو اوسکا اور اگر پہنچا خون سہ زخم سے ساتھ وہی کے بہر
اٹکلا بھر لو سخا مادہ الی خاک اگر ہے خون اسکا اگر نہ تو پختہ ہو چکا ہے نہ ناقص وضو

ان کے بیچ بیچ بیچ
میں سے کہ اگر ہا
عام نہ ہونی اور نہ ہو

وضو اوسکا اور اگر اس قدر ہو کہ اگر نہ پونچھیں تو یہی نہ ہی کا تو جائز رہا وضو اوسکا مسئلہ
اور اگر تہوکا ایتھوک میں خون ملا ہوا ہے اگر غالب ہے تہوک اور بخون کی تو باقی بھی وضو
اور اگر غالب ہون اور تہوک کے تو واجب ہے اور برادسکی وضو کرنا اور اگر خون اور تہوک
دونوں برابر ہیں تو یہی جائز ہے کہ وضو کرے واسطی احتیاط کے مسئلہ اگر چہ گیا ہون
اور دیکھا اور برادسکی اثر خون کا تو نہیں ہے اور برادسکی وضو کرنا اور کب بعضی علماء نے کہ
رکبی اوٹھلی یا استین اور بخون کی جگہ کے اگر اثر ہو خون کا اوپر استین یا اوٹھلی کے تو جائز
وضو اوسکا مسئلہ اور روایت ہی امام محمد سے کہ اگر ہے آدمی بڑا اور دوسری میں انہیں
اوسکی اور نکلتا ہی انکھن اوسکی سے جیسے شکل عیب کے پس چاہی اوسکو کہ وضو کرے
واسطی ہر نماز کے مسئلہ اور اگر ایک شخص کو بیمار سے سلسل بول کی اور عورت کو عارضہ
ستحاضہ کا ہی تو واجب ہے اور برادون دو عارضہ والوں کی کہ وضو کیا کرین ہر وقت واسطی
نماز کی اور پڑھین اوس وصی سے فرض اور نفل حسب مکہ کہ باقی رہی وقت اور جب وقت نہ
ہو گیا تو وضو ہے ساقط ہوا اور گو وضو کیا ایک عورت مستحاضہ نے وقت طلوع ہوئی آفتاب کے
تو باقی رہا وضو اوسکا جب تک کہ تمام ہو وہی وقت ظہر کا خلاف ہے نزدیک الی یوسف اور
زفر کے لیکن ضرور ہے کہ باندہی رکھی کپڑی کو واسطی مکنی کرنے بجاست کی اور اگر پہنچی بجاست
اور کپڑے کی زیادہ درہم سے پس لازم آیا اوسکو دھونا جب جانی کہ نہ لگی بجاست دوبارہ
اور اگر جانتا ہے کہ وہ کپڑا پھر بخش ہوگا تو نہ دھو دے اور یہ ہے قول النسب ہے
اور صاحب عذر نے جنوقت کہ روکا خون کو ساتھ علاج کی تو وہ صاحب عذر نہ رہا
جیسے کہ فضاء الامم مسئلہ اور اگر حیض والی عورت نے گدی رکھ کر خون کو روکا تو وہ
صاحب عذر ہے لازم ہی اوسکو کہ نہ رکھی روزہ اور نہ پڑھے نماز مسئلہ اگر
ایک شخص کے اوپر بدن کے دانہ جیچا کے مین اور بعضے دانوں سے
بانی جارے تھا جب کہ وضو کیا اوسنی نہ بعضے دن دانوں سے جاری ہوا تھا

پہلی اونہوں سے بہن جاری تھا تو اس صورت میں ٹوٹ گیا وضو اسکا مسئلہ اگر جاری
 ہو خون نکسیر کا ایک نہنہ سی اور نہ بہن ہونا اب اوسنی بصورت نماز کی وضو کیا بہر
 جاری ہوا دوسری نہنہ سی خون تو ٹوٹ گیا وضو اسکا مسئلہ ایک شخص کے تین ایک
 اندر ہی مثلاً جاری ہی خون ایک مقام سی بہر تم گیا اور اوسنی وضو کیا وہ طہی اور حد
 کی کہ جسمین کوئی عذر نہ تھا اور بھر جاری ہوا خون اوس عذر پہلے سے پس لازم آیا اوسہ ضرور نا
 اور حیثیت کہ تم جاری خون بیچ ایک وقت ساری نماز کے بہر آیا وہ ہی خون اوسکو تو بہن
 صاحب عذر اور حیثیت نکلا خون ناک سے ایک لختہ جمی ہوئی خوشکا پس بہن ساقط ہوگا
 وضو اسکا اور اگر آنا قطرہ پتی خون کا تو ٹوٹ جائیگا مسئلہ اگر ایک چھری نے جو
 کسی عضو کو اور بھر گئے خون سے وہ چھری اگر ہی وہ پڑی چھری تو ٹوٹ گیا وضو اگر ہی
 چھری چھڑے تو نہین ساقط ہوا مسئلہ ایک جو نمک لگائی گئے ابر عضو کے اور اتنی
 بہری خون سے کہ گمان کامل ہو کہ جب ہٹائی جائیگی وہ جو نمک تو جاری ہوگا خون عضو سے
 تو اس صورت میں ٹوٹ جائیگا وضو مسئلہ اور کئی اور چھر حیثیت کہ جو ہی خون اور
 بہر جاری تو نہین ٹوٹا وضو اور خون اور قی ہتھو کہ نہین توڑنے وضو کہ پس بہن ہی نہین
 نہین منع کرتی نماز کو لگنی کہ سے سی کہ حکم عہدی ہونی کا اوسکو اگر بہت سی لگی ہو مسئلہ
 اگر سو یا ایک شخص اور پہلو کے یا گلیہ یا گشتہ لگا کر یا کسی اور خبر کی کہ نکال لینی اوسکی سے
 اگر پڑی زمین پر تو ٹوٹ گیا وضو اسکا مسئلہ اور اگر سو یا بیچ نماز کے کہڑا یا بیٹھا یا سجدہ
 یا رکوع میں پس بہن ہے اوسہ کہ وضو کرے مسئلہ اور اگر سو یا باہر نماز کے ابر طور
 سجدہ کے توبیج اوسکی اختلاف علماء کا ہے مبنی بیچ ظاہر مذہب کے یہ ہے کہ ٹوٹ گیا
 وضو اور اگر سو یا بیٹھ کر یا سو یا رکھ کر جوڑ کو او بر ابر یون کے جدا کر کے تو نہین
 توٹا وضو اسکا ذکر کیا اسکو امام محمد نے بیچ کتاب صلوٰۃ کے مسئلہ اور
 اگر سو یا صراط پر کہ بیٹھا جوڑ کر اور کھڑے کئی دو نو گشتی اور ہینجا دو نو مند لیون کو

کی جائزین اگرچہ کچھ نہ بکھی مسئلہ جہونی ذکر سے اور مساس کر لی عورت بھی اور
کہانی خبر کچائی ہوئی اگر سے نہیں ٹوٹنا وضو نزدیک علماء ہمارے کے اور خلاف ہے
شافعی کے مسئلہ نجاست کو دانا اور ماخن گھوانے بعد وضو کے نہیں دیتے

دوبارہ کرنا وضو کا اور نہ واجب ہے اور جگہ کا دھوا **مسئلہ** اور حسن شخص کو
یقین غالب کہ وضو ہے اور شک ہو کہ وضو نہیں ہے یا پس وضو کرے اور اگر شک ہو
بیچ وضو کی پس چاہی کہ وضو کرے اور شک ہو کہ وضو نہیں ہے کہ دو جانب برابر ہوں
بیچ عدم اور وجود کے اور حسن شخص کو شک ہو درمیان وضو کے خشک ہونی بدنگا
پس چاہی کہ دھوے اور نہ دھوے اور نہ دھوے اور نہ دھوے اور نہ دھوے اور نہ دھوے
جہونی وضو کے پس نہ دھوے اور نہ دھوے اور نہ دھوے اور نہ دھوے اور نہ دھوے
بیچ بیان احکام نجاست کی نجاست اور دوم میں کی ہی ایک نجاست
اعلیٰ اور دوم میں نجاست خفیہ پس نجاست غلیظہ ہی مثل عیاب اور بیخانہ اور
نہان اور شراب اور گنا اور گوشت پوست اور کل اجزاء خنزیر یعنی ستور کے اور گوشت
حرام جانور و سنگا جب کہ ذبح کئی گئی ہو یا غیر بسم اللہ کے اور اگر ذبح کیا ہو سنا ہندو
کی تو اس صورت میں اور گوشت اور پوست اور نکی کے ناز جائز ہوگی خواہ دباغت کئی گئی
ہو یا نہ ہو یا مگر ہر جو ذبح کیا جائے سنا ہندو بسم اللہ کے تو بھی نہیں پاک ہوگا اگر نہ پاک ہو
اور نکی کو پس بیچ ظاہر روایت کی علامت ہے نہیں پاک ہوگی اور اور ہر کسی میں عام مشایخ
لیکن روایت الی یوسف سی ہی کہ پاک ہوگی کہانی اور نکی دباغت اور جائزی بیچا اور کا
مسئلہ اور گوشت اور لید گھوٹ کے داخل ہے بیچ نجاست غلیظہ کے نزدیک الی حنفیہ کے اور نزدیک امام محمد
امام کو نجاست خفیہ ہی اور بیچ عقیۃ الفقہاء کی بلکہ ہی کہ بیابان کا اور کین سے اور لوط کی نجاست
ہی مسئلہ نجاست خفیہ نزدیک الی حنفیہ اور ابو یوسف کے مانند بیابان سے جانور کے ہی کہ حلال ہو
گوشت اور سکا اور نزدیک امام محمد کی پاک ہے بیابان سے جانور جزئہ کا کہ حلال ہو گوشت اور سکا

امام ناک ہے اور فتویٰ اور برنول امام ابو حنیفہ اور امام یوسف کی ہے اور میٹھہ اور
جانور اور ٹنی والی کی کہ حرام ہے گوشت اور سکا بس نخس ہے نزدیک ابو حنیفہ کی اور یہ
ہی روایت فقہ ابی جعفر ہندی کی ہے اور نزدیک امام محمد اور امام یوسف کی نجاست
غلیظہ ہی اور یہ ہی صحیح ہی ذکر کیا اسکو بیچ کتاب مصدق کی اور بیچ روایت کرخی کی ہی
کہ نزدیک امام حنیفہ اور امام یوسف کی پاک ہی اور نزدیک امام محمد کے غلیظہ مانند باخان
اور نجاست کے ہی مسئلہ اور پیشاب تلی کا بیچ ظاہر مذہب کے نجاست غلیظہ سی ہی اور
جکین یعنی میٹھہ اور جانور ورن اور ٹنی والوں کی کہ حلال ہے گوشت اور سکا سوای مرغی اور بط
کی پاک ہی نزدیک علماء ہمارے کی مثل کہوتر اور بڑیا اور مثل ان جانور ورن کی اور میٹھہ ان
جانور ورن کے اگر ٹری بیچ بانی کے تو نہیں ناماک کرتی بانی کو اور سبط طرح میں گئی جو بی
اگر گری بیچ تسل کے تو نہیں ناماک کرتی اگر سودی تھوڑی سے دھلی آسانی خلق کے اور
اگر اندام ورن مرغی سے نکلتی ہے گرا بیچ بانی کے یا شور بہ کی تو نہیں ناماک کرتا اور سبط
بیچ بکری کا اور کہیں دودھ بکری کی کہ اسکو بیوی کہتی ہیں حیووت کہ نکلی بکری مرغی
ہوئی سے پس حیووت کہ گری بانی میں تو وہ ناماک نہیں کرتے مسئلہ اور بانی مستعمل
اور غسل کا داخل ہے نجاست غلیظہ کے نزدیک ابو حنیفہ کی اور نزدیک ابی یوسف کے
نجاست خفیہ ہی اور نزدیک امام محمد کے پاک ہی لیکن اور کو پاک نہیں کرتا اور فتویٰ کیا
اور برنول امام محمد کی اکثر علما اور بانی مستعمل اسکو کہتی ہیں کہ حیاتی حدت کہ دور کو بے یا سنا تہارہ
عبادت کی مستعمل اسکا کیا ہو مسئلہ اگر عورت لی دھوا دیکھ یا بال یا مات دھلی چھانی می کی یا
میل یا آٹھ کی تو وہ بانی مستعمل نہیں ہوگا بلکہ وہ پاک ہے اور پاک گرا ہی مسئلہ تمام پوست یعنی کہان
جانور ورن کی جو باعث کی گئی ہوں تو جائز ہی نماز اور بانی کہنا کہ سوا اوڑھ کہ سوا در چھری اور کی سہ سنا
دول اور منکر و حرم کا در سے مگر پوست سورا بسبب نجاست کے اور پوست آدمی کا بسبب کی کی نہیں پاک ہی
پشت ہی اور ذکر کیا بیچ بانی بیچ شرح اپنی کے یہ کہ جو جانور کہ ذبح کیا جاوے

ساتھ ہی ایک عورتی جلد اور کھلی اور چربی اور کل اعضاء اور کھلی ہوا کی صورتی رواہ وہ ماحول حال ہو
 ماحول ہوا میں سسٹا اور تھیرا آؤ کی کا جبکہ گری سچ پانی کی بقدر ناخن کی نوایاک ہو گا پانی اور چھ ناکانی سے
 لکھا ہی کہ سن بناو کا جھوٹا جس سے نہیں پاک نہ ہو گوشت اور کسا پسینہ سچ کر کے کی اور روایت ہی امام محمد
 کہ جبکہ کتے اور گرگ یعنی بھڑکی کی پاک ہوتی ہی سسٹا ہنر کر کے کی اور بھڑکی جانور مردہ کی اور پھر ان اور سسٹا
 انہم اور بال پر اور سسٹا پاک مین اگر نہ ہو وی اور او کی جان مین اور جلد میں یعنی مانی کی پاک ہوتی ہی سسٹا
 اور پھر ان اور کتے کی پاک مین اگر نہ ہو وی اور او کی جان مین اور جلد میں یعنی مانی کی پاک ہوتی ہی سسٹا
 کہ سسٹا یعنی ہی نفس شتر کی سسٹا رواست ہی امام محمد ہی کہ اگر نہ ہو وی سچ کر کے کی اور پھر ان اور سسٹا
 و انہم شتر یا بھڑکی یا کتے کا جو جانور ہی نماز اور سسٹا بخلاف آدمی اور شتر کی اور سسٹا نماز درست نہیں ہے
 اور نوکر کیا شیخ اجل سبب مانی کی ہی شرح اپنی کی کہ جو سسٹا جس وقت کہ لایا یا ایک شخص شتر کھڑا ہے
 سچ شتر اسلام کی اور معلوم ہوتا ہی یہ کہ دعاغت کیا گیا ہی ساتھ چربی مردہ کی تو نہیں جانور ہی
 سنانا اور سبب نہ کہ نہ ہو وی جانور ہی اور اگر جانور کیا کہ دعاغت کیا گیا ہی ساتھ خبر پاک کے تو
 درست ہی نماز اور سسٹا اگر نہ ہو وی اور اگر شک ہے تو بہتر ہے کہ دھو وی اور سسٹا اور دعاغت
 اور ہر دو قسم کی ہے ایک دعاغت حقیقی اور دوسری دعاغت حاکمی حقیقی یہ ہے کہ دعاغت
 کیا وی ساتھ خبر پاک کے مانند بھلیوں کی لیکر اور زمین شور اور خشک اور مثل اور کے
 اگر پہنچا جائے بعد دعاغت حقیقی کے پس نہیں عود کرنے کے نہ حاجت اور
 دعاغت حکمی یہ کہ پاک ہو جاوے ساتھ مٹی یا سورج کی یا خشک ہو ہو
 پھر اگر وہ تر ہو گئی تو انہیں امام حنیفہ سے دو روایتیں مین سچ ایک روایت کی یہ ہے کہ
 عود کر کے نہ حاجت اور ہر دوسری روایت کی یہ ہے کہ نہیں عود کر کے کی اور یہ حکم ہی سچ اور اگر
 کہ لگی ہو اور سسٹا اور پھر اگر حکمی چٹائی ہو اور یہ ہی حکم ہے زمین کا جس وقت کہ خشک
 ہو گئی ہو نہ حاجت اور یہ ہی حکم ہے کوئین کا جس وقت کہ خشک ہو گیا ہو مانے
 پھر آج او سے تو اس صورتیں ایک روایت سے ثابت ہوا ہے کہ عود کرتے ہے

اور نکالا اور سکو اور موقوف تو نہیں بخش ہو سکا اور رویت ہی ابی حنیفہ سی اگر ہی میں گئی تھیں
تو نہیں ناپاک ہو گیا بانی جب تک کہ ہوتے بنائی اور اگر ہی میں گئی تریا ٹوٹی ہوئی اختلاف
ہی درمیان علماء کی یعنی فتویٰ دیا ہی بعضی علماء نے کی بخش ہے اور کہا بعضوں نے کہ برابر ہے
ترا ورتنک اور لید اور گویر مثل میں گئی ٹوٹی کی ہے اور اکثر مشائخ نے کہا ہے کہ اعتبار کے
جائگی ضرورت سی اگر ضرورت ہی تو فتویٰ دیا ہی کہ پاک ہے اور اگر نہیں ضرورت ہی تو پاک
ہی اور گویر اگر ہی سخت تو وہ مثل میں گئی کے ہی اور اگر گری چرکین کو تر یا چڑیا کی تو نہیں
ناپاک ہو ابانی نزدیک علماء ہماری کی اور اگر ہے چرکین یعنی میٹھ مرغی کے تو ناپاک ہو گیا ہے
اور میٹھ چمکا دڑکی اور بشتاب اور سکا نہیں ناپاک کرتا بانی کو اور سطح نہیں ناپاک کرتی میٹھ
اوس جانور کے کہ کہا یا جاتا ہے گوشت اور سکا بزدوں سی خلاف ہے واسطی محمد کے مسئلہ
اگر بشتاب کیا کرے بے بیج بانی کے یا گائی نے بخش ہو جائیگا بانی مگر نزدیک محمد کے نہیں ناپاک
ہونی کا اور اگر بٹکا خون یا شرب بیج کو عین کے نکالا جائیگا کل بانی اور سکا مسئلہ بیج کتاب
ذخیرہ کی ہے ایک شخص حنبی فی کو مین سے ڈول بانی کا نکال کر اور برسر کے ڈال گیا بانی مستعمل
جسم کا بیج کو مین کی اور پھر نکالا بانی دوبارہ کو مین سے پس نہیں بخش ہو سکا واسطی ضرورت کے
مسئلہ ایک شخص حنبی بیج کو مین سے اور واسطی نکالنی ڈول کی کہا امام ابو حنیفہ نے
وہ شخص حنبی اور گوان دو نو ناپاک مین اور ایک رویت ہی امام حنیفہ سے کہ حاجت سی پاک ہوا
اگر کلی کے اور ناک مین بانی دیا اور گوان اور بدن اور سکا غلط رہا اگر پڑے قرآن شریف
تو درست ہی یعنی حاجت غسل سے پاک ہوا اور بسبب بانی مستعمل کی بدن ناپاک نہ اور کہا امام
یوسف نے حنبی ناپاک ہے اور بانی پاک ہے اور کہا امام محمد نے کہ دونوں پاک مین یہ اختلاف اوس
صورت میں ہی کہ نہ ہو دی اور بدن یا کبری حنبی کی حاجت حقیقی اور اگر ہی اور بدن کی یا کبری کے نسبت
حقیقی تو ناپاک ہو گا بانی بالاتفاق مسئلہ اگر گرسے زیادہ ایک چڑیا سے نزدیک امام
یوسف کی یہ ہے کہ مین وہ چڑیاں جارتک تو نکالی جائیگی ڈول میں سے تیس تک اور اگر مین دس

دس توں لگا لاجیسا بانی سارا کوئین کا اور اگر ہے کو ان چہرہ دار کوئین کل سکنا سارا بانی کوئین
 توں لگا لاجیسا بانی حسیقد کہ بیچ کوئین کے ہی اور اختلاف کیا ہی انوار میں کہا بوضوح کہ وہ اہل
 گڑہ مثل گہراو او طول اور عرض بانی کے اور کھینچا جاری بانی کوئین کا ہر قدر کہ بھر جاری اور
 گڑہ اور کہا بوضوح حکم کرین دوشخص جو بہارت رکھتی ہوں بیچ انوارہ کرنی بانی کے پس کھینچا
 مواضع حکم انہوں کے اور روایت ہی امام محمد سے کہ کالی جابین دوسو ڈال سے تین سو ڈال تک کھینچ
 لٹا کی مانند کرین مرغی کی ہے اور کہا بوضوح کہ روایت ابی حنیفہ اور امام یوسف سے کہ اگر مٹھہ کے باغ
 اوڑنی دانی نے تو نہیں بایاک ہونی کا کہ اگر حقیقت کہ بہت ہو تو نایاک ہو گا اور نایاک سے ملے مرتن
 اگرچہ ہوڑا ہی ہو اور نہیں نایاک ہو نیگا بانی کوئین کا اور حقیقت کہ کھینچا بانی سبب کرنی بڑی
 کھینچی مٹھیں یا مٹھیں کے پاک ہو گا ڈول اور رشی مسئلہ اگر مرغی بیچ بانی کے جانور ایسا کہ
 نہیں ہے خون بیچ اس کے ہنی والا مثل جینگرا اور بھجوا اور کھنی اور سپوس کے تو
 نہیں جس کر تاجہ بانی ذخیرہ کو اور اسطرح نہیں بخن کر تاجہ مزا اس جانور کا جو
 کہ ہنی والا بیچ بانی کے ہی مثل مچھلی اور گچھہ اور مٹک اور کھنڈر وغیرہ اگرچہ مرانہ ہو
 بانی کی لیکن مچھلی نہیں جس کرتی نزدیک سبکی اور اگر مٹھیاں مرغی بیچ بانی جوڑی ہو
 درخت اگر کے اختلاف ہی بیچ اسکے علما متاخرین کا کہا اکثر علما سے کہ جس کر تاجہ
 اور ذکر کیا سفیجائے فی بیچ شہرے اپنی سے کہ جو جانور رہتا ہے بیچ بانی کے
 اور حرام ہے گوشت اسکا اگر مرغی بیچ بانی کے اور بھول جاوے یا گھل کر
 ہٹ جاوے پس مکروہ ہی بنا اس بانی کا اور اگر مرغی سائبہ جنگلی بیچ بانی کے پس
 نایاک کر تاجہ بانی گناہ اسطرح نایاک کر تاجہ ہی سائبہ بانی کا اگر ہے بڑا اور خون
 اسکا ہنی والا اسطرح چھبکی اگر ہے بڑی اور خون اس میں جاری ہے فصل
 تیسویں بیچ بیان جھوٹے چیز کے جھوٹا آدمی کا یا کہ ہی خواہ مسلمان
 ہو خواہ کافر خواہ جینی خواہ حبش اور نفاس خواہ فی جنو خواہ وضو والا ہو اور جھوٹا اور حاکم کا

کہ گوشت اوسکا حال ہے مثل اوست اور گائی اور کبری و بقرہ کی کزنج جھولی ہوئی ہوئی لیانی جھولتی
 جواروایتین میں بیج ایا روایت کی بخیر ہے اور بیج ایک روایت کی مشکوک ہے اور ایک روایت میں
 مکروہ ہے بیج ایک روایت کی پاک ہے اور نزدیک امام محمد اور امام یوسف کے پاک ہے امام احمدی اگر مکروہ
 اوسکا حال ہے ساتھ سسکی کے فتویٰ دیا ہے بعضی علما کی اور جھوٹا کہتی اور سر اور جانہ زار دیا کا
 سفید ہے نزدیک علما بیماری کی اور جھوٹا اون جانوڑو ایما دیا نوٹھا کہ کشت اونکو حرام ہی نہیں ہے
 اور جھوٹا جانوڑون پر وہ کہ گوشت اوستا حرام ہی اور وہ جانوڑو کہ برہنہ والی گدون کی مین گوشت
 اور جود اور سب مرغی کو کہ گم و ادیر علی کا مکروہ ہی مسئلہ اگر کہ یا بیانی جو اوستا اور اوستا قبت یا
 بانی تو بخیر ہوگا اور یہ ٹاگ ہی اسچو کا مشکوک ہی اور پسند نہ آتا کہ کشت اوستا اوستا کی بی گم
 پسند گدی اور خچو کا پاک ہے نزدیک ابو حنیفہ کی بیج روایت مشہور ہے ہر طرح مذکور اسکو
 قدوسی والی ہے اور بیج بعضی روایت کے ہی پسند گدی اور خچو کا پاک ہے اگر کہ حالت پاک
 لگی کبری اور بدن کو وقت ضرورت کی اور بیج بعضی روایت کے کہ ہے کہ کشت اوستا ہی اوستا
 اور صحیح یہ ہے کہ پاک ہے مسئلہ اور دودہ گدی کا ناپا ہے یہ روایت کی اور روایت
 ہی امام محمد سی کہ پاک ہی لیکن اور یہ بیج صحیح ہے مسئلہ اور اگر لگا کبری کو
 جھوٹا مکروہ پس نہیں منع کرتا اگرچہ لگے بیج کبرے اور بدن کے بہت اور اگر
 لگے وہ جھوٹا پس نہ کہ مشکوک ہے پس نہیں منع کرتا جواز سنا کہ یہ ہے اور
 روایت ہی ابو یوسف سی کہ منع کرنا ہے اگر کہت ہو اور صحیح یہ ہے کہ مشکوک
 پاک کر لی اسلیکی ہے بیج پاک جونی اسلیکی اور اگر لگے وہ جھوٹا کہ بخیر ہے منع کرنا ہی
 نماز کو اگر زیادہ ہو درہم سے اور اصل بیج نجاست غلطہ کے یہ ہے کہ اگر وہ قدرتی
 پاک اوستا پس معاف ہی نہیں منع کرتا جواز نماز کو نزدیک علما ہمارے اور نزدیک فضی اور انہوں کی
 منع کرنا ہی جواز نماز کو اگرچہ تھوڑا ہو اور بہتر یہ ہے کہ دوسری اگرچہ تھوڑا ہو درہم سے اگر لگی
 نجاست و بارہ تو زیادہ ہو خایک دہم ہی تو منع کرتا جواز نماز کو سبکی نزدیک مسئلہ روایت ہے

ہی ابی حلیفہ ہی کہ حلیفہ ابی حلیفہ کی دہویا پر بلو قطرہ خون چھڑیسی اور درہم و سکہ کی مثل
 کہ عرض اور سکا مثل عرض تیلی کے ہی اور کہا فقیہ ابو جعفر نے کہ انداز کیا گئی نجاست سخت
 ساتھ وزن کی مثل بجانہ کی اور انداز کیا جائیگا بیج نجاست تیلی کے ساتھ تیلی کے مثل میں ہے
 شر کے مسئلہ اگر گئے چکنا ہی نجس کم درہم سی اور ہر ہیل گئی کہا بوضوح نے کہ اعتبار کیا گیا
 وقت لگنی چکنا ہی کے پس منع کرینگے جواز نماز کو اور کہا بوضوح نے کہ منع کرنگی اگر چہ
 ہی وقت پڑھنی نماز کے زیادہ درہم سی اور ساتھ سیکی فتویٰ دیا گیا ہی مسئلہ اور اگر گئی
 چکنا ہی نجس اور بدن کی با عینہد ہی لگا ہی گئی اور بات کی اور پوستم ہو ہی بیج جلد کے
 دہویا اور سکو تین مرتبہ خواہ بات ہو خواہ کپڑا ہو پس پاک ہو گا اگر چہ باقی ہی اثر
 چکنا ہی کا اور رنگ سیند ہی کا اور جو پوستم ہو ہی بیج جلد کے وہ عاف ہی مسئلہ اور
 ذکر کیا ہی بیج محیط کی پاک ہو تا ہی کپڑا ساتھ اس شرط کی کہ صاف ہو جاوے یعنی نکلی باقی
 اوس سے صاف اگر چہ دہویا ہو غیر سخی اور صابون کے مسئلہ روایت کیا گیا ہی ابی ابو
 سی بیج پاک کرنی تیل نجس کے چاہی کہ پہلی ڈالے تیل کو بیج ایک بن کی پڑوالی اوس میں
 باقی پس سب تیل اور پانی کی آویگا پھر جدا کرے اوس تیل کو اوس پانی سے اس طرح
 کر ہی تین دفعہ پس پاک ہو جائیگا وہ تیل نزدیک ابی یوسف کے مسئلہ ذکر کیا ہی
 بیج ذخیرہ کی ایک شخص نے تیل لگایا اور بیرون کی ہر وضو کیا اور دہویا بیرون کو پس
 نہیں قبول کیا بیرون کے پانی کو جائز ہی وضو اسکا مسئلہ بیج ایک کبریٰ کی لگی نجاست
 کم درہم سی پھر پہنچی اندر کی طرف اور ہو گی زیادہ درہم سی منع کر گی جواز نماز کو مسئلہ اگر گئی
 کپڑا نجس بیج کبریٰ یا خشک کے بشرط ہر سو ہی نجی کپڑے نجس کے بیج کبریٰ پاک کے لیکن نہیں ہوا
 ترانہ کہ نکلی قطرہ اوس سے پس صحیح یہ ہے کہ نہیں ہو نجس اس طرح حکم ہے بیج کپڑے پاک
 اور خشک کے جس وقت کہ بچھا یا ہو اور بر زمین نا پاک نہ کے مسئلہ اور اگر مسوا
 اور چھوئی نجس خشک کے ہر سسندہ انا اسکو استفادہ نہ کر سکیا چھو اسی سببہ اور لیکن نہیں تر و با

اوسکا تری چھوٹی کی سے تو نہیں ہوا جس بدن اوسکا اور بہ ہی حکم ہی اگر دھوی ہو
 باؤن اور چلا اور پڑھنے کی مسئلہ اگر چلا اور زمین کی اور تر ہو گئی زمین کیلے باؤن سے
 اور نہیں لگی تری زمین کی اور باؤن اسکی کے تو جائز ہے نماز اوسکی اور اگر گارہ ہو کر زمین
 باؤن سے لگی تو نہیں جائز ہے نماز اوسکی مسئلہ کہا بیچ ذخیرہ کی کہ دو کہتی ہیں انہیں ایک
 شخص کے اور نکلتا ہی چھپر اکٹھے سے اور جمع ہوتا ہی ایک طرف اکٹھے کی وجہ سے کہ بہت سے
 کری بیچ چھپانی بانی کی اگر نہ نقصان کرنا ہو بانی جیسا کہ سعی کرنا ہے و سطلی پہنچانی بانی
 کی بیچ کوئی اکٹھن کے مسئلہ حسب وقت کہ ڈالائیل کان میں اور پھر اس بیچ و مانع کے
 ایک دن پھر نکلا ناک سے تو نہیں واجب ہے وضو کرنا اور براوسکی اور اگر مونہہ سے نکلا تو اوسکو
 وضو کرنا ضرور ہے اور اگر گلیا بانی کان میں غسل کے وقت پھر نکلا ناک سے تو ضرور نہیں وضو
 کرنا اور اگر نکلا مونہہ سے تو ضرور ہی وضو مسئلہ حسب وقت کہ اچھا ہو کر زخم کا پوست
 مردار اور تر آیا اور برا ہو اسار از خیم مگر تھوڑا سا پوست جائی نکلتی ہے سے باقی ہے پس
 جائز ہو گا وضو کرنا اگرچہ نہ پہنچی بانی پہنچی اوس پوست کی مسئلہ ایک شخص نے
 بعد وضو کے منڈائی سر کی بال یا منڈائی ڈاڑھی یا کتروائی ناخن لیس نہیں واجب ہے
 پہنچانا بانی کا اور ان عضو کے مسئلہ اگر پہنچی بانی مونہہ سے کسی شخص کے سوئی ہوئی تو ناک سے
 وہ بانی اور ذکر کیا گیا ہی بیچ محیط کی کہ اگر خشک ہو وہ بانی اور اثر دیا باز نک باقی اوسکا میں ہو گیا
 اور کہا بیچ لفظ کی کہ پاک ہی وہ بانی اور اگر معلوم ہو دی کہ انا شکم ہی تو بخش ہے مسئلہ سناختہ
 مثل مثلاً اوس جانور کے کہ کھانا جاتا ہی گوشت اوسکا اگر لگی اور کپڑی یا اور کسی خبری تو اسکی ناک
 محفوظ ہی اور بہت غلبہ کی روایت ہی ابو حنیفہ سی کہ مقدام اسکی ایک ناک سے ایک ناک تک نہ
 عرض اور طول کی ہی اور روایت ہی امام محمد سی کہ اندازہ کیا جاوے گا جو تہائی کا اور بیچ اسکی اختلاف سے
 کہا بعضی علمانی مراد جو تہائی سے جو تہائی سارے کپڑی کی ہے اور کہا بعضون نے کہ
 اعضا کیا حاد کا حکم سناختہ کی اگر سی سنتن تو جو تہائی استین کے اور اگر ہے

اچے امن و جو بہائی دامن کی اور اگر ہی کلی توجو بہائی کلی کے اگر ہی جادہ دو جو بہائی جادہ کی اگر
 ہی جاننی توجو بہائی چاندنی کی بات کی اور کہا بعض نے کہ مراد جو بہائی اوس کبریٰ کی ہی کہ
 لائق پرہ کرنے مشرعت کی ہو وی اور فتویٰ اور قول پہلی کے ہی **فصل جو غیبیوں**
سچ بیان طہارت نجاست حقیقی کے واجب ہے اور نماز برہنی والوں کے
 کہ کہ تاہنگا اور کٹر کا اور سوچا کہ کٹر نہا ہی اور اوسکی نماز نہا کہ جائز ہے اور کرنا نجاست
 کا ساتھ بانی مطلق کے نہ بیخ جائز ہی دور کرنا نجاست کا ساتھ بانی مفید اور ساتھ مل بھی
 چیز پاک کی اگر ہو سکنا ہی دور کرنا نجاست کا اوس سے مثل ہو کہ کی اور بیخ درست ہی دور کرنا
 بعضی نجاست کا ساتھ گ کی اور مٹی کی جیسا کہ آئودہ ہو چہری یا شمشیر یا سرکہ یا خون میں بھر
 دلا جاوی چچ الگ کی اور خون جل جاوی تو پاک ہوگا اور شمشیر اور چہری اگر آئودہ ہو وی چچ خون
 او پوچھا اوسکو ساتھ مٹی کی تو بھی پاک ہو وی مسئلہ اور روایت ہی امام محمد سی بصیقت کہ
 نجس ہوتا مسافر کا اگر پوچھہ ڈالی اوسکو ساتھ مٹی کے تو پاک ہوگا مسئلہ اگر ایک
 کبر اور از کہ لگی اوسین نجاست ساتھ ایک طرف کی اور باندھا اوسکا تہہ بند طرف پاک کے واسطی نما
 کی اور رکھا اور بر زمین کی ایک طرف یا پاک جگہ کو یعنی پاک جگہ کبریٰ کو اور بر زمین کی ڈالیں
 اگر حرکت کرتا ہی وہ کبر اوقت قیام اور رکوع کی بیخ نماز کے تو نہیں درست ہی نماز اور اگر
 حرکت نہیں کرتا تو درست ہی مسئلہ اگر جسم دار نجاست لگی بیخ موزہ کی مثل بچانہ کی روایت ہے
 ابو یوسف سے کہ پوچھی اوسکو ساتھ مٹی کے خوب طرح پس پاک ہوگا موزہ اور اوپر سکی فتویٰ ہی علما
 ہار کا ذکر کیا اسکو بیخ محیط کے اور اگر نہیں ہے جسم نجاست کا جیسی کہ بیناب اور شہاب تو
 دہو وی اوسکو خواہ تر ہو خواہ خشک ہو اور بہہ ہی قاضی امام ابو علی سنغی نفل کہتی ہی
 شیخ امام ابی بکر محمد بن فضل سے کہ جس وقت چلی اور کچھ نجس کے اور لگی تھوڑے سے کچھ لاپرواہ موزہ کے
 اور رکڑی اوسکو ساتھ زمین کی پس پاک ہو جائیگا موزہ نزدیک ابی حنفیہ کے اور بیخ
 روایت کیا ہی فقیہ ابو جعفر فی امام ابو حنیفہ اور ابی یوسف سے کہ نہیں شرطی نجاست موزہ کا

اور صیغہ درجست ہی دور کرنا بجا نیست کا ساتھ ملنی اور کر لی پھر اور جھیلنی ماحول سے کر کرنا اور
 اور جھیلنا موزہ کا جب ہی کہ لگی ہوا و سکو بجا نیست جسم در خشک پس ہو گا نزدیک ابو حنیفہ اور امام
 یوسف کے پاک در خلاف ہی امام محمد کی اور ذکر کیا ہی بیج محیط کی کہ تحقیق امام محمدی جمع کی ہی بر قول
 ابی حنیفہ اور امام یوسف کے بیج یعنی شہر کے وسطی آسانی خلقت کی مسئلہ حقیقت کہ بیستین طرین چوٹی چوٹی
 بر اثر نوک صوز کے پیش کے اور گہر کی باند کی پس کہ یہ مضائقہ نہیں مسئلہ حقیقت کہ منی لگی اور گہری یا
 بد منی کا ہی اور خشک سے ہی پس اگر گہر ہو ڈالا یا پاک ہو اگر یہ کہ اور وہ ہو دی اور یہ ہی صحیح ہی مسئلہ
 اگر لگی ہو شراب اور کوئی خبر نہیں اور نہ ہی پس اگر جانی او سکو تین مرتبہ پاک ہو جائیگا تاہم کہ تجس ہو جائیگا
 کیا کہ یہ تہی ہو نہ اور سکا ہو کہ ہی مسئلہ حقیقت کہ لگی ہی است پر کہ لگی اگر نہیں دیکھائی دیتی پس ہو اور سکو
 جسک کہ یقین ہو او سکو پاک ہو اور کہ یہ بعضوں کہ دہو دی او سکو دیکھتا اور بخور ہی او سکو نو پس پاک ہو اور
 بعضوں کہ ہو گا پاک جسک دہو دی او سکو تین مرتبہ اور خوب بخور ہی بیج ہر مرتبہ اور فتویٰ اور قول سہی کی ہی اور
 دیکھائی دیتی ہی بجا نیست پس دہو دی او سکو اتنا کہ دیکھائی دیتی بجا نیست اس اختلاف سے نکلنی میں مسئلہ
 مسئلہ روایت ہی ابی یوسف سی کہ صنی فی حقیقت کہ باند تہنہ بیج حمام کی اور ڈالایا بی اور بر زلی اس سے
 کہ ہا بانی نیست اور نہ کہ بر سی پاک ہو اجابت سے ہر ڈالایا بی اور بر تہنہ کے پس پاک ہو اگر تہنہ کا ہی اور
 نہیں بخور او سکو اور دوسری روایت ہی ابو یوسف سی کہ ہنایا بی کا اور بر تہنہ کے کفایت کرتا ہی
 پس یہ ہی بہتر ہے یعنی جدا بانی ڈالنا اور تہنہ کی آہن ہے اور بیج کتاب منتفی کے ہی کہ شرط ہی
 بخور نا بانی تہنہ کا موافق قول ابی یوسف کی مسئلہ اگر ڈالا کہ شے ناپاک کو بیج ایک ہر
 جاری سے اور بخور او سکو پس پاک ہو ان نزدیک ابی یوسف کی اور ذکر کیا ہی بیج کتاب اصل
 کے کہ دہو دے او سکو تین مرتبہ اور بخور شے او سکو ہر دفعہ اور کہنا امام محمد نے کہ
 دہو دی او سکو تین مرتبہ اور بخور شے او سکو تیسری مرتبہ میں ایک دفعہ تو پاک ہو گا
 پس معلوم کرنا چاہئے کہ جس جگہ شرط کیا گیا ہے بخور نا پس لازم ہے کہ
 بخور ہی او سکو استقدر کہ اگر دوبارہ بخور اچا دے تو نہ ٹیکے اور جس سے

اوس سے قطبہ اور جد جھوٹنی کی بہری کزور کری بیچ پھوڑی کے موافق قوت اپنی کی اور بیچ فداوی لیس
 کی اگر بیچ موزہ کی مقام منڈ کی کی سہری کڑکھا ہی اور داخل ہو پانی بیچ موزہ کی بخش پس دہووی موزہ
 کو تین مرتبہ اور ہندسی مانی تین مرتبہ اور پھوڑنا اوسکا کچھ ضرورت نہیں ہی پس پاک ہو مسئلہ روایت ہی
 ابو القاسم صفاری کہ ایک شخص نے طہارت کی بانی ہی اور بہا بانی طہارت کا بیچ باؤ کی اور باہت میں
 موزہ اوسکی تو درست ہی کہ بیچ نماز اون موزوں سے اوسو سلی کہ بانی بخش طہارت کا اول ہتھی بیچ زمین
 کی بہر جب بانی اور اتھی تو پاک کرتا ہی مقام طہارت کو اور موزہ کو ہی مسئلہ اور بیچ کتاب فقط
 کی ہی کہ ہتھی موزہ اوسکا اور بیچ بانی طہارت کا بیچ موزہ کی اور تر ہو ہی موزہ باؤ کی امید کہتا ہوں
 کہ درست ہو ہی یعنی نہیں ناپاک کرنا جیسا کہ دیکھتا ہی تو زمر سے ماسطیحی وغیرہ کا جو قوت کہ دہووی
 بیچ نہر کے اور ڈالی رکھی اوسکو ایک رات دن اور ہتھی بانی نہر کا اور اوسکی پس پاک ہو جانا ہی
مسئلہ اگر گلی ہے بیچ ہتھی ایک شخص کے نجاست تر اور بکر اوسنی دستہ افتاب کا اور
 خدا بانی اور ہتھی بخش پڑی ہو ہی دستہ کی نو پاک ہوا ہتھی در دستہ یعنی دستہ کو اور ہتھی
 جدا جدا ہونا کچھ ضرور نہیں ہے **مسئلہ** اگر توبہ بالئ کا ترا ہوا نجاست سی اور
 خشک ہوا اگر دہووی اوسکو تین بار پی در پی پس پاک ہو جائیگا اور اگر ہے نجاست تر کی ہو ہی
 تو بھی دہووی تین مرتبہ اور نہیں ہی حاجت اور کسی خبر کے اور اگر ٹاٹ وغیرہ نرم خیر کا ہی تو
 دہو یا جاوی تین بار اور خشک کیا جاوی ہر بار نزدیک ابو یوسف کی خلاف ہی امام محمد کے
مسئلہ اور بیچ کتاب نوازل کی ہی جو قوت کہ گلی نجاست اور پٹھیکری کی با اور اہیٹ
 بجھتہ یا اور نماند وغیرہ کے اگر ہے وہ پرائی پس دہووی اوسکو تین مرتبہ خواہ خشک کری خود
 فکر سے اور اگر ہے وہ کوری پس دہووی اوسکو تین مرتبہ اور خشک کری ہر دفعہ اور بیچ مہبط کی
 ہی کہ دہووی اوسکو ہتھہر کہ یقین ہو اوسکو پاک ہونی کا بشرطیکہ نہ رہے اوسمین دوی
 اور رنگ اور خدا اور اگر باتے رہی ان تینوں چیزوں سے ایک ہی تو نہیں پاک
 ہوگا اور اسیکی ہے فتویٰ اکثر علماء کا **مسئلہ** اور اگر گرم لوہا اور تانہ وغیرہ چھپا

بیج یا بیج سے پس یا بال ہو او جابی او طوقین حرمہ لرم لری اور بیج جادی او طوقین جابی یا بال
 کی تو پاک ہوگا مسئلہ بیج محیط کی روایت ہی نفس الامیہ رخسی سے جب کہ زمین پاک
 خشک وی اور تر ہی اثر نجاست کا قافی تو پاک ہو گئی خواہ اوپر دھوپ آئی ہو یا نہ ہو
 مسئلہ سنگیزہ یعنی لکڑیاں اگر تر ہو زمین بیج نجاست کی اور بھر خشک ہو زمین اور تر ہی
 اثر نجاست کا پس حیثیت کہ پہنچی ہو زمین بیج زمین کی تو پاک ہوگی مسئلہ اگر ہی بیج
 دو فو یا دن غازی کی نجاست کم کہ درہم سی لیس اگر نجاست دو فو یا دن کی جمع کیا جادی
 تو جودی زیادہ درہم سے تو نہیں جائز ہی غازی اگر ہی نجاست کم درہم سی بیج یا دن کے
 اور کم ہی درہم سی بیج سجدہ کی لیس اگر جمع کی جادی نجاست دو فو جبکہ کی تو جودی زیادہ
 درہم سی تو بھی نہیں جائز ہے اگر کم ہے درہم سی تو جائز ہے سبطر ح ذکر کیا ہی بیج
 خداوندی اور سبطر جو چیزیں کہ اوگتی ہیں زمین سے اور گہری ہیں اور زمین کی پس
 دور سوتی ہے نجاست اونکی خشک ہونے سے ذکر کیا او سکودہ و سوسے مسئلہ دوسٹیا
 محمد بن فضل سی کہ بیاب کیا ایک گدے بیج زمین کیتی کے اور ٹری اور او کی سندھ زمین
 مرتبہ اور پھر دھوپ بڑی بین دفعہ پس پاک ہو گئی زمین کیتی کے اور سبطر حکم ہی بیج
 بہرہ اور اینٹ کی اگر فرش ہو اور زمین کے اور بخش ہو ساتھ کسی نجاست کے پس حیثیت کہ
 خشک جودی پاک ہوگا اور بہرہ اور اینٹ جدی ہو فرش سے وہ بخش ہو تو دھونا ضرور ہے اگر
 ہی اینٹ کچی بیج فرش کے تو بھی خشک ہے فی سے پاک ہی اور ذکر کیا ہی بیج غازی فاضی خالی کا اگر
 ہی بہرہ جذب کرنا ہی نجاست کو پس پاک ہوگا ساتھ خشک نیکی اور اگر نہیں جذب کرنا پاک سنگ مرمر
 تو غیر دھوپ نیکی نہیں پاک ہوگا مسئلہ پانی اور مٹی دو زمین اگر ایک ہے بخش حیثیت کہ گندہ ہی کا رہے
 ہو گئی اور اگر بنا یا گیا اور گاری بن جبکہ بکایا او کو تو پاک ہوگا اگر اسے اور اگر جلایا گیا یا اگر بارگاری گدہ
 بیج کان نمک کے یا اگر بیج کو زمین کی اور بہرہ پانی کو پس کا خشک ہو کر ٹری ہو اور مٹی بیج کان نمک کے
 کی اور غازی نہ پاک ہو دھوپ کی پس اگر گندہ ہی اوس خاک کے اور ٹری اور اوس اگر کہ غازی است ہی اور

اور سطوح الارضی را الہی بانی میں صحیح یہ ہے کہ خسر نہ
 دہونی اور خشک ہونی کی اور کھپڑ سے اور اگر گری ٹکڑا جس سے ہوسہی ہوسہی کا بیج بانسی لونا پاپ
 کر یکا بانی کو ذکر کیا اسکو بیج محیط کی اگر بیشا کیا گدی تی بیج بانی کے اور پرن اور پرن کے جھین
 تو نہیں مضائقہ کچھ جب تک کہ تحقیق ہو کہ جھین پیشاب کی مین اور اگر یقین ہو کہ جھین
 پیشاب کے مین اور سوخت حکم دہونیکا ہوگا اور ساتھ اسکی فتویٰ دیا ہی ابولبت لی اور بیج فتادی
 قاضی خان کی ہی کہ اگر پیشاب کیا بیج بانی بند کے اور پرن جھین اور پرن کے اگر زیادہ مین
 درہم ہی تو حکم ہو بیگا پاک کرشکا اور روایت ہی محمد بن فضل سے کہ اگر بیج بیج یاؤں گہڑی کی
 سجاست مثل گہڑ اور لید کی لگی ہوئی اور جلا گہڑ اور بانی کے پھر لگین کپڑے سوار کو
 جھین پس ناپاک ہوئی کپڑے اور اگر نہیں ہی سجاست نیچی یاؤں گہڑی کی تو نہیں
 ناپاک کرتا کپڑے کو مسئلہ پوچھی گئی ابولفضل کہ پہلا یا گہڑی کو ایک شخص نے اور ٹکاپا
 مستقل بالیسینہ گہڑی کا اور پہلا نیوالی کے کہا نہیں مضائقہ اسین کہا کیا اگر یہ تو مینی مانی الا
 ہو بیج پیشاب اپنی کی کہا جسوقت کہ خشک ہو اور جاتا رہا سجاست کا پس نہیں مضائقہ مسئلہ
 اور بیج ذخیرہ کی ہی مثلاً جسوقت پہنکا پتھر ہوا سجاست کا بیج بانی جاری کی اور پرن جھین
 اور سب سے اور انسان کے زیادہ درہم ہی کہنا ابونکر نے نہیں واجب ہے دہونا اور کھپڑ کے غلط
 ہونگات سجاست کی اور کہا نصیری وجہ ہے دہونا اور کھپڑ کا ہونگات ہونگات اور سکی مسئلہ
 اگر گری نماز اور پاس اسکی مین بال آدمی کے زیادہ درہم سے جائز ہی نماز اور سکی فتویٰ یہ ہے
 فقیہ ابو حنیفہ اور ابو لہاسم صفائی اور روایت ہی ابی حنیفہ سے کہ نہیں جائز ہی نماز اور سکی کدہ
 شخص ہے اور ساتھ اسکی فتویٰ دیا ہی نصیری مسئلہ اور کھپڑ کی لوث کی مثل گہڑ اور بیج کی ہی اور پرن
 بیتہ کل حیوانات کا مثل پیشاب سے سیک کی ہے مسئلہ جسوقت کہ گری جڑا دیکھا بیج یا ہوئی یا بعد از بیج ہو کر دیا
 بانی کو اور اگر ان میں گری تو نہیں محسوس کیا اور بیج دانوں آدمی اختلافی علیاک صحیح یہ ہے کہ ایک اور بیج فتادی
 ہی کہ اگر اچھل گئی کا جسوقت کہ مانڈا اور زخم سے دو ماہ پڑی ہو کر گہڑی کی ہی کا نہ ہوئے اور اگر گری نماز سے

بانی یا سائب کی جائز ہی نماز اوسکی نزدیکی سبکی بخلاف بوجہ کئی یعنی بانی کئی کے مسئلہ حسبوقت کہ
 چاہا بانی نے ہاتھ ایک شخص کا مکروہ ہی چھو انا اسو اسطی کہ تھوک اوسکا مکروہ ہی اور یہی طرح
 مکروہ ہی جوٹن بانی کے اوزر کر کیا ہی بیج بعضی جگہ کے حسبوقت کہ چاہا بانی نے ایک عضو آدمی کا
 اوڑھنی نماز اوسنی بغیر ہونی کے پس جائز ہی نماز اوسکی اور اولی یہ ہے کہ دھووی اوسکو اور
 اوزر کر کیا ہی اسکو بیج ذمہ کی کہ اگر ہی نجاست بیج جگہ استنجا کی زیادہ درہم سے پس بوجہ او سکون
 بہتر ہی جدا جدا اور صاف کیا اوسکو اور نہ ہوا اوسکو ساتھ بانی کے کہا فقہ ابوالتی فی بیح قضا
 کی جائز ہے بیکراہت اور ساتھ پہلی فتویٰ دیا ہی مسئلہ ایک شخص نے استنجا کیا اور سخی اوس سے
 بیح پہلی خشک ہوئی جگہ استنجا کی پس اختلاف کیا علاری فی کہا بعضوں نے نجس ہوا اور کہا بعضوں نے
 نہیں ہوا صحیح یہ ہے کہ نہیں نجس ہوا اور ذکر کیا ہی بیج اور جگہ کے کہ دوبارہ کرے استنجا اسو
 کہ جب نکلا وہ بانی کہ جو داخل ہوا وقت استنجا کی تو وجہ ہوا دوبارہ استنجا کرنا مسئلہ حسبوقت
 کہ نہا بیجا نہ گیا اور باو سری تو نہیں نجس ہوئی کا پاجامہ مسئلہ اور نہا رہت بیجا یا سطل
 کی جب کہ جمع ہوں بیج مادیان یا کمین اور جگہ بھر ہو یا دافعی بسبب بیانی کی کہہ اور لگا کر
 کو پس ناپاک ہو گیا مسئلہ ایک کہ چلا بیج کچھ سے یا او پر برف نرم کی اور کہی قدم اوسی کچھ
 یا برف میں ایک آدمی فی نجس ہو گئی یا ون اوسکی اور اگر چلا او پر برف سخت کی تو پاک
 ہے مسئلہ کئی فی حسبوقت کہ بگڑا کیر یا دامن یا بدن کسی کا پس نہیں نجس ہو چکا خشک
 کہ نرم ہووی بدن یا کیر یا خواہ غصہ سے بگڑے خواہ محبت سے بگڑے مسئلہ اگر کہا یا کئی فی تہور انوشہ
 انگوٹیا پس ہو دے باقی کو قین دفعہ پس پاک ہے خواہ خشک ہو یا خواہ تر ہو مسئلہ
 ایک شخص نے چھڑا انگوٹ اور خون نکلا ہاتھ سے اور بکای بیج عرق انگوٹ کے حقوق بہت ہی کہ
 نہیں ظاہر ہوا ان خون کا بیج اوسکی پس نہیں ناپاک ہو چکا بہ قول ابی حنیفہ اور ابی یوسف
 کا ہے جب کہ حکم ہے بانی جاری کے کا ذکر کیا اسکو بیج محیط کے مسئلہ اگر وضو
 نہا ساتھ بانی مشک کرے یا مکروہ کے ہر یا بانی خالص مشک اور کراہت ہی تو نہیں ضرور

ہی وسطی اوسکی کہہ روضہ کوی مسئلہ جو خون کہہی والا لکھا ہوا ہی اور گوشت کی پس
 وہ نجس ہے اور جو خون کہہ باقی ہی چچ گوشت کی پس پاک ہی مسئلہ ذکر کیا ہی صاحب محیط کی کہ
 دیکھا ہی ہمیں چچ بعضی کتابوں کی یہ کہہ کہ تلوی اور دل حبوت کہہ جوا اور غلا اور سی خون پس اس
 خون کو کہہی والا انہیں کہہی میں بلکہ پاک ہی مسئلہ چچ منقطع کی ہی اگر ایک شخص نے
 نماز پڑھی اور گو دین اوسکی شہید ہی اور وہ شہید خون اکودم ہی پس درست ہی نماز اوسکے
 مسئلہ ذکر کیا صاحب منقطع فی چچ بعضی جگہ کہے کہ ایک عورت فی نماز پڑھی اور گو دین اوسکی
 بچہ ہی اور کپڑی بچہ کی ناپاک میں درست ہوئی نماز اوسکی مسئلہ حبوت کہہ پاک کی کہی آئین کبریٰ حرمی
 کی اور پڑھی ساتھ اوسکی نماز پس درست ہی مسئلہ ایک عورت فی نماز پڑھی اور گو دین اوسکی بچہ تھوہ ہی
 تھا وہ بچہ کہ پیدا ہو کہ نہیں رویا پس نماز اوسکی نہ ہوگی خواہ غسل دیا ہو بچہ کو خواہ نہ دیا ہو اور اگر پیدا ہو کر رہا
 اور پھر مر گیا اور نہ غسل دیا تو بھی حکم ہی اور اگر پیدا ہو کر رہا اور مر گیا اور پھر غسل دیا تو درست ہی نماز اوسکے
 اسطرح ہی چچ کتاب میں کی مسئلہ ذکر کیا چچ نوادر کی ابو الوفائی کہ کہا یعقوب نے یعنی الی دوست اگر
 ایک شخص نے پڑھی نماز اور کہا ال زکی ہوئی ستویٰ درست ہی لیکن گنہگار ہو گا اور کہا الی عذبتہ اور اہم مسئلہ
 کہ نہیں درست ہی نماز اور نہیں پاک ہوگی کہا ال ستور کے ساتھ دعاغت کی مسئلہ
 ایک شخص نے پڑھی نماز اور بائیں اوسکے اندھائی اور ہونگی زردی اوس اندھائی خون جاری
 ہے نماز اوسکے ساتھ اندھائی اور اگر بائیں اوسکے شیشہ پتیا کی ہی تو نہیں درست ہی مسئلہ
 ایک شخص نے پڑھے نماز اور بائیں اوسکے کپڑا روی دار تھا جب کہ اوپر پٹیرا اوسکے کپڑے
 کو تو سٹکلا جو ہر وہ خشک اندر سے اگر تھا وہ کپڑا ہٹا ہوا یا سوراخ تھا اور میں وہ
 بہر پڑھے نماز میں رات دن کی اور اگر تھا ثابت تو پڑھے نماز جتنی کہ پڑھیں ہوں
 اوس کپڑے سے اسو اسطرح کہ رکھا گیا ہے وہ جو اوقت بڑھنے بھرنے
 کے مسئلہ اگر نہ پایا ایک شخص نے اون چیزوں کو کہ پاک کہنے کے
 نجاست کی میں پڑھیں نماز ساتھ اوس نجاست کی یعنی اگر ہی اور بدن یا کپڑی

نجاست اور وہ مسافر اور تہین ہی پاس اوسکی بائی بائی یا بائی اور حوت ہی پاس یا تو بری نماز
 ساتھ نجاست کے مسئلہ اگر کھڑا نماز کیا کہ چوتھائی سی باک ہی اور باقی چھتہ ہے اور بائی تیسرے نہیں کہ
 باک کی پس اعتبار ہی اوسکہ کہ چاہی نماز برہنہ پڑھے یا کپڑی سے اور اگر چوتھائی باک ہے تو نہیں
 ہی نماز برہنہ کی نزدیک سبکی مسئلہ صورت برہنہ نماز کی بہہ ہی کہ پڑھی بیٹھ کر اور کوع اسجد
 کری اشارہ ہی کہا بعض نے بیٹھی مسطح بیٹھا ہے نماز میں اور کہا حج ذخیرہ کی کہ بیٹھی اور دراز
 کری یا دراز طرف قبلہ کے اور کھی بات اور شرع گاہ کے خواہ رات ہو یا دن ہو یا گھر میں ہو
 جنگل میں ہو اور بہہ ہی صحیح ہی اور اگر پڑھے کھڑے ہو کر تو بھی درست ہی لیکن بیٹھ کر پڑھنا
 بہتر ہے اور اگر کھڑا اور پر نجاست کے نہیں درست ہی مسئلہ اگر پڑھے نماز اور کھڑے
 دو تہ کے اور حج میں اوسکی نجاست خشک ہے اگر ہی اگر ہے کبر اسیا ہو تو نہیں درست ہے
 اور اگر ہی بغیر سیا ہو تو درست ہی مسئلہ اگر سجدہ کیا اور پر نجاست خشک کے پس نہیں
 جائز ہے نماز اوسکی اور کہا الی بوسفتے کہ اگر کھج سجدہ کر لیا اور یا ک جگہ کے تو صحیح ہی نماز
 مسئلہ اگر ہے جگہ دو نو گھنٹوں اور دو نو باؤن کی یا ک اور ہی جگہ بیٹائی اور ناک کے یا ک
 درست ہی نماز اوسکی اور اگر ہی جگہ بیٹائی کی تختیں اور جگہ ناک کی باک روایت ہی الی حنفیہ
 ہی کہ سجدہ کری ناک سے تو جائز ہے اور کہا امام محمد اور امام یوسف نے کہ نہیں جائز ہے اور
 اگر ہے جگہ ناک کے یا ک اور باقی جگہ اعضاؤ کی یا ک ہے تو سجدہ کرے بیٹائی سے تو جائز
 ہی نماز نزدیک سبکی مسئلہ ذکر کیا شمس لائے خرسائی نے کہ اگر ہے نجاست و نو باؤن اور
 دو گھنٹوں کی جگہ تو درست ہی نماز اوسکی اور کہا حج عیون کی کہ رویت ضعیف ہی اور صحیح بہہ ہی کہا
 جاو اگر ہی نجاست دو نو گھنٹوں کی جگہ تو نہیں جائز ہے مسئلہ اگر ہی نجاست جگہ ایک باؤن کی تو نہیں
 درست اگر کھیا ہو باؤن اور او اس نجاست کے اور اگر ہی نجاست سبکی دو نو قدم کی کہ دوسری اگر حج
 تو ہو دی زیادہ دوسری تو نہیں درست ہوگی نماز مسئلہ اگر شروع کی نماز جگہ یا ک پھر کھئی باؤن و پر
 نجاست کے اگر تہیر القدر اور اگر ایک کھنکھ نماز اور اگر تہیر القدر ایک رکن کے تو

تو نہیں درست ہی اور اس طرح حکم ہے اگر وہ ہائی جو بیان بہری ہوئی نجاست کے اور ادائیگا
اوس سے ایک کن توجانی رہی نماز اوسکی اور بیچ فنادی اہل سمرقند کی ہی سبقت کہ سجدہ کیا اور
گہری اوسکی اور جبکہ نجاست کی جا پڑی جائز ہے نماز اوسکی اگر گہرا ٹخنہ ہے اور بیچ اوسکی
اختلاف ہی امام زفر اور یعقوب کا مسئلہ اگر نجاست اندرائیٹ کی یا گہری کے اور ابراہیم اوسکی
پڑھتا ہی نماز پس درست ہی اور اگر گہری نجاست لکڑی کو پھیلٹ لیا اگر ہی موٹا بن لکڑی کا سفد
کہ چڑھتی ہے تو درست ہی نماز اور اوسکی اور اگر نہیں ہے موٹی بقدر حیرنی کے تو نہیں درست
ہی نماز اور اوسکی مسئلہ اگر زمین نجاست ہے اور لیا اوسکو باگج کی اور ابراہیم اوسکی درست ہی
اور ابراہیم اوسکی اور اگر پچھائی اور اوسکی مٹی اور نہ لیا اگر ہے مٹی اسفد کہ سنگنی سے بو آوی
نجاست کی تو نہیں جائز ہی نماز اور ابراہیم اوسکی اور اگر نہ آوی تو درست ہی مسئلہ اگر
نجاست ہو گیا خدا ایک طرف سے اور پڑ ہی نماز اور دوسری طرف کے تو درست ہی اور موافق
ابن یوسف کی کہا ہی بعضی علما نے یہ کہ کل مذہب امام محمد کا مذکور ہے بیچ محیط کی مسئلہ
اگر پچھائی جائز اور نجاست ترک کی یا بیٹھا اور زمین نجاست ترک کی یا لیا گہرا ٹخنہ بیچ
گہری تر نجاست کے پس ان کی تری نے بیچ کپڑے یا جائز کے تو دیکھی کپڑے یا جائز کو اگر
اسفد تر ہو گئی جائز یا کپڑا کہ بخوری سی بچڑے پس نجاست ہو گیا کپڑا ہو یا جائز ہو اور اگر
نہ بچڑے تو نہیں ناباک ہی اور کہا شمس الاممہ حلوائی نے اگر کہا جائی تا تہہ اور ابراہیم
اور تر ہو جادی تو ہو گیا نجاست **فصل چھیسون بیچ بیان ستر عورت کی جائز یا نہی**
کہ ستر مرد کا گھٹنوں سے نیچی ناف تک ہے اور گھٹنی بچے داخل ستر عورت کی ہیں پس پردہ
کری غیر سے اور اپنے نفس سے پردہ کی حاجت نہیں یعنی پردہ کرنا اپنی اکھوں کا کچھ ضرور
نہیں اور یہ ہم ہی صحیح ہے اور روایت کیا ابن شجاع نے ابی حنیفہ اور ابی یوسف سی کہ اگر
ہی ایک شخص کرنا پھنی ہوئی اور نہیں باندھا شیخی کرتی کے تہبندہ اور نظر اوسے کبر بیان
کرتی اپنی سے ستر نہ تو نہیں فاسد ہوئی نماز اور نزدیک ہے حصہ علماء کے جہاں اس کا حکم ہے

نفس سے ہی شرطی اگر ہی ڈار ہی انہوہ دار تو جائز ہی نماز اور اگر نہیں ہے وار ہے انہوہ
 تو نہیں جائز ہوگے نماز اگر ستر اٹھا کرتی ہے بیچ نماز کے دکھائی دیا تو فاسد ہوئی نماز اور
 ہو پر سبکی فتویٰ دیا ہی بعضی علما نے مسئلہ اگر نماز پڑھتے برہنہ ہو کر بیچ اڑھیری اور
 کی اور او سکی باس کپڑے پاک موجود ہیں اور وہ مقدور کہتا ہے اوپر کپڑے پہنی کے تو نہیں
 جائز ہے نماز نزدیک سبکی مسئلہ تمام بدن عورت حرمہ کا ستر عورت ہی مگر موہنہ اور
 سیتلیان او سکی ستر عورت نہیں ہیں اور بیچ پاؤں کی اختلاف ہے علما کا اور ذکر کیا
 بیچ محیط کی صحیح یہ ہے کہ نہیں ہیں دونوں دن داخل ستر عورت کی مسئلہ اور بیچ
 کتاب خاقانی کے لکھا ہی کہ صحیح یہ ہی اگر کھلی جو تہائی قدم سے تو نہیں ہوتی نماز اور
 حکم دونوں کھنڈ کا مثل شکم کے ہی بیچ ظاہر روایت کے اور روایت ہی الی حنیفہ اور الی یوسف
 کہ دونوں کھنڈان نہیں داخل ہیں بیچ ستر عورت کی اور روایت اول کی صحیح ہے مسئلہ
 اور کہا فقہ ابو لیث فی کہ اگر کھلی جو تہائی بال لنگی ہوئی سر کے تو فاسد ہوئی نماز سب طرح
 بیچ اکثر فتویٰ کی ہی اور بیچ خاقانی کے ہی کہ فاسد ہوئی ہے نماز اگر کھلی بال اوپر کانوں کے
 اوپر یہ ہی حکم ہے کانوں کا بغنی اگر کھلا جو تہائی کان باجو تہائی بال اوپر کانوں کے تو بھی فاسد
 ہوگی نماز اور اول ہی صحیح ہے مسئلہ دونوں خضبہ شمرنگاہ نزدیک بعضوں کے ایک عضو ہی
 اور نزدیک بعضوں کی دو عضون میں طحہ طحہ اوپر یہ ہی صحیح ہی اور سب طرح نزدیک بعضوں کی کہنا
 اور ان ایک عضو ہی اگر پڑھی نماز اور کہنا کھلا اور ان جہی ہوئی ہے تو جائز ہی نماز مسئلہ
 ایک رشتہ نماز پڑھتے اور جو تہائی بند کی کھلی سرے جا نہیں کہ دوبارہ پڑھتے نماز اور اگر کم ہی جو تہائی
 ہی دوبارہ پڑھی نماز اور کہا الی یوسف فی کہ کہنا کم آہی ہی نہیں منع کرنا نماز کو اور بیچ آہی کہنا ہی ہے
 الی یوسف سے دو بہن ہیں او حکم مال اور شکم پوشت اور انکا مثل عالم بند کی ہی مسئلہ بیچ و برادر
 یہی اختلاف ہی جہی کہنا جو تہائی ایک دن دونوں بیچ سے فاسد کہ تہائی نماز کو نزدیک الی حنیفہ اور انجم
 کی اور نزدیک الی یوسف کی آہی ہی کہ کہنا من خا کھنڈ ہوئی نماز کو اور بیچ زیادات کے

کی مسئلہ سید یعنی جہان بیان اس عورت کی کہ جو قریب بلوغ کی ہی مثل بالغ سیدنی بلوغ
اگر عورت بڑی ہی پس جہانی بعد ایک عضو ہی مسئلہ اور بی شرح شمس الاعمہ کی ہی کہ اگر بیچ کچی
باریا کے دکھائی دیتا ہی رنگ نکاح نہیں دیکھتا ستر عورت یا ستر شخص نے بڑی باز بیچ کرئی کی گھر
نہیں ہی پاس اس کی سوا کی کرتی کے کچھ پس اگر وہ کہا کتنی بیچ ہی ستر گاہ اس کی تو اس میں جو نقصان
نہیں کرنا نماز کو مسئلہ ذکر کیا بیچ کتاب زیادات کی اگر عورت نی بڑی غار مہٹی کبرونی کہ
دکھائی دیتی ہیں تھوڑی سی بال اور تھوڑی سی پٹلی کہ اگر جمع کیا جاوی تو نہ نماز ہی بقدر
جو تہائی پٹلی کے پس نہیں جہان ہی نماز اس عورت کی اگر قادر ہی اور کثرت ثابت کی مسئلہ
ستر اور نکاح وہ ہی کہ جو ستر مرد کا ہی لیکن ستر اور شیت بھی داخل ستر کی ہی ندبر اور ام ولد اور
مکاتبہ مثل نوڈی کی ہیں ندبر اس نوڈی کو کہتی ہیں کہ مالک اس کی فی ہبہ کہا ہو کہ بعد
سیری کی تو آزاد ہی تو اور ام ولد اس کو کہتی ہیں کہ جہا اسنی مالک اپنے ہی بچہ اور مکاتبہ اس کو
کہتی ہیں کہ مالک اس کی نے کہا ہو کہ بعد دینی اتنی روپیہ کے تو آزاد ہی مسئلہ اگر کہا ایک عضو
بیچ نماز کی پس جہا یا اس دیوت اس کو پس کچھ مضایقہ نہیں اور اگر اد کیا ساتھ اس
ایک رکن تو جہا نہ ہی نماز اور اگر نہ ادا کیا رکن لیکن ٹھیرا بقدر رکن سنت کی یعنی بقدر
تین تسبیح کی خاصہ ہو گئی نماز نزدیک الی حنیفہ اور الی یوسف کی اور خلاف ہی امام محمد کی
مسئلہ جنوقت کہ از دام ہو بیچ صرف عورتوں کے آگے ہو گیا امام سے با اوٹھائی
نجاست بھر دالی پس وہ ہی خلاف ہے جو ذکر کیا معنی یعنی اگر دیر کے بقدر رکن کی تو شے
ہی نماز اور اگر نہیں دیر کے بقدر رکن کے تو نہیں نقصان نماز کو مسئلہ جس شخص
کو نہ ملا کبر بقدر ستر عورت کی پس نماز پڑھے مہمہ کساتہ اشارہ کی جہا کہ
دکر کت اور برعنے فصل چہ بیسویں بیچ بیان استقبال
قبائے کے خوش شخص کو رو رہے کوہ شریف کی وجہ سے مقابلہ کرنا عین
مسئلہ کہ اگر کسی کو رو رہے کوہ شریف کی وجہ سے مقابلہ کرنا عین

اسکا معلوم ہو گا بیچ میت کی کہا شیخ امام ابو بکر محمد بن حلیہ فی کہ بہن شرط ہی میت کی قبل
جب سوہند کیا ہو طرف کعبہ کے اور کہا امام شیخ ابو بکر بن محمد بن فضل فی کہ شرط ہی میت کی کہ
اگرچہ سوہند طرف قبلہ کی اور حکم بعضی علانی کہ اگر بیچ جنگل کی تو ضرور ہی میت کرنا اور اگر بیچ
مسجد کی تو میت کرنا کچھ ضرورت نہیں ہی اور قبلہ مشرق والا کھانا مغرب سے نزدیک پکڑی اور ذکر کیا بیچ
امالی فتاویٰ کی حد قبلہ کی بیچ شہر ہمارے بیچ سحر قند کی کہ درمیان دو نو مغربوں کی ہے یعنی مغرب گرمی کا
اور مغرب ہار کا مسئلہ اگر ٹری نماز کسی اور طرف سوای دو نو مغربوں کی پس فاسد ہو ہی نماز اوسکی
اور اگر بی بجار کہ قدرت نہیں رکھتا یہ کہ سوہند کری طرف قبلہ کی یا خوف ہی دشمن یا دزدہ کا تو بڑی نماز
جبر قدرت ہو دی اوسکو مسئلہ اگر ٹری نماز فرض مسجد کے مذکی اور سواری کی یا ٹری نفل غیر مذکی
تو درست ہی حبلان کو جاتی مسئلہ جس شخص کو کہ بیچ معلوم ہو فی قبلہ کی شک ہے اور کوئی نہانی
والا قبلہ کا موجود نہ ہو پس چاہی کہ اپنی دل سی سوچ کر اٹھل کری اور ٹری نماز طرف اٹھل کے اور
بعد ٹری نماز کی اگر معلوم ہو فی کہ قبلہ اور طرف کو تھا پس دوبارہ نہ پڑے اور اگر درمیان نماز کی
معلوم ہو دی کہ قبلہ اور طرف کو ہی تو پھر لائق ہی کہ درمیان نماز کی پری اور سوہند طرف قبلہ کی
کری اور پری کری باقی نماز کو خواہ شبہ ہوا ہو بیچ جنگل کے خواہ بیچ رات اندھیری کی خواہ
دن میں خواہ شہر میں اور اگر اٹھل کری اور طرف کو اور نماز پڑے اور طرف کو پس چاہی دوبارہ
ٹری نماز اگرچہ طرف قبلہ ہی کی ٹری ہو اور کہا ابیوسف فی کہ اگر طرف قبلہ کی ٹری ہو تو دوبارہ
ٹری مسئلہ اگر شک ہو بیچ قبلہ کے اور بغیر اٹھل کی ٹری نماز پس بہن جائز ہی اور اگر بعد ٹری
نماز کی معلوم ہوا کہ قبلہ ہی کی طرف نماز پڑی گئی ہے تو ہی درست نہیں ہو ہی نماز پس چاہی کہ پھر
نماز ٹری مسئلہ اگر شک ہو بیچ قبلہ کی اور موجود ہی نہانی والا اور نہ پوچھا اسنی اور اٹھل سے
نماز پڑے کہ ٹری گئی نماز طرف قبلہ کی تو جائز ہو ہی اور اگر اختلاف قبلہ کی نماز پڑے تو نہیں
جائز ہو ہی اور یہ ہی حکم ہی اندھیری آدمی کا مسئلہ اگر پوچھا اوس شخص سے کہ جانتا ہی اور نہ بتایا اور
بہر اٹھل ہی نماز ٹری بعد اوسکی بنایا اور سنی پس چاہی کہ دوبارہ نہ ٹری نماز کو اگرچہ خلاف قبلہ کی ٹری ہو

نہ ہو مسئلہ اور اگر شک ہو اچھ بندہ کی اور انکل کر کے ایک کوٹ پڑی طرف انکل کے پہر بیج مار کی
 شک ہو کہ شاید تباہ اور طرف ہی پس از ہم ہی کہ دوبارہ انکل کرے اور پہر جادی طرف انکل کے پہر بیج
 اگر چار کوٹین جادی طرف پڑی ساتھ انکل کے پس جائز ہی نماز خلاصہ یہ ہے کہ جس شخص کو شک ہو بیج
 قبلہ کی پس قبلہ اوسکا انکل اوسکی ہے یعنی جس طرف انکل اوسکی ہو وہی اور ہر کو نماز پڑی ذکر کیا
 بیج خاقانی کے مسئلہ اور ذکر کیا ہی بیج مالی القیاد کی کہ اگر جانی نماز کی کہ متوجہ کونہ کاہن
 اور غیت کی پس جائز ہی نماز اوسکی اور مسئلہ ذکر کیا ہی بیج فتاویٰ خاقانیہ کی کہ اگر غیت کی
 نماز پڑی والی فی کہ تحقیق قبلہ میرا محراب مسجد کی ہی تو بہنیں جائز ہوں گی نماز اوسکی اوسطے
 کہ محراب مسجد علامت قبلہ کی ہے اور بہنیں ہی قبلہ اور اگر بہر اسینہ اپنا قبلہ ہی بغیر ذکر کی تو
 فاسد ہو ہی نزدیک سب کے اور اگر بہر امونہ قبلہ ہی لمحہ تو بہنیں فاسد ہوں گی نماز مگر مکروہ
 ہوگی مسئلہ اور اگر گمان کیا نماز پڑی والی نے کہ وضو ٹوٹا اور پہر قبلہ ہی اور جلا و سطلی
 وضو کی اور پہر معلوم ہو کہ بہنیں ٹوٹا وضو اگر ماہر بہنیں آیا مسجد ہی تو بہنیں ٹوٹی نماز اور اگر
 معلوم ہو اچھی باہر بی مسجد کی تو فاسد ہو ہی نماز **فصل شالیسون بیج بیان**
وقت کے اول وقت نماز فجر کا وہ ہی کہ حسب وقت طلوع ہو ہی فجر یعنی شمع صادق
 اور وہ سفیدی ہی پہلی ہو ہی بیج کنارہ آسمان کی اور صبح کا دن اوسکو کہتی ہیں کہ
 طلوع ہو ہی ہی سفیدی اور از طرف کنارہ آسمان کی پس نہ طلوع ہو ہی صبح کا دن کہ بہنیں
 تمام ہوتا وقت غشا کا اور بہنیں شروع ہوتا وقت صبح کا اور آخر وقت صبح کا پہلی طلوع ہونے
 آفتاب کی ہے اور خلاف کیا ہی بیج اوسوقت کی کہ بہنیں جائز ہی بیج اوسکی نماز حسب وقت کہ شروع
 نکلتا شروع ہوگی ابوبکر محمد بن فضل کے فی کہ بہنیں درست ہی نماز ہیں کے نظر پڑی اور آفتاب کی
 جب غائب ہو نظر دکھائی آفتاب سے تو درست ہی نماز اور کہا بعض نے کہ بہنیں جائز ہی نماز ہیں کہ بلند ہو آفتاب
 ایک نیزہ یا د نیزہ پہلے ذکر کیا بیج خلاصہ یہ کی اور وقت اول طہر کا حسب وقت کہ نامی آفتاب اور آخر وقت
 طہر کا جبکہ ہر شمس کا سوا ہی ساتھ اصل کی اور کہا امام محمد اور امام ہر سے جب زہی یا اوسکا شمس

بہین دست ہی نماز جنازہ و سجدہ تلاوت و سجدہ پہون زوال کی وقت اور اگر قصا نماز پڑھی بی وقت
 زوال کی پس دوبارہ پڑھی اور اگر تلاوت کی آیت سجدہ کی تو بہتر یہی کہ سجدہ مکرری اور اگر کیا تو دوبارہ
 مکرری اور وقت کہ مکروہ میں بیچ اور اسکی نفل اور بہین مکروہ میں بیچ اور اسکی فرض قضا کی اور نماز
 جنازہ کی اور سجدہ تلاوت کا ایک نفل طلوع ہونی صبح صادق سے غلطی آفتاب تک مگر سنت مکرری
 درست ہی اور دوسری بعد نماز فرض عصر کی غروب ہونی آفتاب تک اور بعد غروب ہونی آفتاب تک
 ہی مکروہ میں جو پڑھی نفل وسطی ویر ہونی نماز فرض مغرب کے اور مکروہ میں نفل جب چڑھے
 امام اور منبر کی وسطی خطبہ کے دن جمعہ کی اور وقت بکری اور اگر شروع کی نفل اور بعد اسکی
 چھ امام اور منبر کی وسطی خطبہ کے تو نہ توڑے نماز کو اور مکروہ میں نفل پہلی نماز عیدین
 کی اور وقت خطبہ عیدین کی اور کسوف اور استسقا کی اور اگر شروع کی نفل بیچ ان میں
 وقتوں کی پس بہتر یہی کہ توڑی نماز نفل کو اور اگر نہ توڑا پس تحقیق گھگھار سوا اور نہین اور
 اور اسکی دوبارہ پڑھنا مسئلہ اور اگر شروع کیا نفلوں کو بیچ دو وقتوں کی یعنی بعد طلوع
 ہونی صبح صادق کے طلوع آفتاب تک اور بعد نماز عصر کی بغیر ہونی آفتاب تک پھر توڑا اور
 تو لازم ہی کہ انکو قضا کرے مسئلہ اگر شروع کیا نفل بیچ وقت مستحب کے اور پھر توڑا
 اور کو نہ قضا کری بعد عصر کے اور قبل مغرب کی اور اگر توڑا سنت فجر کو نہ قضا کری بعد نماز
 فجر کی اور کہا بعضوں کہ قضا کری مسئلہ اگر شروع کریں چار رکعتیں پہلی صبح صادق سے
 جب کہ پڑھیں دو رکعتیں تو طلوع ہوئی صبح صادق پھر کھڑا ہوا اور پڑھیں دو رکعتیں پس
 ہو گئیں یہ دو رکعتیں سنت فجر کی نزدیک امام محمد اور امام یوسف ہی اور بیچ ایک رکعت امام جعفر
 مسئلہ اگر کیا ہی بیچ ذخیرہ کی کہ اگر پڑھیں دو رکعتیں پس چھ رکعتیں ہونی صبح صادق سے اور اگر
 ہوا کہ ہوگی بیچ پس نیز ایک رکعتی نماز کی جائزین سنت فجر کی اور اگر شروع صبح صادق سے اور اگر
 وقتوں سنت ہی نزدیک مسئلہ اگر طلوع ہوا آذان کے بعد ہوا ایک نفل اور اگر شروع نماز کی اور
 طلوع ہوا آذان کے بعد نماز کی اور اگر شروع نماز کی اور اگر شروع نماز کی اور اگر شروع نماز کی

میت کی نماز پڑھنی والا اگر پڑھتا ہی نفل کھیت کرتی ہی فقط نیت نماز کی اور بیچ تراویح کی
 اختلاف کیا بعضی متقدمین نے کہا اور ہونے کی صحیح یہ ہے کہ نہیں جائز ہی اور کہا متاخرین نے
 کہ تراویح اور کل سنتیں اور اہوتی ہیں فقط نیت نماز ہی اور احتیاط بیچ تراویح کی یہ ہے کہ نیت کر ہی
 کی یا نیت وقت کی یا قیام لیل کی اور احتیاط بیچ سنت کی یہ ہے کہ نیت کر ہی سنت کی مسئلہ اگر نیت کی بیچ
 وتر کی یا جمعہ یا عیدین کی پس مابقی کہ نیت کر ہی نماز وتر اور نماز جمعہ اور نماز عید کے اور بیچ نماز جمعہ
 نیت نماز کی وسطی اللہ کی اور نیت دعا کی کر ہی وسطی میت کی مسئلہ اور فرض تہا پڑھنی والی کو نہیں
 کھانیت کرتی نیت جب تک کہ کبھی ظہر یا عصر پس اگر نیت کی فرض وقت کی اور نہ معین کیا وقت کہ درست ہی لکھن
 بیچ جمعہ کی نہیں درست ہی اور نہیں شرط ہی نیت گنتی کھنوں کی اور اگر نیت کی فرض اور نفل کی الٹی تر
 جائز ہوگی فرض نزدیک ابی یوسف کی اور نزدیک امام محمد کی نہ جائز ہوگی فرض مسئلہ اگر شروع کی
 فرض ساتھ نیت کی ہر گمان ہو اگر نفل میں پس پڑا اور نیت نفل کے جب فراغت ہو اتوا د اہوی
 فرض اور اگر اللہ اکبر کہہ کر نیت نفل سے شروع کی پھر اللہ اکبر کہہ کر فرض کے نیت کر ہی پس پھر شروع
 کرنی والا فرض کا اور اگر ایک رکعت پڑ ہی ظہر کی پھر دوبارہ شروع کی نماز عصر یا نفل کی ساتھ اللہ اکبر کی
 پھر نیت گئی نماز ظہر کی اور صحیح ہو ہی نماز جو شروع کی ساتھ اللہ اکبر کی اور سطح شروع کی نماز فرض کے
 اور پھر شروع کی ساتھ اللہ اکبر کی نماز نفل کی توضیح ہو گئی نماز نفل کی مسئلہ اگر پڑھتا ہی نماز تہا
 پھر اللہ اکبر کہہ کر نیت کی تا بعد از امام کی صحیح ہو گئی نماز او کی ساتھ امام کی مسئلہ اگر پڑ ہی
 ایک رکعت ظہر کی اور پھر اللہ اکبر کہا اور نیت کی ظہر کی پس نماز ہو گئی ظہر کی اگر نیت کی دل سے
 اور اللہ اکبر کہا زبان سے درست ہو گئی پہلی رکعت ہی یعنی اگر بالفرض پڑ میں جاری رکھتین
 اور اس گمان کے کہ پہلی رکعت جاتی رہی سے نہیں قاعدہ کیا اور جو پہلی رکعت کی تو جالی رہی
 نماز او کی مسئلہ اگر نیت کی دو فرضوں وقت کی یعنی ظہر اور عصر کی پس اذا ہو گئی وہ نماز کہ حکما وقت
 موجود ہی اور اگر ایک دو قضا و قنوں کی پس اذا ہو گئی اول وقت کی مسئلہ اگر نیت کی قضا اور وقت کے
 کہ تو اذا ہو گئی قضا کا جب آخر وقت ہو قتی نماز کا تو وقت کی اذا ہو گئی مسئلہ نہیں ضرور ہے

ہی امام کو نیت امام کی گرد وسطی عورتوں کے مسئلہ مقتدی کی نیت کری تا بعد از ایام
 اور نہیں کنایت کرتا مقتدی کو فقط نیت فرض اور وقت کی مسئلہ اگر نیت تا بعد از ایام کی
 ساتھ امام کی نہ مقرر کیا نماز کو تو دہشت ہی اور اگر نیت کی نماز امام کی اور نیت کی تا بعد از ایام کی نہیں
 دہشت ہی اور اگر نیت کی کہ شروع کرتا ہوں بیچ نماز امام کی پس اختلاف کیا طمانی صحیح یہ ہے کہ نیت
 امام اگر نیت کی جوہ کی اور نہ نیت کی تا بعد از ایام کی تو جائز ہی نزدیک بعض علماء کی مسئلہ اگر نیت کی
 تا بعد از ایام امام اور نہ معلوم ہوا کہ کون شخص ہے امام صحیح ہی اقتدا یعنی تا بعد از ایام اور اگر نیت کی اقتدا
 ساتھ امام اور وہ مکان رکھتا ہے کہ یہ بھی اور یہ معلوم ہوا کہ عورتوں تو صحیح ہو ہی نماز امام کی مسئلہ
 جس وقت کہا کہ اقتدا کرتا ہوں ساتھ یہ کی اور نکلا عمر بن شبن درست ہی اور افضل یہ ہے کہ نیت کر
 اقتدا کی جب کہی امام اللہ اکبر تو ہو جاوی مقتدی ساتھ نماز کی سبط رح ذکر کیا بیچ محیط کی مسئلہ
 اگر نیت کی اقتدا کی جب کہتا ہو امام جگہ امامت کی تو درست ہی اور اگر نیت شروع کی بیچ نماز امام
 اور اللہ اکبر اس محمان پر کہ امام نیت باندہ لی ہی اور حقیقت میں نہیں باندہ ہی تو درست
 نہیں ہو گی مسئلہ جس شخص نے نماز پڑھی برسوں تک اور وہ نہیں جانتا ہی فرق سنت و فرائض
 اگر گمان کیا کہ جو نماز پڑھتی ہیں وہ سنت فرض میں تو جائز ہی مسئلہ اگر ہی ایک شخص کو شک بیچ
 باقی رہتی وقت ظہر کے پس نیت کی اور منی وقت ظہر کی اور جاتا رہ وقت ظہر کا تو درست ہی ہو سکتی
 کہ قصدا نماز ساتھ نیت ادا کی اور ادا ہی نماز ساتھ نیت قضا کی درست ہی اور یہ بھی صحیح ہی سبط رح
 ذکر کیا ہی بیچ محیط کی مسئلہ اگر نیت کی فرض بیچ کی دن کی جائز ہی نزدیک سبکی اگر وہ نہیں جانتا
 تمام نماز وقت کا مسئلہ جس شخص نے نماز پڑھی ظہر کے اور نیت کی کہ یہ ظہر شکل کے
 دن کی ہے اور یہ معلوم ہوا کہ وہ بدہ کی دن کی ہی تو جائز ہوئے وہ ظہر اور غلطی ہوئے
 تعین وقت کی مسئلہ اور اگر شروع کی نماز اس محمان پر کہ ہفتہ کی دن کی ہی اور وہ
 تو اس کے دن کی پس جائز ہی مسئلہ اگر شروع کی نماز اس محمان پر کہ اتوار کی دن کی ہے اور یہ معلوم ہوا
 ہفتہ کی دن کی ہے تو جائز ہی اور مستحب ہی کہ نیت کر ہی اتوار کی اور یہی ہفتہ کی ہے صحیح ہی اور اگر

نیت کیساتھ دلی اور دکھا ساتھ زبان کی توجایز ہی نزدیک سبکی اور بہتر ہی کہ نیت کرے
ملی ہوئی ساتھ بکیرہ ماہ کی جیسا کہ مذہب شافعی کا ہی مسئلہ اور ذکر کیا بیچ اخبار ناطقی
کی چو شخص کہ خطا گہرا ہی سی اور ارادہ رکھتا ہی پڑھنی فرضو خطا ساتھ جماعت کی جب کہ پہنچا نظر
امام کی اور اللہ اکبر کہی اور نہ نیت کی پس اس وقت اگر ہی اسطرچہ کہ اگر چہ جاوی کہ کو فی نماز پڑھتا
اور بتاوی اس وقت کو ہی تامل توجایز ہی نماز کو کی اور اگر جواب دہنی میں تامل کیا تو نہیں صحیح
ہی نماز اسکی مسئلہ اگر نیت کر ہی نماز کی بعد کہ ہی اللہ اکبر کی تو نہیں صحیح ہوگی نماز فصل
اکیسویں بیچ بیان فرضوں نماز کی فرض اندر نماز کی آئندہ میں آئین چہ فرضوں پر اتفاق ہی
سب کا اویچ دو فرضوں کی اختلاف ہی علماء کا فرض پہلا بکیرہ تحریر یعنی اللہ اکبر کتنا وقت شروع
نماز کی دوسرا فرض قیام ہی یعنی نیت کی بعد پڑھنا اور تیسرا فرض تراہ ہی یعنی
بیچ قیام کی پڑھنا تو ان شریف کا چوتھا فرض رکوع کرنا یا پھر ان فرض سجدہ و ٹکانا چھٹا
فرض قعدہ اخیرہ بقدر التحیات کی پس ان چہ فرضوں میں اتفاق ہی سب کا اور باہر نماز ہی
قصہ سی فرض ہی نزدیک ابو حنیفہ کی اور نزدیک امام محمد اور امام یوسف کی خلاف ہی اور پھر بیچ
ہر کن کی فرض ہی نزدیک امام یوسف کی ساتھ دلیل حدیث کی کہ کہا ابن مسعود کی کہ فرمایا پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم فی لا یخیر صلوٰۃ لا یقیم الرجل فیہا ظہرہ فی الوکوع و لا یخیر
یعنی نہیں جائز ہی نماز جب تک نہ پڑھی بیچ اسکی آدمی کی پہنچ رکوع اور سجدہ کی مسئلہ نہیں
داخل ہوتا بیچ نماز کی مگر ساتھ کہ ہی بکیرہ افواج کی یعنی اللہ اکبر یا اللہ واللہ اکبر یا اللکیر یا کہا بدنی بکیرہ
اللہ اصل یا عظم یا الرحمن اکبر یا لا الہ غیرہ یا تبارک العدیا اور سوای اسکی کوئی نام اللہ کا تو درست ہی اور
اگر کہا اللہم یا کہا یا اللہ تو ہی صحیح ہی اور اگر کہا اللہم اغفر لی یا اللہم للرزقی یا استغفر اللہ یا عوذ باللہ یا
لا حول ولا قوۃ لا باللہ یا ماشاء اللہ پس نہیں صحیح ہی نماز اور اگر کہا اللہ تو درست ہی نماز نزدیک ابی
کی اویچ طاہر روایت کی یہی کہ نہیں شروع ہوئی نماز مسئلہ اور اگر کہا اللہ اکبر یا تو نہیں درست ہی نماز
اور اگر کہا در بیان نماز کی تو قاعدہ ہوگی نماز سو علی کہ ایک یا نام شیطانی ہی اور اگر کہا اللہ کفر نماز کی کفری

و اختلاف ہی پنج اوکی علماء مصری اور کوفہ کا صحیح یہ ہے کہ درست ہی نماز یعنی شروع نماز کا ہوا اور اگر
 بڑھاکر کہا پہلی آیت اللہ کو جیسا کہ فرمایا حق تعالیٰ فی قرائت میں پنج سورہ یونس کی آیت اللہ اَوْفَتْ لَکُمْ
 پس فاسد ہوگی نماز نزدیک علماء کی اور کہا امام محمد بن مقاتل فی ذکر اگر کسی شخص فی سبب حایل ہو
 کی کہ تمیز نہیں رکھتا یعنی فرق نہیں جانتا اللہ اکبر اور اللہ اکبر میں تو جائز ہی نماز مسئلہ اور اگر
 شروع کی تکبیر ساتھ امام کی اور کھیا اوسنی اللہ پہلی کہنی امام سی تو نہیں جائز ہوگی نماز اگر کہا او
 اللہ برابر امام کی یا بعد امام کی اور تمام کیا اگر پہلی امام سی تو ہی نہیں جائز ہی اس واسطی کہ چاہی
 تھا اوسکو شروع کرنا ساتھ امام کی باطل اور اوسنی سبقت کی امام سی اور اگر کہی اللہ اکبر پہلی کہنی
 امام سی تو نہیں شروع ہوئی نماز اوکی ساتھ امام کی اور نہ شروع ہوئی جدا امام سی یہ روایت
 نو اور کی ہی اور کہا بعضوں فی کہ شروع ہوئی نماز جدا امام سی اور نہ شروع ساتھ امام کی
 یہ روایت صحیح کتاب اصل کی ہی اور کہا گیا ہی کہ اول قول امام محمد کا ہی اور دوسرا
 قول امام یوسف کا ہی مسئلہ اور اگر تکبیر کی بعد تکبیر امام کی یعنی دوبارہ کہی تکبیر اور
 کر شروع کی اور دوبارہ اقتدا امام کا کیا تو ہوگی شروع ساتھ امام کی اور قطع ہوئی پہلی
 نماز جو تھا پنج اوکی اور بہتر یہ ہے کہ تکبیر کی مقتدی ساتھ تکبیر امام کی نزدیک ابی حنیفہ کی
 اور کہا امام محمد اور امام یوسف فی کہ تکبیر کی بعد امام کی مسئلہ جس وقت شک ہو مقتدی
 کہ تکبیر میری پہلی تکبیر امام کی ہوئی ہی جس کم کیا جاویگا ساتھ کمان غالب ہے اور اگر دونوں
 محان برابرین تو جائز ہوگی نماز شرط دوسری صحیح بیان فرض قیام کی اگر چہ ہی فرض
 بیٹھ کر باوجود قدرت ہوئی قیام کی یعنی کھڑی رہی کئی پس نہیں جائز ہی نماز اگر عاجزی قیام
 سی سبب مرض کی تو بیٹھ کر چڑی اور رکوع اور سجود کی اور اگر نہیں طاقت ہی رکوع اور سجود
 کی تو اشارہ سی چڑی لیکن اشارہ کر سی واسطی سجدہ کی زیادہ رکوع سی اور نہ اوٹھاوی
 کوئی چیز اگلی منہ کی واسطی سجدہ کرنی کی موافق نمازی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اِنْ اَخَذْتُمْ رُفَاتٍ اَنْ
 تَتَّخِذُوا عَلٰی اَسْلَافِکُمْ مِثْلَ مَا تَتَّخِذُوْنَ وَ اَسْلَافُکُمْ بِرَأْسِکُمْ مِثْلَ مَا تَتَّخِذُوْنَ
 سجدہ

کری اور بزین کی پس سجدہ کر اور اگر نہ قاد رہو تو پس سارہ کر ساتھ سر کی مسئلہ اگر لہا نکلیہ اور بزین
 کی اور سجدہ کیا اور بزین کے تو بھی سرست ہی ذکر کیا ہی سچ ذخیرہ کی مسئلہ اگر قوت نہ ہو مٹھنی کی توجہ
 یعنی اور بانوں پس سجدی طرف قبلہ کی اور اگر نشا اور کوفت کی توجہ یکا طرف قبلہ کی اور شاہ کیا ساتھ سر
 تو بھی جائز ہی اور اگر نہ مقدور ہو ساتھ سارہ کر لی سر کی تو نہ پڑ ہی نماز لیکن نہیں ساقط ہوئی ذمہ
 او سکی اگر ہوشیا ہی اور سچ ایک روایت کی ہی کہ ہوش بھی رکھتا ہو تو بھی ساقط ہوئی جب
 عاجز ہوئی جس حرکت سی ایک رات دن تک اور نہ ہاں رہ کر ساتھ انکھون کی اور ہوش کے
 اور مل کی اور جب کہ اجا ہوئی اور طاقت ہوئی جس حرکت کی اور تباہہ حالت بیماری میں
 ہوشیا پس لازم ہوگی قصا نماز بموجب روایت پہلی کی اور اگر حالت بیماری میں ہوش تھا
 تو نہیں لازم ہوگی قصا او سکی مثل ہوش کے خلاصہ یہ ہی کہ جو شخص ہوش رہی ایک
 رات دن تک اور جب ہوش آوی تو نماز قصا نہیں ہے ذمہ او سکی اور اگر کم ایک رات اور دن کے
 ہوشین آوی تو قصا کر ہی نماز کی اس طرح جو کوئی بیمار ہو رہے یا کہ طاقت نہ ہی سارہ ہی
 نماز پڑنی کی اور ہوش ہی ہی ایک رات دن تک تو نماز قصا کرے اور اگر ہوش مانی ہے تو نزدیک
 بعضوں کی قصا کر ہی اور بعضوں کے نزدیک نہ قصا کر ہی مسئلہ جو شخص طاقت رکھتا ہو کھڑی ہوئی کے
 اور نہ قضا رکھتا ہو رکوع اور سجود کی پس نہیں لازم او سکو کہ کھڑا ہو کر پڑے اور ذکر کیا ہی ذخیرہ کی طاقت
 ہی قضا اور رکوع کی اور نہیں طاقت ہی سجدہ کی تو بھی نہ قضا کر ہی اور بیٹھ کر پڑے ساتھ اشارہ کی اور
 اکثر علانی کہ اختیاری نمازی کو چاہی کھڑا ہو کر پڑے ساتھ اشارہ کر ہی یا بیٹھ کر پڑی ساتھ
 اشارہ کی مسئلہ ایک شخص کہ سچ حلقہ اور سنے زخم ہی اور ہنسی رنوع اور سجود کر ہی سی تو
 نماز پڑے بیٹھ کر ساتھ اشارہ کر ہی کی مسئلہ اگر ہی کوئی شخص کہ سبب بہت بڑا ہی کی کہ ہتھائی
 پیشاب یا زخم کھڑی ہوئی ہے اور نہیں بہت ہے بیٹھ کر پڑنی سے پس لازم ہی کہ پڑے نماز
 بیٹھ کر اگر اس طرح سجدہ کرنے سی جاری ہو تا ہی پیشاب یا باہر مستفی ہی تو بھی بیٹھ کر
 پڑی نماز نہ اشارہ کر ہی کی مسئلہ اگر ایک شخص کہ بیٹھ کر نماز پڑنی سی جاری ہو تا ہی پیشاب

اور بیٹ کر پڑھنی سی نہیں جاکر ہوتا ہی تو لازم ہی اوسکو کہ گہرا ہو کر پڑھی نماز ساتھ رکوع اور سجود
 اگرچہ ہنسا ہی پیشاب مسئلہ ایک شخص نماز پڑھتا ہی گہرا ہو کر اور باخبر ہوتا ہی قرات پڑھنی سے
 بسبب کھڑی ہونے کی وجہ اپنی کہ پڑھی نماز بیٹھ کر ساتھ قراءۃ کی مسئلہ اگر ایک شخص نماز پڑھتا
 اکیلا قوافد ہوتا ہی اور قیام کی اور اگر پڑھتا ہی جماعت سے تو نہیں قافد ہوتا ہی اور قیام کے
 تو جا ہی کہ شروع کری نماز ساتھ امام کی کھڑی ہو کر اور بیٹھ جاوی ہر جب قریب ہو وقت رکوع
 پس کھڑا ہو جاوی اور رکوع کری ساتھ امام کی مسئلہ جا ہی کہ نماز پڑھے بیمار بیٹھ کر اول سی
 آخر تک جیسا کہ پڑھتا ہی سہلہ النجات کی اور اسی بر فتویٰ ہے اور سچ ایک روایت امام محمد کی آیا
 امام حنفیہ سی ہی کہ بیٹھ جسطرح کہ جا ہی مسئلہ بیچ زنیرو کی ہے کہ ایک عورت کی جنسی وقت
 نکلا سر کچھ کافرج سی اور خوف ہی جانتے رہنی وقت کا پس جا ہی کہ وضو کری اگر قدرت ہو اگر
 قدرت نہ ہو تو تیمم کری اور کھڑی سر کچھ کلاچ ہڈیا کی یا سج کھڑا کی اور بیٹھ کر پڑھی نماز ساتھ
 رکوع اور سجود کی اگر نہ ہو وی قدرت رکوع اور سجود کی پس پڑھے نماز ساتھ اشارہ رکوع کے مسئلہ
 اور اگر شل من دونوں ایک شخص کے اور نہیں موجود ہے پاس اس کے کوئی شخص کہ
 وضو کر وائی اوسکو یا تیمم پس جا ہی کہ ملی دونوں تہون اور مونہہ کوس تہہ دیوار کی سہلہ تیمم کی
 اور نماز پڑھی پس اب مقام غور کا ہی سچ ان مسئلہ کہ اگر گز نہیں پایا جانا عذر تاخیر نماز کا افسوس
 اور مقام حشر کا ہی سہلہ ترک بنو الن نماز کی کہ کیونکر ترک کرنی میں نماز کو بیچ حالت ندرستی کے
 مسئلہ اگر پڑھی نماز ندرست کی کھڑی ہو کر تھڑی سی پس پیدا ہوئی کوئی بیماری کہ لطافت
 کھڑی ہونی کے نہ ہی پس جا ہی کہ بیٹھ کر پڑھے باقی نماز کو رکوع اور سجود کری اور اگر نہیں ہی طاقت رکھ
 اور سجود کی ہی تو پورا کری اشارہ سے اور اگر نہیں ہی طاقت بیٹھنی کی ہے تو جیت بیٹھ کر واکری
 نماز کو مسئلہ اگر نماز پڑھتا ہی بیمار بسبب نہ سہ بیٹھ کر اور بیچ نماز کے ندرست ہونا پس
 جا ہی کہ گہرا ہو وی اور پورا کری باقی نماز کو نزدیک ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے اور نزدیک امام محمد
 کے از سر نو سن شروع کرے نماز کو ادا اگر نماز پڑھے تھوڑے سی ساتھ اشارہ دہنی ہر قادر ہوا

بیچ نماز کی اوپر رکوع اور سجود کی پس چاہی کہ از سر شروع شروع کری نماز کو نزدیک سبکی اور جایز ہیں
 نفل ہر پڑھنی بغیر عذر ہی اور اگر شروع کری نفل کہہ ہی ہو کہ بغیر عذر اور پھر تہک گیا پس نہیں مضائقہ
 ہی کہ نفل ہی کیکہ ساتھ دیوار کی یا ساتھ عصا کی یا بیٹھ جاوی بسبب عذر کی جایز ہی نزدیک
 سبکی اور اگر تکبیر لگایا بغیر عذر کی تو مکروہ ہی نزدیک سبکی اور اگر بیٹھا بغیر عذر کی اور شروع
 کی کہہ ہی ہو کہ تو جایز ہی ساتھ کراہت کی نزدیک ابو حنیفہ کی مسئلہ اور جایز ہیں
 نفل اور پڑھو ہی اور شتر اور چتر کی پڑھنی واسطی مسافرو کی نزدیک سبکی اور واسطی مقیم کی پڑھنی
 ابی حنیفہ کی جایز ہیں اور فرائض ہی درست ہیں بسبب عذر و نکی کہ اوپر بیان کی گئی ہیں
 بیچ فضل تنیم کی جیسا کہ ساتھ خوف بیماری اور دشمن اور درندہ اور کچھ سی ہی اور ایسا
 حشکم ہی واسطی بوڑھی آدمی کی کہ سوار ہی اوپر چار پادہ کی اور نہیں طاقت رکھتا اور ترنی
 کی یا حورت ہو کہ نہیں موجود کرتی ہو کوئی محرم تو پڑھیں یہہ دولو اوپر سواری کی لیکن جو
 شخص کہ نماز پڑھی اوپر سواری کی تو چاہی کہ اشارہ کرین ساتھ رکوع اور سجدہ کی اور کرین اشارہ
 سجدہ کا زیادہ رکوع سی مثل اوس شخص کی کہ جو پڑھتا ہی نماز بیٹھ کر ساتھ اشاروں کی اور
 اگر سجدہ کیا اوپر اوس چیز کی کہ جو رکبی ہی نزدیک اوسکی اوپر پشت جا نو رکبی یا سجدہ کیا اوپر
 زمین کی تو نہیں درست ہی نماز اس واسطی کہ نماز اوپر چار پادہ کی مقرر کی گئی ساتھ اشاروں کی
 اور اگر ہی اوپر زمین کی نجاست تو نہیں منع کرتی نماز کو اور کہا بعضوں فی کہ منع کرتی ہی اور
 قول پہلا بیچ ظاہر روایت کی ہی مسئلہ اور اگر پڑھی فرض بیچ کفایت کی بیٹھ کر بغیر عذر
 تو جایز ہی نزدیک ابو حنیفہ کی اور کہا امام محمد اور امام یوسف فی کہ نہیں جایز ہی بغیر عذر کی
 شرط تیسری بیچ بیان قرات کی قرات کہتی ہیں صحیح کرنا حرف و کتاب ساتھ زبان کی
 اسطرچہ کہ سنی نفس اوسکا اور کہا گیا ہی کہ جوقت صحیح کیا حرف و نکو تو جایز ہی نماز اگرچہ سنی نفس
 اور فرض ہی قرات بیچ تمام رکعتوں نفل اور روز اور فوضون دو رکعت والو کی لیکن بیچ ترک رکعت
 فرض یا چار رکعت والو کی فرض ہی بیچ دو رکعت کی بغیر معاین کرتی کی یعنی چاہی دو رکعت اولین یا دو رکعت

آخرین یا ایک اول اور تیسرین یا اول اور چوتھی میں یا ایک دوسری اور تیسرین یا ایک دوسری اور
چوتھی میں قرات پڑھی اور افضل ہی کہ پڑھی بیچ دو نوا اول کی میں اور بیچ دو رکعتوں اخیر کی تہ پار
ہی چاہی قرات پڑھی چاہی بیچ پڑھی چاہی خاموش رہی اور انوارہ قرات فرض کا ایک ستم ہی
اگرچہ چوتھی ہو مثل قول اللہ تعالیٰ کی منعم فظہا کہ نہ نزدیک ابی حنیفہ کی ہی اور نزدیک امام محمد اور
امام یوسف کی فرض میں تین آیتیں چوتھی یا ایک آیت بڑی مثل تین آیت چوتھی کی مسئلہ
جسوف کہ پڑھی ایک آیت کہ وہ مکہ ہی جیسی کہ بیچ سورہ الرحمن کی ہی مسئلہ امتثال یا وہ
اب ایک حرف ہی جیسی قاف یا ساد یا نون اختلاف کیا ہی علانی بیچ اس کی صحیح یہی کہ
نہیں جائز ہی اور اگر پڑھی آیت بڑی مثل آیت الکرسی کی یا آیت مدینہ کی میں یا ایتھا الذین
امنوا اذ انزلنا علیہم اس تمام آیت ہی تہوڑا سا بیچ ایک رکعت کی اور تہوڑا سا بیچ دو رکعت کی
پس اختلاف کیا ہی بیچ اس کی صحیح یہی کہ جائز ہی اور قول ابی حنیفہ کی اور جو شخص نہیں چاہا
پڑہ سکتا اگر ایک آیت پوری نہیں لادہ ہی دوبارہ پڑھنا اوس آیت کا نزدیک ابو حنیفہ کی
اور نزدیک امام محمد اور امام یوسف کی لازم ہی کہ تین دفعہ پڑھی اوس آیت کو شرط جو تہ
بیچ بیان فرض رکوع کی رکوع کہنی ہیں بھکا یا کہ کھانتے سر کی اور اگر بھکا یا سر کو تہوڑا اور تہ
برابر کیا سر کو ساتھ ہم کر کی اگر ہی قریب رکوع کی تو جائز ہی نماز اور اگر ہی طرف قریب ہم
پس جائز ہی رکوع اوس کا مسئلہ ایک شخص بیچ رکوع کی ملا ساتھ امام کی اور بیت
باندھی اوسنی ختم کی ہو ہی پشت کی یعنی قریب رکوع کی پس نہ شروع ہو ہی نماز اوس کی مسئلہ
ایک شخص پشت ختم ہو ہی گھبرا ہی اور بیچ چاہی ختم ہو ہی پن اوس کی کا نوبت رکوع کی پس چاہی او
کہ بھکا دی سر کو اسی رکوع کی مسئلہ ذکر کیا بیچ حیون الفتاویٰ کی کہ جو قرات امام کو بعد ایک ستم
کونکی اور مقتدی فی رکوع کیا اور دو سجود کی تو اس صورت میں فاسد ہو گی نماز اوس کی مسئلہ اور اگر ایسا
امام کو بعد رکوع کی سجود میں پس رکوع کیا اور دو سجود کی تو نہیں فاسد ہو گی نماز اوس کی کہ ایک تہ کی زیادتی
نماز کو تہوڑی ہی اور کہ ایک تہ سی زیادتی نہیں تو تہ نماز کو مسئلہ جو قرات رکوع کیا مقتدی پہلی نام

اور سر اوٹھایا پہلی رکوع امام سی پس نہیں جائز ہوا رکوع اوٹسکا اور حیثیت کہ آیا امام کوچ رکوع کے
 پس جائز ہوئی نماز اور حیثیت کہ پہنچا طرف امام کی اور امام بیچ رکوع کی ہی اور نیت باندھی اور بیچ
 قیام کی تھیرا یا ہانک کہ سر اوٹھایا امام فی رکوع سی تو نہیں شریک ہوا بیچ اس کعبت کی اور اگر آیا امام
 کوچ رکوع کی بقدر ایک بیچ کی اور وضعت رکوع کی سجدہ سے کہ نام رکھا جاوی اوٹسکا رکوع یعنی ستر
 پشت کو ایک تہجم کیا جاوی اور سطر ح فرضیت سجدہ کی ہے کہ ایک مرتبہ پیشانی کو اور زمین
 کی رکھی تو شامل ہوا بیچ رکعت کی نزدیک ابی حنیفہ اور امام محمد کی اور ذکر کیا بیچ شرح صفحہ ثانی کے کہ
 اگر نہ تھیرا بعد تین تسبیح کے بیچ رکوع کی یا نہ تھیرا تین تسبیح تو نہیں جائز ہوئی نماز اور ذکر کیا بیچ
 زاد الفقہاء کی کہ کمتر تسبیح بیچ رکوع اور سجدہ کی تین مرتبہ میں اور اسطرح تسبیح میں اور اعلیٰ
 سات تسبیح میں رکن پانچویں فرض بیچ بیان سجدہ کی فرضیت سجدہ کی ادا
 ہوتی ہے ساتھ رکھی پیشانی اور ناک اور دونوں ہاتھوں اور دونوں گھٹنوں کے اور اگر رکھی مثلاً
 اور نہ رکھی ناک جائز ہی نزدیک سبکی اور اگر بی عذر کی ہی تو مکروہ ہی اور اگر رکھی ناک اور نہ رکھی پیشانی
 تو جائز ہی نزدیک ابی حنیفہ کی اور امام یوسف اور امام محمد کی نزدیک نہیں درست ہی ساتھ ناک کے مگر
 جب کہ کوئی عذر ہو بیچ پیشانی کی تو درست ہی مسئلہ اور رکھا واسطی سجدہ کی طہوری کو یا مکان کو پیش
 درست ہی اگرچہ عذری ہو بلکہ اشارہ کری اور رکھنا دونوں ہاتھوں اور دونوں گھٹنوں کا واسطی سجدہ کی نہیں
 فرض ہے نزدیک غلامہاری کی اور نزدیک امام زفر اور امام شافعی کی فرض ہے مسئلہ اگر نہ رکھا گھٹنا بیچ سجدہ
 کی اور زمین کی پس جائز ہی سجدہ بیچ صحیح مذہب کے مسئلہ اور اگر سجدہ کیا اور نہ رکھی دونوں ہاتھوں اور زمین کے
 تو نہیں جائز ہی سجدہ اور اگر رکھا ایک ہاتھ تو جائز ہی مسئلہ اور اگر سجدہ کیا سبب زکام کی اور بران اپنی
 تو جائز ہی نزدیک ابی حنیفہ کی اور اگر سجدہ کیا اور گھٹنی کے تو نہیں جائز ہی مسئلہ اور اگر سجدہ کیا اور پشت
 ایک شخص کے اور وہ بیچ نماز کی ہے تو درست ہی اگر وہ شخص بیچ نماز کی نہیں ہی تو نہیں جائز ہی مسئلہ اور اگر
 ہی جگہ سجدہ بلند جگہ پاؤں سے بقدر دو اینٹوں گہری ہوئی تو جائز ہے اور اندازہ اینٹوں بخدا
 کا اندازہ اگر کے ہی مسئلہ اور اگر سجدہ کیا اور بیچ علامہ کے یا اور کبھی زیادہ

زیادہ کی اور جگہ پاک کی تو جائز ہی نزدیک عکس ہماری کے اور کمر از یادہ مثل اس امر اور گوشہ اور غیرہ کہ کھتی
 ہیں اور نزدیک نام نہ فحی اور امام احمد کی نہیں درست ہی مسئلہ اور اگر سجدہ کیا اور بہتین باکی انگلیہ
 کی اور جگہ نہیں کے نہیں جائز ہی اور بیچ ایک روایت کی ہے کہ جائز ہی مسئلہ اور اگر کہا بیچنی کی ہے تو
 با کرتہ اور جگہ پاک کے بسبب گری یا سردی یا مٹی کے اگر سجدہ کیا تو جائز ہی لیکن گفتگو بیچ کر است کے
 ہی مسئلہ اگر سجدہ کیا اور برف یا گھاس یا ہوسہ یا روٹی کے اگر دھنس گیا بیچ نرمی ان
 چیزوں کی تو نہیں جائز ہو گے نماز اور اگر نہ دھنس بیچ اس کی تو جائز ہی نماز اور پراس کے
 مسئلہ اگر سجدہ کیا اور چاول یا چھینا یا حواری کی نہیں جائز ہے اور اگر سجدہ کیا اور گندم
 یا جو کی تو جائز ہے لیکن سجدہ کرنا اور چاول یا روٹی دھنکی ہوئے کی درست ہی کہ ہو دین وہ
 بیچ گوند کی بند مسئلہ پوچھا نصیر سے کہ اگر کبھی پیشانی ایک شخص نے اور بہتر
 چھوئی کے وسطی سجدہ کی آیا درست ہی یا نہیں جواب کہ اگر پیشانی سجدہ کر نیوالی تھوڑی سی
 ہی اور بہتر کے اور بہت ہی اور ہر زمین سے تو نہیں جائز ہو سجدہ اور اگر ہے پیشانی بہت
 اور بہتر کے اور تھوڑی سے اور ہر زمین ہی تو جائز ہو گا سجدہ اور سکا شرط چھٹی فرض
 بیچ بیان قعدہ اخیرہ کے اور وہ فرض بعد تشهد کی ہی اور طہر ہوئی فرضت اس کی
 ان مسئلوں سے ان شاء اللہ تعالیٰ کی بیان کیا جاتا ہے مسئلہ ایک شخص نے پڑی نماز طہر کی باج کر
 مع رکوع سجدہ کی اور نہ قعدہ کیا بیچ چوتھی رکعت کی میں سو گئی اس کے نفل اور فرضت باطل ہوئی
 مسئلہ مسافر نے جب کہ اقتدار کیا مقیم کا بیچ نماز قضا کی نہیں صحیح ہی اقتدار اسکا اسو
 کہ قعدہ پہلا مسافر کا فرض ہے اور مقیم کا جب ہی میں ہوئی تا بعد ازیں فرض پڑھنی والی کی تا بعد نفل
 پڑھنی والی کی مسئلہ حیثیت کہ یاد کیا بعد تمام کرنی نماز کے سجدہ تلاوت کا باج کر گیا وسطی سجدہ تلاوت کی تو
 باطل ہو قعدہ اخیرہ اسکا اب جب تک قعدہ اخیرہ نہ کر گیا بعد التحیات کے تو نماز فاسد ہوگی مسئلہ اگر سوا
 ایک شخص بیچ تمام قعدہ اخیرہ کی پس جب جاگی تو لازم ہی کہ بیٹھی بیچ قعدہ کی بعد التحیات کی اور اگر
 نہ بیٹھا تو فاسد ہوئی نماز اسو سٹے کہ افعال نماز کی بیچ حالت سونے کے نہیں محسوب ہوتی عیداکہ

پڑا ایک شخص نے بیچ حالت سونکی یا رکوع کیا سوئی ہوئی تو محسوس ہو گا یہ مسئلہ اکثر واقع ہوتا ہے
 خاص تر بیچ نماز پر بیچ کی اور اکثر لوگ اس مسئلہ میں واقف نہیں ہیں بشرط ساقون بیچ بیان
 باہر آنا نماز سی سائبہ قصد کی فرض ہی نزدیک ابو حنیفہ کی خلاف ہی وسطی امام محمد اور
 ابو یوسف کی یہاں تک کہ اگر گزرنے والا جانکر یک شخص نے بیچ قعدہ اخیرہ کی بعد تمام ہوئی بقدر
 التعمیات کی یا کلام کیا یا کوئی حرکت ایسی کی کہ توڑتی ہی نماز کو پس تمام ہوئی نزدیک سبکی اور اگر
 نکلا گزرنے پر بیچ بقدر التعمیات پڑھنی کی بغیر قصد مصلیٰ کی تمام ہوئی نماز کو سبکی نزدیک امام محمد اور
 ابو یوسف کی اور نزدیک ابو حنیفہ کی وضو کی اور بیچ قعدہ اخیرہ کی اور نکلی نماز سی سائبہ
 قصد سی اور نکلتی ہیں اس خلاف سی بارہ سلی اور وہ یہ ہیں کہ تیسیم کرنا الی فی جیب دیکھا پانی
 بعد بیچ قعدہ اخیرہ کی بقدر التعمیات کی یا تہا مسح کرنا الی پس تمام ہوئی دست مسح اوکی کی یا اوتار
 سونہ کو سائبہ فعل تہوڑ کی یا انھی تہا سبکی اوسنی سورت یا آیت قرآن کی یا بربہ تہا یا اوسنی کپڑا
 یا اشارہ کرنا الی تہا قور ہوا اور رکوع اور سجود کی یا یاد آیا اوسکو کہ دہ میری ایک نماز قضا ہی
 یا نبی وضو ہوا امام قاری اور خلیفہ کیا انھی کو تہا آفتاب بیچ نماز خبر کی یا شروع ہوا وقت عصر کا
 بیچ نماز صبح کی یا مسح کیا تہا اور پڑھنی کی کہ وہ مگر ایچ ہوئی زخم سی یا صاحب عذر تہا ارجا تہا
 عذر اوسکا پس ان بارہ صورتوں میں فاسد ہوئی نماز نزدیک ابی حنیفہ کی اور نزدیک امام محمد
 اور امام یوسف کی تمام ہوئی نماز بشرط آٹھویں بیچ پڑھنی فرض رکن کی پڑنا بیچ رکن
 فرض ہی نزدیک ابی یوسف کی کہ ثابت ہی حدیث سی ذکر کیا اوسکو معنی بیچ اول فرائض کی
 اور نزدیک امام محمد اور امام حنیفہ کی واجب ہی فصل تیسویں بیچ بیان واجب
 کی واجب ہیں عین کرنا الحمد اور قرآن کا بیچ اول دو رکعت کی اور واجب ہی ایک ایک بار
 الحمد کا پڑنا بیچ ہر ایک رکعت کی یعنی بیچ ایک رکعت کی دوبارہ پڑھی الحمد واجب ترک
 ہوتا ہی اور پڑنا الحمد کا پہلی سورت سی اور ملنا سورت کا یا آیتوں کا بیچ او نہیں دو رکعت کی
 سائبہ الحمد کی اور پکار کی پڑنا بیچ اون نمازوں کی کہ ثابت ہوا ہی جیسا کہ بیچ دو رکعت فرض فجر

اور مغرب اور عشا کی اور جمعہ اور عیدین میں ہی پکار کی پڑنا چاہی اور تہتہ پڑنا ہی اودن
 نازو کی کہ حکم ہی تہتہ پڑنی کا جیسا کہ نازہر اور عصر کی اور پڑنا و عادت خود کا بیچ و ترکی اود
 پڑنا تشہد کا بیچ دو نوحہ کی اور بیچ ایک روایت کی بیچ قعدہ اخیرہ کی پڑنا واجب ہی اور
 نازسی خارج ہونا ساتھ سلام کی اور سجدہ تلاوت کا اور دو سجدہ سہو کی اور تکبیرات عیدین
 کی اور نقل کرنا ایک فرض سی طرف دوسری فرض کی جیسی کہ رکوع سی اوہتہ کی سجدہ میں جاو
 یعنی رکوع کی حالت میں نہ جلا جاوی یہ سب واجب ہیں **فصل تیسون** بیچ بیان طریقہ
 مسنت کی طریقہ مسنون یوں ہی جو وقت کہ ارادہ کری کوئی شخص یہ کہ شروع کرتی ناز اور تہتہ
 کری اور نکالی دو نوہا تو کی دو نوہا تینون سی اور پڑ تکبیر کی یعنی اللہ اکبر کی اور اوہاوی
 دو نوہا تہو کو ساتھ اللہ اکبر کی اور ذکر کیا بیچ ہا یہ کی کہ اوہاوی اول ہا تہو کو پھر اللہ اکبر کی
 بیان تک کہ مقابل ہوں انگوہی کا نوہی کو ولسی اور رکبی اونگیو کو تہی حال پر یعنی نہ تہتہ نہ
 رکبی نہ بہت تنگ رکبی اور رخ تہی کا مقابل رکبی طرف قبلہ کی اور عورت اوہاوی ہا کو پوجاوی
 تنگ اور بیچی سرانگیو کا ناز ہی تنگ اور عتدی کی تکبیر ساتھ تکبیر امام کی اور نزدیک امام محمد
 اور امام یوسف کی تکبیر کی بعد تکبیر امام کی اور یہ اختلاف ہی بیچ بہتر ہوئی کی اور نہ ترک کر کی
 ہا تہہ اوہا نیکو وقت شروع ناز کی اور اگر عادت پکری کا تو گنہگار ہو گا اور رکبی دہنی ہا تو
 او پر بائیں ہاتھ کی اور پکری سیسی ہاتھی ہنچا اولی ہا تہہ کا اور رکبی دو نوہا تہو کو بیچ ناز کی اور
 رکبی او پر جانی کی اور پڑی سبحان اللہ آخر تک اور اگر پڑی قبل شام تک تو منع نہیں کیا جاوگا اوہنہن
 پڑنی کا تو حکم نہیں کیا جائیگا اور پڑی اپنی وجہ آخر تک نزدیک ابی یوسف کی بیچ ایک روایت پہلی
 تکبیر کی اور بیچ دوسری روایت کی بعد تکبیر کی اور نزدیک امام حنیفہ اور امام محمد کی پہلی تہتہ سی اور رکبی
 بعد تہتہ کی بالاجماع اور پھر امو پڑی لیکن امو تہا ہی سبحان اللہ کی اور چاہی پڑی عتدی ساتھ
 سبحان اللہ کی اور بیچ عیدین کی پڑی پہلی تکبیر ولسی اور بوقت ہی پڑی امو کو ساتھ سبحان اللہ
 جب جاوی امام کو تہتہ پڑنا ہوا اور بوقت او کو کہی ہیں جو درمیان ناز کی شامل ہو پھر بوقت تکبیر

مسنون وسطی پورا کرنی باقی نماز کی جاہلیی کہ پھر اعوذ پڑھی اس طرح ذکر کیا بیچ قطعگی اور اگر نماز امام
 کو بکار کی پڑھنا ہو تو چاہی کہ سنی اور چکار ہی اور کہا بعضوں نے کہ پڑھی سبحانک اللہم جب ہم نبوی امام ایک
 کلمہ دربان دم نبی امام کی پڑھی اور رت فقید ابی جعفر سی ہی کہ باوی امام کوچی الحمد کی سبحانک اللہم پڑھی
 نزدیک سبکی ذکر کیا اسکو بیچ ذخیرہ کی لیکن بیچ نماز جمعہ اور عیدین کی جب نبوی اور امام سی قطعگی ہی
 متاخرین نبی بیچ سبکی اور حقیقت کہ با بیچ رکوع کی تو اسٹکل کرنی لیکن اگر پڑھو گنا سبحانک اللہم کو تو سبکی بیچ
 رکوع میں تو پڑھی پڑھی ہو کہ اور اگر جانی کہ پڑھنی سبحانک اللہم سی فوت ہو گا رکوع نبی شمالی نہ ہو سکتا تھا تو
 نہ پڑھے بلکہ رکوع کری اور با جمعہ کری امام کی اور اس طرح حکم ہے اگر با بیچ سجدہ پہلی کہیں تھی رکوع
 اور نہ ہو گا بانی والا رکعت کا جب تک نہ یک ہر ساتہ امام کی بیچ نماز رکوع کی یا بقدر تسبیح کی اور
 بیچ ذخیرہ کی ہے کہ اگر ختم کیا بنت کو بیچ رکوع کی تو یا یا رکعت کو خواہ بقدر تسبیح کے یا یا سبحانہ یا یا ہو
 اور اگر باوی بیچ تعدہ کی کہیں جاہلیی کہ نسبت با نبوی اور بیٹہ جاوے اور کہا بعضوں نے کہ تینا
 پڑھ کر بیٹھی اور نہ اعوذ پڑھے مگر بعد نماز کی پڑھے پھر بسم اللہ پڑھے اور بیچ رکعت کی پڑھی بسم
 وسطی اعتیاد کی اسو اسطی کہ نزدیک اکثر مشایخ کی ہے اور بہت پڑھی بسم شہ جبکہ امام قراء بکار کی
 پڑھی تو جاہلیی کہ بسم اللہ کو آہستہ پڑھے اور اگر قراء آہستہ پڑھی تو بسم اللہ کو بھی پہلی پڑھی الحمد کی
 آہستہ پڑھے مگر اور شروع سورہ کی بسم اللہ کا پڑھنا نہیں جاہلیی نزدیک ابے حنیفہ کے اور اور
 شروع ہر سورہ کے نزدیک امام محمد کے پڑھے حقیقت کہ آہستہ پڑھنے والا ہو پھر الحمد پڑھے
 اور جب امام ولا الفضالین کہی تو جاہلیی کہ امام اور معتدی دونو اسین کہیں آہستہ سی اور پھر
 تلاوی سورہ یاقین یاقین اور اگر تلائے اسنی ایک آیت یا دو آیت تو نہیں نکلی گا کہ بہت سنی
 اور اگر تلائی تین آیت تو نکلا کہ بہت سنی اور نہیں داخل ہوا بیچ تسبیح کے اسو اسطی کہ وہ ہے
 گنا سورہ کا یا اتو نکلا ساتہ الحمد کے فصل جو تیسسون بیچ بیان مستحبات قراء کی مسجد
 بہت ہی کہ پڑھی بیچ سفر کی حالت غروت میں الحمد اور سورہ جو ضعیف کہ چاہی اور بیچ حالت خیار کی بیچ وقت
 خواہ طہر سورہ بروج اور مثل اسکی پڑھی اور بیچ نما عصر اور عشاء کی کہ است اور بیچ نماز کو بھی پڑھی

بڑی ساتھ قصار کی یعنی چوٹی سورہ اور سچ حضرت کی یعنی اگر مسافر نہ ہو جو وقت کہ خوف ہو وقت
 ہونی وقت کا تو بڑی ہفتہ نہ فوت ہو وی نماز اور اگر نہ خوف ہو وقت ہونی وقت کا تو بڑی
 سچ فجر کی جالیس یا پنجاس یا ساٹھ یا تین اور سچ طہر کے مثل اسکی یا کم اس سے اور سچ عصر کو عشا کی
 اوسط مفصل اور سچ مغرب کے قصار مفصل بڑے طوال مفصل سورہ حجات ہی سورہ بروج تک
 کو کہتی ہیں اور اوسط مفصل سورہ بروج ہی سورہ کم یکن تک قصار مفصل سورہ کم یکن ہی آخر
 قرآن تک کو کہتی ہیں اور دراز کری امام پہلی رکعت فجر اور رکعت دوسری کی اور بڑی سچ دو رکعت
 فجر کی جالیس یا پنجاس آیتیں سوای الحمد کے اسطرح ذکر کیا ہو کو صد الشہید فی سچ کتاب نبی کی اور
 حد درازی رکعت کی ہم ہی کہ بڑی سچ رکعت پہلی کی تیس سے ساٹھ تک اور سچ رکعت دوسری کی
 بیس سے تیس تک اسطرح ذکر کیا سچ خلاصۃ الفوائد کی اور سچ رکعتوں باقی نماز کے برابر
 کری دو نور رکعتوں کو نزدیک لے حنفی کی اور نزدیک امام محمد کے مستحب ہے کہ بڑی کری
 پہلی رکعت سب نمازوں کی تین اور دراز کرنا دوسری رکعت کو پہلی رکعت ہی مکروہ ہے
 نزدیک سبکی اگر زیادہ کری تین آیتوں سے یعنی اول رکعت ہی دوسری رکعت میں تین
 آیتیں زیادہ کی گئی ہوں اور ایک آیت یا دو آیت کی زیادہ ہونی سے مکروہ نہیں ہوتے
 اور سچ سنت اور نفل کے برابر کری دو نور رکعتیں مگر جن نمازوں میں بڑھنا سورہ
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہو اوسط طرہ بڑے اور جب فارغ ہو قراۃ
 ہی تو اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع کرے اور باقی ہی شروع اللہ اکبر وقت جھکنی رکوع
 کی کری اور تمام اللہ اکبر کا جب کہ جھکی رکوع میں اور کہا بعضوں نے اگر تمام کیا قرأت کو رکوع
 میں جاتی وقت تو کچھ مضائقہ نہیں اگر باقی رہے ہو قرأت ہی ایک حرف یا ایک کلمہ اور سچ اول ہی
 اور کہی دو تہا اور بگھٹنوں کی اور کشدہ کہی و بگھٹنوں کو اور فراخ رکھی پشت کو اور برابر رکھی پشت اور کہی
 سر کو پشت ہی اونچا کری اور نہ بجا رکھی و سبحان ربی اعظم تین مرتبہ کہی اور اگر زیادہ کہی تو افضل ہی
 ختم تسبیح کو اور بگھٹنے طاق کے کری اور اگر بڑا ایک مرتبہ یا نہ بڑا بیس جائز ہی نماز لیکن

مکروہ ہی اور روایت ہی ابی مطیع سی کہ تسبیح رکوع اور سجود کی رکن ہیں اگر ترک کیا تسبیح کو تو نہیں چاہی
 نماز اور نہیں لایق ہی واسطی امام کی کہ زیادہ تسبیح کری اس قدر کہ رنجیدہ ہو وین مقتدی اس واسطی
 اگر سب نفرت کرنا غازی مکروہ ہی اور اگر دراز کیا امام فی رکوع واسطی شریک ہو فی مقتدی نوکی
 نہ شریک ہو فی کسی اتنی دالی کی واسطی تقرب اللہ کی پس تحقیق مکروہ ہی مگر کفر نہ کہا جاوے گا
 اس واسطی کہ نہیں نیت ہی عبادت غیر کی اور اگر دراز کیا رکوع واسطی قرب اللہ کی یعنی واسطی
 نو اس کے تو جائز ہی اور کہا بعضوں فی کہ طول کری پڑھنی تسبیح کو یعنی قراۃ سی کہی اور واسطی
 دالی کی تسبیح کو زیادہ بھی سمع اللہ من حمدہ سراوٹھاوی اور کہی مقتدی ربنا لک الحمد کہیں بکرم
 سمع اللہ من حمدہ کہی اور اکیلا پڑھنی والا دو نو کہی اور نزدیک امام محمد اور امام یوسف کی امام ابی
 کہی اور بیچ ایک روایت کی ہی کہ اللہ ربنا لک الحمد سی زیادہ کہی اور شکار کہی دونو ہا تو کو بیچ قومہ
 کی اس طرح ذکر کیا ہی صد الشہید فی بیچ واقعات کی اور ذکر کیا سید امام فی بیچ منقطع کی کہ پڑھی دا
 ہستی باین بات کو اور بیچ صلوة جنازہ اور دعا فتود کی اور وقت پڑھنی سبحانک اللہ کی پڑھی سہا
 بات کی موافق قول اکثر علماء کی اور بیچ تکبیرات عیدین کی لٹھاوی ہا تو لگو اور پھر جہوت قرار پڑی
 بعد اوٹنی رکوع کی پھر چاہی کہ اللہ اکبر کہی چکنی کی واسطی پھر چاہی کہ اول رکعی دونو گھٹو نو اور
 زمین کی اور پھر ہاتھ اور پھر پیشانی کو در میان دونو ہا تو کی واسطی سجدہ کی اور فرار ج کہی دونو لگو
 بازوسی اور پٹ کورانی اور پٹ لیکو زمین سی اور عورت ملا کہی ان سب کو اور کہی سبحان فی اللہ
 یقین مرتبہ اور یہ ادنی ہی اگر زیادہ کہی تو افضل سی مگر اوپر گنتی طاق کی تمام کری اور پھر اوٹھاو
 سر کو اور پٹی اور پٹی دونو ہا تو کو اور پڑا تو کی اور قرار پڑی اور اللہ اکبر کہہ کر دوسرا
 سجدہ کری اور اگر تہوڑا سا سر اوٹھا کر سجدہ کیا اگر قریب سے طرف سجدہ کی تو توبہ سب ہی نہیں
 جائز ہو گیا اور ذکر کیا بیچ منقطع کی کہ جائز ہی اور جہوت کہ فارغ ہو سجدہ سی کہ پڑا ہو وی بی سہار
 مگر ستائہ عذر کی جائز ہی سہارا لینا اور بڑی دوسری رکعت مثل پہلی کی لیکن نہ نیت بندی
 نہ ہاتھ اوٹھاوی اور نہ اٹھو پڑی جب دوسرا سجدہ کر چکی دوسری رکعت کا بجا وی باین ہا تو

اور پہلی اوپر اسکی اور دہنی پاؤں کو نظر الہی اور منہ نہ کری اور ٹھیک یوں پاؤں کو نظر قبیلہ کی اور پہلی دونوں
 پاؤں کو اور پرانوں کی اور اونچا ہو نہ بند رکھی اور نہ کھلا رکھی پھر التیمات پڑھی عجب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کری اوس پر پہنچ قدم پہلی کی اور اگر زیادہ کیا تو کہا بعضی علما کی کہ اگر پڑھا اللہم صلی اللہ علیہ وسلم علی
 محمد بہول کرنا جب میں دو سجود سہو کی اور نزدیک امام حنیفہ کی اگر زیادہ کیا ایک حرف بھی تو بھی
 ہی سجدہ سہو کا اور اکثر علما کی نزدیک یہ ہے کہ جب وقت کھڑا ہو وسطی رکعت تیسری کی تو نہ سہارالی اوپر
 زمین کی بات سی اور اگر بیوی تو کچھ مضائقہ نہیں ہی اور اگر بی فرض تو اختیار ہی چاہی پڑھی چاہی
 تسبیح کری چاہی خاموش رہی لیکن پڑنا بہتری فقط اسکا اور نہ زیادہ کری کوئی چیز اور جو کوئی
 ملاوی سورت بہول کر تو واجب ہے دو سجدہ سہو کی نزدیک ابی یوسف کی اور بیچ ظاہر روایت کی کہ
 واجب ہے لیکن جب وقت کہ سنت ہوں یا نفل تو شروع کری جیسا کہ شروع کرنا ہی بیچ رکعت اولی کی
 یعنی شروع کری رکعت تیسری کی سہ تہ نماز اور عود کی اسو اسلی کہ ہر شفع نماز ملجہ ہی اور شفع
 دو رکعت کو کہتی ہیں اور پہلی بیچ قدمہ اخیرہ کی مثل قدمہ اول کی اور عورت پہلی دو قدمہ نہیں
 اوپر کوئی بائیں کی اور پاؤں کو ٹھکانی طرف دہن کی اور التیمات پڑھی بعد اسکی درود پڑھی اوپر
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور استغفار پڑھی وسطی نفس ہی کی اور وسطی مان اور بائیں اگر ان
 وہ سو من اور وسطی تمام مردوں اور عورتوں مسلمانوں کی اور دعائیں وہ پڑھی جو کہ میں ہیں حدیث
 اور وہ دعائیں کہ مشابہین قرآن سی جیسا کہ بیچ قرآن کی میں دنیا اتنا فالدنیا حسنة وفی
 الاخرة حسنة وقنا عذاب النار درشل اسکی اور دعائیں حدیث کی یہ ہیں اللهم انی اعوذ بک
 من عذاب جہنم اعوذ بک من عذاب النار اعوذ بک من الفقر اعوذ بک من الفقر اعوذ بک من الفقر
 من فقرته المحی والمات اللهم انی اعوذ بک من الماثم والمعصم یا رب دعا پڑھی اللہم انظر فی
 نفسی ظلماً کثیراً وانہ لا یغفر الذنوب الا انت فاعفونی مغفوکاً من عندک
 والرحمن انک انت الغفور الرحیم اور نہ پڑھی وہ دعا کہ مشابہ ہو کلام امین کی اللهم
 من حیثی فلعنة الیوم یعنی خدا جو رومی مجاہد ظاہر عورت کو بیان تک کہ اگر کسی رس دعا کو

در میان نماز کی تو فاسد ہوگی نماز اور روت ہی بعضی مشایخ سی کہ نگہی واسطی محمد بن حنیف
 کہ اوپر محمد کی سبب پہنچی کہ وہم تصور کا ہوتا ہی ذمہ حضرت کی اور اگر گہی دامن حجت کی بعد تر حجت
 ساتھ شدیدی کا تو جائز ہے اور اگر گہی تر حجت ساتھ جزم کی تو خطای گہا اور نہ گہی ان دونو
 صور میں رہتا **اَللّٰہُ حَمْدُکَ** کا اسو اسطی کہ نہیں ثابت ہو اسی حدیث سی اور گہا
 تو ہی درست اور نہ رہ کری اوٹکی کلمہ سے جبروت کہ پہنچی **اِنَّ اللّٰہَ اَعْلَمُ**
 کہ اوپر گہا بیج واقعات کی کہ نہ ہا رہ کری اور فتویٰ اور پہلی کے سی اور نہ رہ اسطرح بر کری کہ
 بند کری چنگلی اور باس کے اوٹکی کو اور حلقہ کری سج کی اوٹکی کو انگہ ہی سے اور جب فرغت
 ہو وی پڑنی سب دعاؤں سے یہ اسلام علیکم ورحمت اللہ علیہ کے مومنہ میر کے دامن طرف اور ج
 اس سلام کی نگہی **وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ** اسطرح ذکر کیا ہے بیج محیط کی اور نیت کہ ساتھ سلام پہلی کے
 دامن طرف کی فرشتہ اور مومنوں کے اور نہ اسطرح نیت کری واسطے سلام طرف کی باہن
 طرف والوں کی اور گہا بعضوں کے نیت کری اور فرشتوں کی کہ محافظ اسکی میں اوکھا
 بعضوں کے نیت کری کل فرشتوں کے ساتھ اسکی میں اسو اسطے کہ مختلف حدیثیں میں بیج گنتی ان
 فرشتوں کی کہا گیا ہی کہ ساتھ ہر سلام کے بیج اس فرشتہ میں اوکھا گیا ہی ایک سو ساٹھ
 فرشتہ میں اور نیت کری امام مقتدی اپنی کے بیج سلام پہلی کے اگر امام دامن طرف یا مابین
 ہی اور نیت کری مقتدی امام کی دوسری سلام میں اگر بیہ نام یا مابین طرف اور لایق ہے نمازی کہ
 کہ نظر رکھی قیام میں بیج جگہ سجدہ کی اور نظر رکھی بیج رکوع کی پشت یا اون براؤ نظر رکھی بیج سج
 طرف ناک کی اور نظر رکھے بیج قعدہ کی طرف گو کی اور نیت ہی واسطی امام کی کہ آواز سلام دوسری
 کی کہ آواز سلام پہلی سے ہو اور نہ بعضی ثانی کہ آواز سلام دوسری کی بہت اہم ہے کہ جس جبروت
 فراغت ہو وی نماز سی اختیار ہی ہو جا ہی طرف دامن یا باہن کی یا پشت کر کے ٹہری یا کام کو اپنی
 اوٹہ جاری بشرطیکہ کوئی نمازی چہی اسکے نہ ہو وی اگر ہو گا کوئی نمازی تو مومنہ نہ کہ طرف اسکی
 کردہ ہی لیکن ٹہنا اسکا اور سوت درست ہی جث ہو ویں بعد فرشتوں کے سنتیں تو جا ہی کہ گہی کہ

اگلی یا چھپی یا دہن یا باہن طرف یا گہر جادی اور نہ پڑی اور تھکے اور تا چکر ناست کا بعد فرضوں
مکروہ ہی اور بعضوں فی اگر امام ہو پڑی باہن طرف محراب کی اور کہا مثل الایمہ حلوائی فی یہ
جب ہی کہ ہنویج قصد اسکی کی شغل کرنا ساتھ و عا د اور وظیفہ کی اور اگر منظور ہو پڑنا وظیفہ کا
یا د عا کا پڑی بعد فرضوں کی پھر پڑی کہڑا ہو کر وظیفہ یا بیٹہ کر کنارہ مسجد کی پھر پڑا کر ہی وظیفہ پھر کھڑا
ہو کر سنت پڑی دو نو باہن منقول بن صحابی اور جو تہا میں ذکر کیا گیا ہی سلسلہ دلیل ہی گواہ
کی تاخیر کرنا سنتوں میں اور جو ذکر کیا مثل الایمہ حلوائی فی دلیل ہی جائز ہوئی کی ذکر کیا ہی بیچ
محیط کی کہ مقتدی اور اکیلا شخص پڑی تین بیچ مقام فرضوں کی تو درت ہی لیکن بہتر یہی ہی کہ اگر
جگہ نہ پڑی فصل ثانیوں بیچ بیان مکروہات نماز کی مکروہ ہی وسطی نماز کی ہا ہستی
بند کرنا مونہہ کا مکروہ غلبہ جائی نہیں کی درست ہی اور مستحب یہی ہی کہ وقت جمائی کی روکی
اوسکو اور اگر نہ روک سکی تو نہیں ہی مضائقہ کہ رکعی ہا ہتہ یا ستین کو اور مونہہ کی اور مکروہ ہی
پیتا پکڑ دیکھا اسطرح کہ ایک طرف پکڑی کی ایسی ہو جیسی عورتیں پٹی باہتہ میں اور کہا بعضوں فی
اس طرح کہ پہلی رہی کہ پوری سر کی اور مکروہ ہی چلا باہتہ اس طرح کہ اکٹھا کری بالوں کو اوپر
سے اور جادی اوسکو گوندہ وغیرہ ہی یا پٹی چوٹوں کو گرد سر کی جیسی عورتیں پٹی میں اور مکروہ
ہی جمع کرنا بالوں یا چھپی سر کی اور باہتہ ذورسی اور سر کی وسطی شکلی بالوں کی طرف رہن گئی وقت
سجدہ کی اور مکروہ ہی رکعت ہا تون کا اوپر زمین کی پہلی رکعتی گھٹنوں ہی وقت سجدہ کی اور ہا
گھٹنوں زمین سی پہلی اوہانی ہا ہتہ کی وقت کہڑی ہونکی مگر سبب عذر کی درست ہی اور مکروہ
ہی سجدہ کرنا اسطرح کہ جیسی چونچ جانور تارہا ہی اوپر زمین کی اور مکروہ ہی بیٹھنا بطور کشتی کی
بیچ نماز کی اسطرح کہ رکعی چوٹوں کو اوپر زمین کی اور کہڑا کر ہی دو لو گھٹنوں کو اور کہا بعضوں فی کہ گھٹا
دونو ہا تھوٹوں اگلی گھٹنوں کی اور مکروہ ہی جو فرش کری دو لو گھٹنوں کو اوپر زمین کی اور مکروہ ہی وقت
رکوع کی رفع یدین کرنا اور بعد اوٹھنی رکوع کی رفع یدین کرنا اور مکروہ ہی لٹھانا پکڑی کا اس
طرح کہ رکعتی کہڑا کر ہی کی اور لٹھادی سری دو نو ٹھکی اور بیچ قدوری کی ہی کہ رکعتی کھڑا

اور پھر سر کی یا کندہ کی اور نکاحی وہ دوسری اوسکی مسئلہ اگر ناز پڑی بیچ قبا یا بارانی یا قرض
 کی قوالایت ہی کہ پس فی آئین اوسکی اور باندہی قبا کو ساتھ کر بند کی اسطرح کہ وہن اوسکی تمکین
 اور روایت ہی نتیجہ ابی جعفری کہ اگر پڑی ناز ساتھ قبا کی بغیر باندہی کہ بند کی تو گنہگار ہو گا
 اور مکروہ ہی بیہ کہ سیمی یکہ یکہ سوسطی کہ نہ آنودہ ہون نہ گین اور مکروہ ہی ناز پڑنا بطور خود کی
 اور مکروہ ہی ناز نری تہ بند سی پڑنا اور مکروہ ہی ناز اول کہ نروشی کہ بیچ گہر کی پینا ہی اور باران
 اوسکی پینا ہی شرم کرنا ہی اور سب یون ہی کہ پڑی ناز ساتھ کرتی اور پامبار اور عامہ کی اور
 نزدیک ابی حنیفہ کی سب بیہ ہی کہ پس ہی کہ پڑی و سطلی ناز کی اور عورت پڑی ساتھ کرتی
 اور وہ پڑ اور چادر کی کہ سر سی پانوں تک وہاں ہی اور مکروہ ہی اور پنجہ بجا کہ سہر کا بیچ رکوع
 اور کہنا ساتھ پڑی یا بدنی اور چٹخا نہ اوٹھو کھا اور کرنا اوٹھو کھا بیچ اوٹھو کھا بیچ اوٹھو کھا
 اور تہہ رکبت اور کہ نوکی اور نہاں لکھو کھا اور سوقت کہ نہو کی عجدہ تو برابر کی ایک مرتبہ یا
 مرتبہ اور بیچ خا ہر روایت کی ہی کہ برابر کرنا ایک دفعہ اور پینا چار نو اور بند کرنا اوٹھو کھا اور سطلی
 کہ مشابہت ہوتی ہی ساتھ بیہو کی اور دیکھنا دین اور باہن کا اور عجدہ کرنا اور بیچ عامہ کی
 اور کہنا ساتھ بغیر عذر کی اگر ہو تو از بدون عرفونگی اور کہانی او سوقت میں جو نہیں رک سکتی ہو تو
 جائز ہی مگر بہتر بیہ ہی کہ دفع کر کی کہانی کو موافق مقصدور کی اور جواب یا سلام کا ساتھ شافعی
 کی اور کو پیش بیچہ کو اور ناک صاف کرنا اور بیہو تک ماری ایسی کہ نہ سنائی دیوی اور کہنا
 و رہم و دینار کا ٹونہ میں سطلی کہ نہو کی قراۃ کو اور نکھنا اوس چیز کا کہ بیچ نہو کی ہی اگر تہہ
 ہی اور اگر مقدار چینی سی پڑی ہو تو فاسد ہوتی ہی ناز اوس سی اور بیکار کہ رسم اللہ اور من
 کہنا اور پورا کرنا قراۃ کا بیچ رکوع کی اور شمار کرنا آیتوں اور بیچ کا اور سور تو نکھنا ساتھ اوٹھو کھا
 بیہ سب مکروہ ہیں نزدیک ابی حنیفہ کی اور کہنا ابو یوسف اور امام محمد فی کہ نہیں مضایقہ ہی
 شمار کرنا ساتھ اوٹھو کھا اور یعنی حلالی کہا ہی کہ نہیں مکروہ ہی شمار کرنا بیچ نفو کی بالائے
 اور کہنا بعضون فی کہ اختلاف ہی بیچ نفو کی اور نہیں اختلاف ہی بیچ فرضو کی یعنی بیچ فرضو کی

بالاتفاق مکرده ہی اور کہا ابو جعفر نے کہ اختلاف ہی بیچ دو نو کی اور بیچ خاقانی کی ہی کہ اگر دینی
 کی ساتھ سر او بیچلو کی تو نہیں مکرده ہی اور اسی خاقانیہ میں لکھا ہی کہ اگر محتاج ہو گئی کا مکرده ہی
 میں تو شمار کری اشاری یا دومی درست ہی اور مکرده ہی تکیہ لگانا ساتھ دیوار یا عصا کی مگر ساتھ
 عذر کی اور مکرده ہی چلنا غار میں بغیر عذر کی اگر قدم پر تہیزی اور اگر تہیزی تو فاسد ہو گی نماز
 او سکی مگر ساتھ عذر کی اور چکنا دہین یا باہین طرف اور پڑنا چون اور سو کا اور مکرده ہی
 کرنا یہ سب مکرده ہی اور نہیں مضائقہ ہی مارنا سانپ کا او پتھر کا کہا بعضی علمانی کہ اگر محتاج
 ہو طرف چلنی اور علاج کرنی کی یعنی احتیاج آگے اور بھی اور دہین اور باہین جانیکی اور کوئی
 ضرب کی چیز تلاش کرنی کی حاجت ہو اگر متصل ہو تو ناردالی اور اگر محتاج ہو کا طرف چلنی
 اور علاج کرنیکی تو فاسد ہو گی نماز او سکی اور مکرده نہ تہیز تا بیچ رکوع اور سجود کی اور دو بار پڑنا سو
 کا بیچ فرض کی مگر قادی ہی او پر پڑنی سورت دوسری اور نہیں مکرده ہی بیچ نفل کی اور مکرده ہی
 و راز کرنا رکعت پہلی کا دوسری بیچ نفل کی لیکن جو ثابت بین حدیث یا قول صحابہ سی اور دواز
 کرنا دوسری رکعت کا مکرده ہی بیچ کل نماز نو کی اور مکرده ہی اوتارنا ٹوپی کا او پڑنا او سکا ساتھ
 حرکت تہوڑ کی اور سو گھٹنا خوشبوئی کا پسینا تھوک کا یا پسینا رطوبت ناک کا اور چلنا کپڑی اور
 پہنکی سی ایک دفعہ یا دو دفعہ اور اگر ہو ایسی میں دفعہ برابر تو فاسد ہو گی نماز اور مکرده ہی آیت
 چڑا کر نماز پڑنا کہیوں تک اور نہ رکھنا ہاتھ کا بطور سنت کی مگر عذری اور پڑنا قراۃ کا بغیر قیام
 کی یعنی رکوع یا سجود یا قعود میں اور نہ پڑنا بیچ رکوع اور سجود کی اور تین دفعہ سی کم پڑنا بیچ
 کا اور پڑنا ذکر کا انتقام تین اور اوسین قبا حین بن چوڑا ایک چیز کا پسینا عکبہ سی اور او
 کرنا او سکا دوسری جگہ اور مکرده ہی پوچھنا پسینی یا مٹی کا پیشانی سی درمیان نماز کی اور نہیں
 مضائقہ و اسطی نفل پڑنی والی انگلی کی احمد پڑنا ذکر اگر کسی اور مانگنا رحمت کا نزدیک آیت
 رحمت کی یا مغفرت طلب کرنا نزدیک آیت مغفرت کی اور اگر ہی بیچ فرض کی تو مکرده ہی اولیاً
 اور مقتدی نہ کہیں اسطر چیز بیچ فرض نو کی اور بیچ نفل نو کی اور نہیں مضائقہ ہی یہ کہ نماز پڑنی

پشت ایک شخص کی کہ بیٹا ہی باتو نہیں یا نماز پڑھتا ہی یا لگی اوسکی قرائن یا نماز متعلق ہی یا قریش لیا
 ہی کہ بیچ اوسکی تصویرین ہیں مگر اوپر تصویر کی نہیں سجدہ کرتا ہی اور مکروہ ہی سجدہ کرنا اور تصویر
 اور مکروہ ہی اگر ہو تصویر اوپر سر کی بیچ چہت کی یا لگی یا بیچ ہی یا متعلق اور اگر تصویر ہی ایسی کہ
 نہیں ہی بلکہ و سکا یا ہی سر مگر شاہوا ہی یا سقدہ ہوئی ہی کہ نہیں دکھلائی دیتی پس نہیں مکروہ ہی
 مسئلہ نہیں مضائقہ نماز پڑھنا اوپر بھونی استردار کی اور مکروہ و بریرہ وغیرہ کی اگر ہوئی ہی
 سب بھونی تہی اور درست ہی اوپر گناہن اوسکی ہوی کی اور نہیں مضائقہ ہی یہ کہ کھڑا ہوا
 امام بیچ مسجد کی اور سجدہ کرا بیچ محراب کے اور مکروہ ہی کھڑا ہوا بیچ محراب کے اور اوچا کھڑا ہونا
 امام کا مقتدیوں سی جبکہ سب مقتدی بھی ہوں اور اگر کچھ مقتدی برابر امام کی ہوں اور کچھ بھی
 ہوں تو مکروہ نہیں اور اگر امام بیچ مقتدیوں سی تو اختلاف ہی مسئلہ مکروہ ہی وسطی مقتدی
 کھڑا ہونا کیا بیچاری صفت کے مگر جبکہ جگہ برابر صفت کی میرہ آوی اور اسطرح مکروہ ہی واسطی
 ایکسی کی کہ در میان صفت کی نماز پڑھی پس چائی کہ مخالفت کری صفت والوں کی بیچ قیام اور
 کی یعنی رکون نماز کی صفت والوں کی ہمراہ نہی مسئلہ مکروہ ہی پڑھنا نماز کا بیچ شاہ راہ
 اور مکروہ ہی بیچ جھل کی بغیر سترہ کی جبکہ خوف ہو آمد رفت کو کو ٹھکانی سی مسئلہ مکروہ ہی
 نماز بیچ شتر خانیکی اور اوپر جگہ گوبر کی اور مقام فرج جانورو کی اور جگہ تمام اور جگہ ہنائی اور
 اور چہت کعبہ کی اور ذکر کیا ہی بیچ فتاوی قاضی خان کی کہ ہنایا بیچ ایک جگہ حمام کی اور نہیں
 ہی اوپر جگہ تصویر اور پڑھنی نماز اوپر جگہ درست ہی اور اسطرح بیچ مقام قبر کی کہ اگر ہی بیچ اوسکی
 جگہ محلہ واسطی نماز کی اور نہیں ہی اوس جگہ قبر مسئلہ مکروہ ہی پڑھنا ایک کلمہ یا دو کلمہ
 ایک سورۃ سی اور چوڑ دینا اوس سورت کا اوپر شروع کرنا دوسری سورت کا بدلی اوسکی
 مسئلہ مکروہ ہی واسطی امام کی یہ کہ امام ہو ایک قوم کا اور وہ قوم مکروہ رکعتی ہوں امام
 اوسکی بسبب خصلت اوسکی کی یا بیت پڑھنی قراۃ اوسکی ہی یا کہ پڑھنی قراۃ اوسکی ہی سنت کی
 مقدار سی مسئلہ مکروہ ہی بیجا بت لہر لینا مقتدیوں سی اور لایت ہی پڑھنا امام مکروہ جزیر کا

آسان ہو تو اسے اگر بھول جاوی کوئی حرف کو تو پڑھی آیت دوسری یا کرمی بشرطیکہ بڑھ چکا
 ہو بقدر تواتر و وضائی مسئلہ مکڑہ ہی تہ نہ بعد سلام کی بیچ اوس نماز کی کر پڑھی جانی تین نماز
 ستین یعنی سوای نماز فجر اور عصر کی اور بیچ نماز ظہر اور مغرب اور عشا کی ستین پڑھی ہوتی تین تو اپنا
 نماز و نماز بعد سلام کی تہ نہ مکڑہ ہی لیکن اس قدر تہ نہ کہ پڑھی جاوی **اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَنَّانُ**
وَصَلِّتَ الْمَنَّانُ **اَرْكَتَ مَا وَرَاجِلًا** و **اَلَا تُحْكَمُ بِہِ** قول حدیث میں لکھا ہی
 مسئلہ مکڑہ ہی واسطی امامت کے آگے کہڑا نو اعلام اور ہتھال اور ولد الزنا اور فاسق اور
 انہی کا اور اگر امام ہو سہین کوئی تو درست ہی اور مراد وہ تھانسی جال سی ہی مسئلہ
 مکڑہ میں نفل پڑھی پہلی نماز عیدین ہی اور بعد عیدین کی بیچ عید گاہ کی مگر نفل پڑھی بیچ مسجد کی
 یا بیچ گھر کی مسئلہ مکڑہ ہی پڑھنا نماز کا وقت حاجت پچانہ یعنی اگر حاجت شدت پیشاب
 اور پاخانہ کی ہو تو توری نماز کو اور اگر پورا کیا نماز تو ہی درست ہی لیکن گھنٹا ہوگا اور اس طرح
 اگر توری حاجت پچانہ کی بعد شروع کرنی نماز کی تو ہی مکڑہ ہی اور اگر بیچ مسجد کی طرف بلکی
 پچانہ ہو یا مسلمان نہ ہو تو پڑھنا نماز کا طرف پچانہ اور غلٹی نہیں مکڑہ ہی مگر بیچ گھر کی اگر پچانہ یا غلام
 طرف قبلہ کی ہو تو چھ مضامین ہیں مسئلہ مکڑہ ہی آگے نماز کی جانا اگر ہوا آگے نماز کی سترہ یا اور
 کوئی چیز مثل سترہ کی اور سترہ اور سکو کہتی ہیں کہ ایک اگر ہی سقا بلہ پیشانی غاری کی کہڑی کی کلاہ
 اور وہ ایک گشت سی کم تہلی ہو اور بیچ درازی کی کم ایک گز شرعی سی نہ ہو مسئلہ اور مکڑہ
 نماز ساتہ پڑھی ریشی کی اس طرح مذکور ہی بیچ اکثر کتابوں کی اور فتاویٰ مالگیری اور فتح القدیر
 نقل ہی یہ کہ نہیں جائز ہوگی نماز اور جس لباس کا نماز ہی باہر تہ نہ مکڑہ ہی اوس لباس ہی
 نماز ہی مکڑہ جیسا کہ کسوں سی رنگو یا ہو کہڑا ہو یا پابا نہ تنو منی نجابا ہو یا کپڑا چوریکا یا غصب کا
 اور زمین غصب کے ہو تو مکڑہ ہی نماز اور پڑھنے کی اور اون کہڑوں سی مسئلہ اور تہ نہ
 اور طویل الانوار کی ذکر کیا ہی کہ اگر بوئی ہو یا مل جلا یا گیا ہو بیچ زمین غیر کی تو مکڑہ ہی نماز
 اوسکی اگر مالک اوس زمین کا کافر ہو اسطی کہ وہ نماز ہی رضی ہوگا اور اگر مسلمان ہی اور

دوست ہی یا نیک خلق ہی تو جاہزی نمازیج کو کسی اور اگر مسلمان یا دوست نیک خلق نہ ہو تو نہ پڑے
مسئلہ کہ وہ ہی موندہ ڈانپ کی نماز پڑھنا اسو اسطی کہ تشبیہ ہی ساتھ مجوس کی اسطرح بیچ
طالع الافوار کی ہی کہ اگر ڈانپ سخت باندی اسقدر کہ حرف موندہ ہی نہ نکلی تو مکروہ ہی نماز و اسطی
فوت ہوئی قرآن کی اگر ایسا سخت نہیں باز اتو نہیں مکروہ ہوگی اسو اسطی کہ بیچ پڑے بیچ لانا سنت
ہی چنانچہ حضرت عوث الاظم فی بیچ کتاب غینہ کی ذکر کیا ہی مسئلہ اور ایون اور نیک
نوش کی بھی نماز کو مہلکی اسو اسطی کہ در افتادین لکھا ہی کہ حرام ہی پینا اورن چیزون کا اگر دوست
کر دیکھا تو قاضی ہوگا اور نماز فاسد کی بھی مکروہ ہی لیکن سلج او اجسی مفہوم ہوتا ہی کہ تنہا پڑھی کر
او سکے بھی پڑھنا بہتر ہی ذکر کیا اسطرح بیچ طالع الافوار میں مسئلہ اور اندامیر میں نماز تہجد وغیرہ
کی مستحب ہی اسو اسطی کہ حضرت عائشہ رحمۃ اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی آگے سو یا کرتی تھی جب آپ سجدہ میں جاتی تھی تو میں بانوں کچھ لپیٹتی تھی چنانچہ بخاری میں یہ حدیث
منقول ہی اور حدیث میں ہی کہ آپ صبح کی نماز بیت اندامیر میں پڑھتی تھی یہاں تک کہ عورتیں جب
اندامیر کی پہچانی نہیں جانتی تھیں مسئلہ رافضی کی مسجد میں نماز پڑھنی درست ہوگی اگر فرض و
کھڑکوتہ پہنچا ہو اور اگر سبب فرض کی نوبت کھڑکوتہ ہی ہی تو اس صورتیں بحر الریق ہی معلوم ہوتا ہی
کہ اگر کافر زمین وقف کری تو وقف اسکا صحیح ہوگا تو جاہزی نماز ہی مکروہ ہوگا اگرچہ علی ورجہ کا کلام
حاصل ہوتا ہو سو ال کیا کہ بیچ تقریب مزامیر کی اثر دہام خلقت کا ہی اور شور ہی نمازیج اور
مکان کی درست ہی یا نہیں جواب دیا کہ جس مکان میں ساتھ کسی تفریق کے اثر دہام آدمیوں کا ہو اور
شور خل او مزامیر موجود ہو تو پڑھنا نماز کا مکروہ ہوگا اسطو اسطی کہ بروقت موجود ہوئی طعام کی اور
ہوک کی اور بیچ حالت شدت بولی اور برازی کی نماز پڑھنی مکروہ ہی اور جس حالت میں کہ کثرت کو جو
شور خل ہو اور آواز مزامیر کی آدمی تو احتمال کراہت کا والد اعلم بالصواب فی فصل جتیسون
بیچ بیان نتو کی سنت یہہ ہی کہ وقت نماز کی ملازمان بھی اور اونٹنوں دو دو ہاتھ و اسطی کبیر
شروع نماز کی اور کشادہ رکھی اونٹلیوں ہاتھ کو اور چمکری امام و اسطی کبیر کی اور پڑھی سبحانک اللہ

آخر تک اور اعوذ اور بسم اللہ اور آمین بڑی اہمیت سی امام ہو یا مقتدی ہو اور کبھی وہابی مات کو اور
 باہین کی بھی ناف کی مرد اور عورت اور سیکھ اور سنت ہی سب یکدین درمیان نماز کی اور بیجا
 رکوع اور سجود کی اور کچھ ناگہانو چنانچہ رکوع کی اونٹلیاں کہو لگا دو یا تین پاؤ کو فروش کر کے بیٹنا
 اور سپر اور کپڑا بنادہنی پاؤ کو اور درود پڑنا اور پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ قدمہ اخیرہ کی
 بعد تہی الخیات کی اور پڑنا دعا دیکھا کہ بشاہ ہون انطاطون ترانسی یا کوئی دعا و حدیث سی ہوا
 اشارہ کرنا اونٹلیوں سی وقت شہادت کی بیچ بعضی روایتوں کی ہی جیسی اسکو ذکر کیا ہی اور اور پڑنا
 الحمد کا بیچ دو نور کھٹون اخیرہ وضو کی اور باہر آنا عازسی ساتھ لفظ اسلام علیکم ورحمۃ اللہ کی اور
 پیر یا سلام پہلا وہابی طرف اور دوسرا باہین طرف اور کہا بعضوں فی کما وین بعضی باتین مستحبین
 لیکن صحیح یہی کہ مستحب تین ہیں اور جو کچھ ذکر کیا ہی بیچ بیان صفت صلوٰۃ کی سوا اسکی مستحب
 ہیں فصل سینتیس وین بیچ بیان مستحون اور فوئل کی جاننا چاہی کہ سنتین قبل نماز غیر
 تہذہ اور نماز مغرب کی دو دو رکعتین ہیں قبل ظہر اور عصر اور عشا اور چار رکعت ہیں بعد نماز عشا
 اور اگر چاہی تو دو رکعتین پڑیں لیکن قبل عصر اور عشا کی مستحب ہیں اور بیچ کتاب محیط کی ہی یہ کہ چار
 رکعتیں کہ قبل عصر اور عشا کی بڑی مستحسن ہیں ہوا سہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فی ہمیشہ تین پڑھیں
 اور قبل نماز جمعہ اور بعد جمعہ کی چار چار رکعتیں اور پھر دو دو رکعتیں مسئلہ اور بیچ نماز
 حاشت کی آیا ہی کہ بڑی دو رکعتیں کسی بارہ رکعتوں تک پھر جاننا چاہی کہ بہتر بیچ نماز رات اور دن
 کی چار رکعتیں ساتھ ایک ہی کی ہیں نزدیک امام عظم کی اور کہا صاحبین فی کہ بیچ رات کی دو
 کی نیت افضل ہی اور زیادتی اور آہستہ رکعتوں کی ساتھ ایک ہی کی رات کی وقت اور زیادتی چار رکعت
 دن کی وقت پڑنی مکروہ ہی نزدیک سبکی اور جس شخص فی شروع کیا نماز نفل یا نذرہ نفل اور پھر
 نو رکعہ الاہل واجب ہی اور اسکی قضا اور اگر شروع کی نماز ساتھ نیت چار رکعت کی اور پھر نو رکعہ
 تو لازم ہی اور اسکی مگر دو رکعت واجب ہے پڑنی اور نزدیک ہے یوسف کی چار رکعت پڑنی چاہی
 لیکن یہ کہ بیچ فوئل کی ہی اور اگر شروع کرین چار رکعت قبل ظہر کی اور پھر نو تین نو واجب ہی

پڑھی چار رکعت اور اگر شروع کریں چار رکعتیں اور نہ بیٹھا بیچ دو رکعتوں کی تو فاسد ہوئی نماز نزدیک امام
 کی اور امام نہ فرمائی اور قضا کری دو رکعتیں اور کہا ابو حنیفہ اور ابو یوسف نے کہ صحیح ہی نماز اور اگر
 ایک شخص نے شروع کی نماز ساتھ نہایت چار رکعت اور پھر توڑی نماز بیچ رکعت پہلی کی تو واجب ہے
 کہ قضا کری دو رکعت اول کی اور اگر توڑی بیچ رکعت تیسری کی تو اس صورتیں ادا ہو دین دور
 اول کی اور قضا کری دو رکعت آخر کی اور اگر شروع کری نفس کھڑی ہو کر اور بیٹھا بغیر عذر کی تو جائز ہے
 نماز اس کی اور ایک شخص نے نماز کی کہ فلائی مراد آئی پھر نماز پڑھو گنا اور نہ کہا اوسنی کہ پڑھو گنا کھڑی
 ہو کر بیٹھ کر تو واجب ہے اوسکو نماز پڑھنا کھڑی ہو کر اور اگر پڑھی بیٹھ کر تو کہا ای جائز ہوگی از رکعت
 اس قیاس کی اوسطی کہ نہیں قید لگا ئی تھی اوس نے کہ کھڑی ہو کر پڑھو گنا اور زیادہ کرنا قیام
 کا بہتر ہی زیادہ پڑھنی رکعت سی اور جانا چاہی کہ سنت ہی بیچ سنت فجر کی یہ کہ تری سنت فجر
 بیچ گہرائی کی یا نزدیک دروازہ مسجد کی اور نہ ہو سکی تو تری بیچ خارج مسجد کی اور اگر نہ ہو جائے
 مسجد ہی پس تری بیچ مسجد کی سات کسی لوٹ کی خواہ سنتون یا کچھ اور ہو گویا کہ کم اوس وقت ہی
 کہ اگر کھڑی ہوئی ہو جماعت اور نہیں شروع ہوئی جماعت تو احتیاجی اور وہ سنتیں کہ بعد نماز
 مقررین بہتر پڑھا اور نماز بیچ گہرائی اوسطی کہ روایت ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آپ پڑھتی
 تھی تمام سنتون اور دو رکعت بیچ گہرائی اور سنتون مودہ نمازی پڑھنا تراویح کا ہی کہ پڑھنا اور نہ ساتھ
 جماعت کی سنت کفایتی یہاں تک کہ اگر ترک کی ایک محافی اور پڑھنا بیچ گہروں اپنی کی پس تحقیق
 ترک کیا اور نہ ہونی سنت کو اور نہ ہمار ہوئی اور اگر قیام ہوئی تراویح بیچ مسجد کی ساتھ جماعت کی اور
 خلاف کیا ایک شخص نے مینی پڑھی بیچ گہرائی کی تو گویا اوسنی فضیلت کو اور نہیں کیا اوسنی
 پس گہرائی رہا اور اگر پڑھی نماز تراویح بیچ گہرائی جماعت سی تو حاصل ہوا اوسطی اس کی تو واجب ہے
 کہ کہ جماعت بیچ مسجد کی ہو ہی حکم بیچ وضو کی ہی اور احتیاج بیچ احتیاجیت تراویح کی ہی کہ نہایت
 کری تراویح کی یا نہایت کری قیام لیٹ کی یا نہایت کری سنت وقت کی یا نہایت کری قیام رمضان کی
 اوسطی کہ ملائی اختلاف کیا ہی بیچ جو ادا ہوئی جماعت کی ساتھ نہایت مطلق نماز کی کہا بعضی

علماء و متقدمین فی کتب جلیزی اور یہ قول ابی حنیفہ کا ہی اور کہا بعضی متاخرین فی یکہ امام علیہ
 کہ جلیزی اور اگر فیت کی بیچ تراویح کی نری نماز کی تو کہا بعضی علانی کہ صحیح یہی کہ نہیں جلیزی
 اور وقت تراویح کا بعد نماز عشا کی ہی اور نہیں جلیزی پہلی نماز عشا سی اور اوس پر فتوا ہی اور اگر
 پڑھی نماز عشا کی ساتھ ایک امام کی اور پڑھی تراویح ساتھ امام دوسری کی اور بہر معلوم ہوا کہ پڑھی
 امام پہلی فی فی وضو تو پھر پڑھی نماز عشا اور تراویح کو اگر فوت ہوئی اوس سے ایک بیچ تراویح کی
 یا دو بیچ ذکر کیا ہی اور کونچ کتا ب وخیرہ کی کہ اختلاف کیا ہی علما ہاری فی کہ کہا بعضوں نے
 کہ پڑھی تراویح کو اور پھر پڑھی وتر کو بلا شک تاخیر کرنا وتر کا بہتری اور آرام لینا درمیان تراویح
 یہی ہی کہ بی بی بعد ہر چار رکعت کی بقدر چار رکعت کے اور اسطرح بی درمیان تراویح اور وتر کی اور اگر
 بیٹھا اور آرام یا بعد پڑھی دس رکعت کے کھا بعضوں فی کہ نہیں مضامہ اور کہا اکثر شایع فی کہ یہ
 مکروہ تشریہ ہی اور افضل ہی وسطی امام کی کہ برابر کی رکعتوں کو یعنی قراۃ و زیان کل تراویح کی اور اگر
 بیٹہ کر تراویح پڑھی حدیسی جلیزی اور اگر امام بیٹھا ہی بیٹھنے رکی اور مقتدی کہی ہو کر پڑھیں
 لیکن بہر نہیں اور اگر تراویح پڑھی سب ایک سلام سی لیکن بیٹھا دو دو رکعت پڑھو جلیزی اور اگر امام
 کری امام کہ پڑھی ہیں اہل بارہ رکعت یا بیس رکعت پس بیچ اوسکی اختلاف ہی کہا بعضوں فی کہ پڑھی
 وتر کو اور نہ پڑھی دو رکعت ہوئی ہوئی کو اور صحیح یہی کہ پڑھی ہر شخص دو رکعت تراویح علیہ علیہ
 اور ذکر کیا ہی بیچ کتا طبقہ کی کہ پڑھی بیچ تراویح کی اسقدر کہ نہ ہوئی نصرت اور اجیرن یعنی
 قوم جو کوئی مشتہد ہو کہ کہا بعضوں فی کہ پڑھی اسقدر کہ پڑھا ہی بیچ نماز سفر کے اور کہا بعضوں
 فی پڑھی اسقدر کہ پڑھا ہی نماز عشا میں اور بیچ قراۃ کی نقل کیا ہی بعضی علما کی کہ پڑھی بیچ ہر رکعت
 کی تیس تین تو ساری مضامین تین تہم ہو جاوین گی اور کہا بعضوں فی کہ روایت کیا ہی حسن نے
 ابی حنیفہ کی کہ پڑھی بیچ رکعت کے دس تین یہی صحیح ہی ہو اسطرح کونچ اوسکی آسانی ہی اور
 حاصل ہوا سنت کا ہی اور وہ ختم کرنا ایک مرتبہ کا ہی اسطرح کہ گنتی تمام تراویح کی چہ سو ہیں اور
 گنتی تین قرآن کی کچھ اور چہ نہ رہیں اور جو وقت کی بھی لڑکا یہ عمر دس برس کے اور امامت کری

بالعموم کی بیچ تراویح کی درست ہے موافق قول نصیرین بھی کی اوپر بعض فتاویٰ کی بہنیں جائز ہی اور
 اسی پر فتویٰ ہی اور اگر پڑھی چار رکعت ساتھ ایک سلام کی اور نہ بیٹھا بعد و رکعت کی واسطی
 انبیائے کے پس جائز ہوگی چاروں رکعت ساتھ ایک سلام اور اسی پر فتویٰ ہی اور جب پڑھ چکی
 النبیات تو غور کری کہ گران معلوم ہوتا ہی مقتدیوں کو تو نہ پڑھی دعائیں منقول اور اگر یاد آوی بعد
 پڑھنی وتر کی کہ باقی رہیں دو رکعت تراویح کی تو اختلاف ہے سچ اسکی علما کی کہ پڑھی ان دو رکعت کو
 ساتھ جمعے کے یا علیحدہ علیحدہ کہا ابو بکر محمد بن فضل بن کنہ پڑھی ساتھ جمعے کی اور گھبراہ
 فی کہ جائز ہی اگر پڑھی ساتھ جمعے کے اور قول صدر شہید کا انہی ہی مسئلہ اسلام ہوا
 امام بنی بعد ایک رکعت کے بیچ شفع اول کی بھول کر پھر پڑھیں باقی رکعتیں تراویح کی بعد اسکی انہیں
 اعادہ کیا ہی ان دو رکعتوں اول کو تو اس صورت میں اختلاف کیا ہی علما ہی کہا مشایخ بخارا فی
 کہ قضا کری اون دو رکعت اول کو اس واسطی کہ فاسد ہونا اسکا نہیں اثر کرتا ہی اول رکعتوں میں
 کہ بعد اسکی ہیں اور کہا مشایخ سمرقندی کہ قضا کری کل تراویح کو اس واسطی کہ سلام اسکا وقتہ
 ہوا ہی بھول کر بیچ تمام شفعوں کی اور شفع دو رکعت کو کہتی ہیں پس نہ خارج ہو حرمت نمازی اور نہ
 قعدہ ہر شفع سی اور ادیکہ قعدہ کو درمیان ہر شفع کی فصل ہتیسویں بیچ بیان نماز وتر کی
 وتر تین رکعت ہیں ساتھ ایک سلام کی نزدیک علامہ ہاری کی اور اختلاف ہی بیچ رکعتوں وتر
 یعنی نزدیک اکثر علما دیکھی ایک رکعت ہے اور نزدیک ہاری تین رکعتیں ہیں اور حدیثوں میں دو ہیں
 موجود ہیں بلکہ پانچ اور سات رکعت کا ہی پڑھنا ثابت ہی اور جو مقرر پڑھیں ہیں وہ تین رکعتیں
 مگر مفتیان فوری جائز رکھتی ہیں پانچ اور تین اور ایک رکعت کو بہر عبارت شرح مشکوٰۃ شریف
 عبدالحق دہلوی کی ہی کہ پڑھی بیچ تین رکعت کے الحمد اور سورہ اور دعائے قنوت پڑھی بیچ نیسری
 رکعت کے پہلی کرنی رکوع کی ہمیشہ اور خلاف ہی نزدیک شافعی کی اس واسطی کہ نزدیک اونکی دعائے قنوت
 بعد رکوع کی ہی اور نہیں ہی قنوت پڑھنا نزدیک اونکی ہمیشہ مگر بیچ ادھی اخیرہ مہینی رمضان کے
 اور نہ پڑھی وتر ساتھ جمعے کے مگر بیچ مہینی رمضان کی اور سب بوقت پڑھیں دعائے قنوت ساتھ تمام

اور پڑھیں قنوت کو جو قنوت کہ پڑھ چکا ہو ساتھ امام کی اور شکر ہو کہ تحقیق تیسری یہی وتر سی
 یا دوسری یہی قنوت پڑی دولہا رکتوں میں اور بیچ ذخیرہ کی یہی اگر قنوت پڑی بیچ رکعت پہلی
 یا دوسری یہی قنوت نہ پڑی بیچ رکعت تیسری کی لیکن درمیان ان دولوں کی فوق ہی اسو اسلی کہ
 بھولنی والی فی جو قنوت پڑی ساتھ خیال اسکی کہ جگہ قنوت کی یہی پس نہ دوبارہ پڑی برخلاف
 شک کی کہ وہیں حکم دوبارہ پڑنی کا یہی اور بیچ خلاصہ کی یہی روایت صدر الشہیدی کہ بھولنے
 والی قنوت دوبارہ پڑی اور یہ بہتری سو ال کیا درو وہیچی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
 کی بعد پڑنی قنوت کے یا نہیں جواب دیا فقہیہ البولیش فی کہ بھی درو اور ذکر کیا بیچ بعضی
 فتاویٰ کی کہ نہیں مضائقہ ہی اگر بھی پس معلوم ہوا موافق ان فتاویٰ کی کہ نہ بھیجا بہتر اور اولی
 ہی اور نزدیک فقہیہ البولیش کی بھیجا بہتری اور اس میں اختلاف ہے کہ چہر کر سی امام بیچ قنوت کے
 یا کر سی کہا ابو بکر محمد ابن فضل فی کہ چہر کر سی جطیح کہ جاری ہی عادت بیچ مسجد ابی حفص الکبیر النجار
 اور کہا صاحب ذخیرہ بران الدین فی کہ بہتری چہر بیچ شہر و عجم کی تو کہ سبب این لوگ اور بیچ شرح
 اسنیابی کی یہی کہ ہو سی چہر قنوت کی کہ چہر قنوت ہی اور مقتدی کو اختیار ہی جاہن پڑی قنوت
 آہستہ اور جاہن آہن کہیں اور پائی چکی رہن یہ جو کچھ کی ذکر کیا گیا یہ اختلاف امام ابی
 اور امام محمد کا یہی کہ قنوت پڑن مقتدی یا آہن کہیں اور نہ بلند کرین آواز اپنی کو نہ نوایک سکی
 فصل اونتالیسون بیچ بیان فاسد ہو فی نماز کی جو قنوت کہ کلام کیا نمازی فی آواز
 کی کلام میں سی بھول کر یا جانکر تو فاسد ہوگی نماز لیکن اپنی آواز سی کہ سنن کان اپنی اگر چہ صحبت
 ہو جو فونکی اور اگر صحت ہو جو فونکی اور سنن کان اپنی تو نہیں فاسد ہوگی نماز اسکی اور اگر سو
 بیچ نماز کی اور بات کی یا نہا پس فاسد ہوگی نماز اسکی اور اگر کی نمازی فی آہ ساتھ زبر کی
 بغیر مد کی یا کہا آہ ساتھ تشدید اور زبر و ادکی یا رد یا آواز سی پس اگر ہی ردنا اسکا ذکر جنت
 یا خوف و دوزخ فی تو نہیں فاسد ہوگی نماز اسکی اور اگر ہی ردنا اسکا لیبب دیا مصیبت کی تو نہا
 ہوگی نماز اسکی اور نہیں فرق ہی درمیان آہ اور آہ کی اور کہا ابی یوسف فی کہ نہیں فاسد ہو

نماز ساتھ آہ اف اور نف کی اور سلاخ کتاب ملقط کی ہی کہ کا نا سانچے اور کہا یا بسم اللہ
 پس فاسد ہوگی نماز نزدیک امام محمد کی اور نہیں فاسد ہوئی کی نزدیک ہے یوسف کی اور روایت
 ہی امام محمد سی کہ اگر ہی مرض کہ نہیں قابض ہی نفس اپنی پر شدت در ہوئی اور کہا آہ اور اودہ
 تو نہیں فاسد ہوئی کی نماز اس کی جیسا کہ نہیں فاسد ہوئی نماز اس شخص کی کہ دکائی یا جیسا اور
 بلند ہوئی آواز اس کی اور ظاہر ہوئی حوت ذکر کیا بیج خاقانی کی او بیج ذخیرہ کی ہی اگر مرض فی
 کہا یا رب یا بسم اللہ سبب ہوئی تکلیف کے تو نہیں فاسد ہوئی نماز اس کی اور اگر جواب دیا بیج نماز
 کی اس شخص کو پوچھا جس نے کہ کیا اللہ کا کوئی شریک ہے ساتھ لا الہ الا اللہ کی یا کوئی ایسی بات
 سنی نماز میں کہ جس سے تعجب ہو اور کہی جواب اس کی کہ سبحان اللہ یا کہا الحمد للہ یا لا حول ولا قوۃ
 الا باللہ فاسد ہوگی نماز نزدیک ہے حنیفہ اور امام محمد کی اور نہیں فاسد ہوگی نزدیک ہے یوسف
 کی اور ذکر کیا قاضی امام فخر الدین فی بیج جامع الصغیر کی بیج تفسیر قول امام محمد کی کہ کہا امام محمد فی
 کہ جس شخص فی کہا کہ کیا ہی سوای اللہ کی اور اللہ ہی اور جواب دیا نمازی فی لا الہ الا اللہ
 تو نہیں فاسد ہوگی نماز اور اگر غرض اس کی یہ ہے کہ اطلاع ہو جادی پوچھنی والی کو کہ میں نماز میں
 ہوں تو فاسد ہوگی نماز اس کی اور اگر چنک آئے نماز کو اور کہی الحمد للہ تو نہیں فاسد ہوئی نماز
 مسئلہ اور اگر چنک آوی اور شخص کو اور جواب دیا نمازی فی کہ الحمد للہ اور ارادہ کیا ہی
 یہ کہ سمجھی چنکی والا کہ بعد اس کی الحمد للہ کہتی ہیں تو اس حدیث فاسد ہوگی نماز اور یہ روایت
 مخالف ہر ایک کی ہی لیکن بیج کتاب عنیہ کی ابی حنیفہ سی روایت ہے کہ فاسد ہوئی ہی نماز اور صحیح
 یہ ہے کہ نہیں فاسد ہوئی مسئلہ اور اگر چنک آئے ایک نماز کو اور کہا دوسری فی کہ اگر نماز
 پہر کہا چنکتی والی فی کہ آمین پس فاسد ہوئی نماز مسئلہ اور اگر غلطی بتلائی نمازی فی
 غیر امام کو اس خوشی کہ جاری ہو گا اور زبان امام کی وہ چیز کہ فاسد کرتی ہی نماز کو تو فاسد
 ہوگی نماز بتلائی والی کی اور اگر لقمہ لیا امام فی غیر مقتدی تو فاسد ہوگی نماز سبکی برابر ہی کہ
 وہ بتلائی والا خارج نماز ہی یا بیج نماز کی ہی مسئلہ اور اگر بتلا یا امام اپنی کو نہ کہا گیا ہی

کہ اگر بتلایا ہی بعد اوسکی کہ پڑھ چکا ہی امام ہند کہ جائز ہو ساتھ اوس قراءۃ کی نماز تو فاسد ہوگی
 نماز بتلانی والی کی اور اگر موافق بتلانی مقتدی کی پڑھا امام فی تو فاسد ہوگی نماز سبکی اور صحیح
 کہ نہیں فاسد ہوگی نماز بتلانی والی کی اور نہ امام کو سبکی بتلانا و سکا و سبکی درست کرنی نماز کی ہو
 اس غرضی کہ جاری ہوگا اور پر زبان امام کی وہ چیز تو فاسد کرتی ہی نماز کو مسئلہ اگر
 متشابہ کہاوی امام ایک ہیست سی ساتھ آیت دوسری کی اور بتلایا اوسکو مقتدی فی بعد متشابہ
 پڑھنی کی تو فاسد ہوگی نماز بتلانی والی کی اور اگر موافق اوسکی پڑھا امام فی تو فاسد ہوگی نماز سبکی
 و اسطی جانبی رہنی حاجت کی اور نزدیک عام شایع کی یہی کہ نہیں فاسد ہوگی نماز اور یہی
 صحیح ہی یہی مضمون شرح منیۃ المصلی کا ہی مسئلہ اگر بتلایا غیر نماز پڑھنی والی فی نماز پڑھنا
 اور موافق بتلانی اوسکی پڑھا اوسنی تو فاسد ہوگی نماز اور اگر کہا یا یا سپاہیہ لکھا یا جگر تو سبکی فاسد
 ہوگی نماز اور اسطرح فاسد ہوگی ہی نماز ساتھ عمل کثیر کی اور عمل کثیر وہ ہی کہ کہیں والیکو یہی
 ہو کہ نہیں ہی یہی نماز کی اور کہا بعضوں فی کہ عمل کثیر وہ ہی کہ کہا جاوی دونو تا توشی از رکعت
 عرف اور عادت کی یعنی جس کام کو کہ کرتی ہیں دونو تا توشی وہ عمل کثیر ہی اگرچہ کیا اوسنی اول
 کام کو ایک ہاتھ ہی اور عمل قلیل اوسکو کہیں ہیں کہ کرتی ہیں اوسکو ایک ہاتھ ہی اگرچہ کیا اوسکو
 دونو تا توشی اور نہ کر کیا ہی بیچ ملتقط کی کہ نہیں اعتبار ہی بیچ فاسد ہوگی نماز کی عمل دونو
 ہاتھ کا لیکن اعتبار کیا جائی ہوتی اور بہت عمل کو اور اگر شیل میا نمازی فی برتن سی یا
 ایک ہاتھ سی یا دوسری باتین اور ڈالا اوس تیل کو بیچ سر کی یا ڈالیکل یا او کہیں سوای اور
 تو فاسد ہوگی نماز مسئلہ اور اگر کلنی مین ات نماز کی اور ملا اوسنی ہاتھ کلنی کو اور چہرہ
 یا کہیں اور بچہ تو نہیں فاسد ہوگی نماز مسئلہ اگر گوہ مین لیا عورت نماز والی فی بچہ
 اور وہ وہ ہلایا تو فاسد ہوگی نماز اور نہ نکلا و وہ تو نہیں فاسد ہوگی نماز اوسکی مسئلہ
 اگر مساند کیا نمازی فی ساتھ ارادہ سلام علیک کے فاسد ہوگی نماز اور اگر اوتار اعمام یا تو فی
 اور رکھا اور پر مین کی یا او ہلایا مین سی اور رکھا اور پر کے یا اوتار اگر نہ ساتھ ایک

کمی تو نہیں فاسد ہوگی نماز لیکن مکروہ ہوگی اور اگر دارا کسی اومی کو ایک یا تہہ سی یا ساتہہ کوڑی کی
 تو فاسد ہوگی نماز ذکر کیا ہی اسکو پنج محبت کی مسئلہ اور کہنا ہی پنج ذخیرہ کی کہ نماز پڑھو
 اور جانور کی اگر ماری جانور کو وسطی جلدی چلنی کی تو فاسد ہوگی نماز اور کہنا بعضی مشایخ فی کہ اگر
 مارا ایک مرتبہ یا دو مرتبہ تو نہیں فاسد ہوئیگی اور اگر مارا تین مرتبہ بی در پی تو فاسد ہوگی نماز
 کہنا بعضی مشایخ فی کہ اگر ہی ساتہہ اسکی کوڑا پس مہیا کری کوڑا کو وسطی مارنی کی یا او کوڑی
 اوس جانور کو چوکا دیا تو نہیں فاسد ہوئیگی اور اگر کوڑی اشارہ کیا راہ تلافی کو اور مارا کوڑا
 راہ پر گھوڑا چلی تو نوٹ جاو گی نماز اور اگر حرکت سی ایک پاؤں کو بار بار تو نہیں فاسد ہوئیگی اور اگر
 دیوی دو نو پاؤں سنی جانور کو تو فاسد ہوگی نماز اور کہنا بعضی فی کہ اگر حرکت دیوی آہستہ آہستہ
 تو نہیں فاسد ہوئیگی اور اگر حرکت دیوی دو نو پاؤں کو برابر تو فاسد ہوگی نماز اور کہنا جنوں فی اگر
 حرکت دی دو نو پاؤں کو برابر آہستہ سی تو نہیں فاسد ہوگی نماز اور روایت ہے ابی بکر سی حج حق اوس
 نماز کی کہ پوچھا اوس سی کہ کتنی رکعتیں پڑھیں تو فی پس شہارہ اوسنی ساتہہ اونٹن کوئی کہ پڑھیں
 یعنی دو رکعت یا تین رکعت نہیں فاسد ہوگی نماز مسئلہ اگر کہنا نمازی فی اسقدر کہ ظاہر ہو
 حرکت اسکی کم تر تین کلمہ سنی تو نہیں فاسد ہوئیگی نماز اسکی اور اگر زیادہ لکھا تین کلمہ سنی تو فاسد ہو
 نماز اسکی مسئلہ اور دج ملقط کی ہی کہ اگر کہنا نمازی فی جو کہتا ہی سوذن تو فاسد ہوگی یا اگر
 ارادہ کیا جواب سوذن کا مسئلہ پنج کتا جانا نیکی ہی جو وقت اذان کہی پنج نماز کی سنا
 ارادہ اذان کی قوی فاسد ہوگی اور کہنا ابی یوسف نے کہ نہیں فاسد ہوئیگی جبکہ بھی حی علی الصلا
 مسئلہ اور اگر شہان نمازی فی نام اللہ کا پس کہنا جل جلالہ یا سنا نامہ مغیر کا پس کہنا صلی اللہ علیہ
 وسلم اگر ارادہ کیا جواب کا پس فاسد ہوگی نماز اور اگر نہیں ارادہ کیا تو نہیں فاسد ہوئیگی مسئلہ
 اگر دین بنایا کوئی شعر یا خطبہ ساتھ فکر کی تو نہیں پڑا ساتہہ زبان کی تو نہیں فاسد ہوئیگی نماز لیکن
 کہنا بجا ہوگا اور اگر جواب یا سلام کا آہستہ سی یا سری یا مانگی نمازی کوئی چیز پس شہارہ کیا ساتہہ سر
 یا آہستہ ہی تو نہیں فاسد ہوئیگی اور اگر کہنا نمازی فی اللہ اگر سنی یا کہنا اللہ ان عم علی یا کہنا اللہ اللہ اللہ

یا کہہا اللہم الزمنی عافیتہ یا کہہا اللہم اغفر لی ولوالدینی وللمؤمنین نہیں فاسد ہوئی نماز اوسکی اور اگر کہہا
 اللہم اغفر لی ولوالدی ہیچ اوسکی ہمتلاشتے متاخرین کا اور اگر کہہا اللہم اغفر لی ولنسی فاسد ہو
 نماز اوسکی اور اگر کہہا اللہم الزمنی رویتک اور جب تک اوجج بیستک نہیں فاسد ہوگی اور اگر کہہا اللہم
 الزمنی واپہ اوکر ما ازوجہ یا کہہا اللہم انض دینی فاسد ہوگی مسئلہ اگر دیکھا صرف کتاب
 اور سبھا وہ جو بیچ اوسکی ہی اگر دیکھا بغیر قصد سمجھنی کی تو نہیں فاسد ہوگی نزدیک سبکی اور اگر کہہا
 ہی ساتھ قصد عبارت سمجھنی کی ذکر کیا ہی بیچ ملتقط کی کہ فاسد ہوگی نمازیہ روایت امام محمدی
 اور ذکر کیا ہیچ اجناس کی کہ نہیں فاسد ہوگی نزدیک ہے یوسف کی اور اوسکو اختیار کیا ہی
 علماء فی مسئلہ اگر پڑا نمازی فی قرآن دیکھا یا محراب سے پس فاسد ہوگی نزدیک ہے حنفیہ
 اور نہیں فاسد ہوئی نزدیک امام محمد اور امام ابی یوسف کی مسئلہ اور اگر اوٹھا یا غاری
 پتہ را و پتہ کیا پس فاسد ہوگی نماز اور اگر ہی پاس اوسکی پتہ را و پتہ کیا اوسکو نہیں فاسد ہوگی لیکن پتہ کار
 ہو گا اور بیچ اجناس ناطقی کی مذکور ہی کہ اگر پتہ کیا پتہ را و نگلیو کی سحر ایک بار تو نہیں فاسد ہو
 نماز مسئلہ اگر کھلا یا نمازی فی بدن اپنا ایک سے یا دو دفعہ بی در پی تو نہیں فاسد ہوگی اور
 اگر کھلا یا بہت دفعہ تہریر کی یعنی کئی رکن میں تو ہی نہیں فاسد ہوگی اور اگر کھلا یا بی در پی تو
 ہیچ فاسد ہو جائیگی مسئلہ اوجج اجناس ناطقی کی ذکر کیا ہی کہ جو وقت مارڈالا جو کوئی تہریر
 اگر مارڈالا جو کوئی در پی پس فاسد ہو جائیگی نماز اوسکی اور اگر مارڈالا جو کوئی لیکن تہریر کر ایک ایک
 رکن کی مقدار تو نہیں فاسد ہوگی مسئلہ اور اگر ہوائی پتہ یا پتہ بیسی ایک مرتبہ یا دو مرتبہ تو
 نہیں فاسد ہوئی کی مسئلہ اگر گنہگار نمازی فی واسطی خبر دینی کی کہ وہ نہیں بیچ نماز کی اور
 سناسی دی حرف اوسکی یا کہہا شاد اسطی صفا کرنی آواز کی جانکر تو فاسد ہوگی نماز نزدیک ہے حنفیہ
 امام محمدی اور نہیں فاسد ہوگی نزدیک ہے یوسف کی ہیچ چناس کے
 مسئلہ اگر اجازت نامی نمازی پس پکار کر پڑا نمازی فی یا کہہا اللہم یا اللہ اگر نہیں فاسد ہوگی
 مسئلہ اگر بوسہ یا نماز پکارا اوسکی فی اور نہ بوسہ یا اسنی جو روئی کا اور نہ بوسہ اوسکو

شہوت پس پوری ہی نماز اسکی اور اگر بوسہ یومی نمازی جو روپنی کا ساتھ شہوت کی یا بغیر شہوت
 کی پس فاسد ہوئی نماز اسکی مسئلہ جسوقت کہ دوسوہ والا شیطان فی پس کہا لا حول
 ولا قوۃ الا باللہ اگر ہی یہ دوسوہ سبچ امر آخرت کی تو نہیں فاسد ہوگی نماز اسکی اگر ہی پنج اور
 کی تو فاسد ہوگی اسطرح ہی پنج ذخیرہ کی مسئلہ نمازی فی جسوقت کہ ارادہ کیا یہ کہ سلام
 کری پس کہا سلام پیر باد کیا کرتین پنج نماز کی ہون پس جب رہا فاسد ہوگی نماز مسئلہ
 او نہ ذکر کیا ہی پنج ذخیرہ کی کہ اگر چلا نمازی پنج نماز کی اگر ہی سونہرہ طرقت کی تو نہیں فاسد ہوگی
 اگر نہ کی ہون قدم پانی در پی اور نہ خارج ہوگا مسجدی اور اگر پنج جنگل کی ہی تو نہیں فاسد ہوگی
 جب تک کہ نہ مٹی کا صفو نسبی اور کہا بعضی مشایخ فی کہ اگر ایک شخص فی دیکھی جگہ پنج صفت دوسرے
 اور پڑہ گیا پنج اونس صفت کے تو نماز اسکی نہیں فاسد ہوتی اور اگر بڑہ گیا تیسری صفت میں تو
 فاسد ہو جائیگی بشرطیکہ سینہ نہ پہرا ہو قبلہ سی اگر سینہ پہرا گیا قبلہ سی تو دوسری صفت میں جانی سی
 ہی جانی دیکھی نماز اسکی جیسا کہ فاسد ہوتی ہی نماز اونس شخص کی کہ پہرا قبلہ کیطرتی اس مکان پر
 تعمیر ہوئی ہی اور پیر معلوم ہو کہ نہیں پوئی ہی تو نماز اسکی فاسد ہوگی اگر چہ نہیں مکمل مسجدی
 مسئلہ اور اگر جیبا مصطلکی کو یا کہا یا ہر کو تو نماز فاسد ہوگی اور اگر نکلیا وہ شی کہ تہی
 پنج دنوں اسکی کی اگر ہی وہ شی زیادہ چینی سی تو فاسد ہوگی نماز اور کم ہی مقدار چینی سی تو نہیں
 فاسد ہوگی نماز اور نہ روزہ اسکا مسئلہ اگر پڑتا ہی نماز پنج صفت جماعت کے اور دیکھا
 انکہ یا اور کوئی کچھ پنج پاؤں نمازی دوسرے کی پنج صفت جماعت کی اور چہا یا نمازی فی اوں
 کہو یکو سات اشارہ بات کی اور دوسری نمازی فی فی الفور اسکی حرکت اشارہ سی چوڑ دیا
 تو اس صورتین نماز دونوں ہی فاسد ہوگی اور اگر قصد اوٹنی اسکی سی کچھ کہنچا اور اوسنی چوڑ
 اور جو بردقت اشارہ کی نہ چوڑ لیکن ایک لمحہ نہ کر از خود چوڑا تو کچھ مضائقہ نہیں بالاتفاق
 یہ مسئلہ اکثر پنج جماعت کے واقع ہوتا ہی اور لوگ اوس سی غافل ہیں فضائل چالیسویں
 پنج بیان سجدہ سہو کی سجدہ سہو کی واجب ہوتی ہیں سبب ترک کرنی واجب کی بالباب

تاخیر واجب تاخیر کرنی کی جیسا کہ پہلا ایک شخص دعا بقدر کو بیچ نماز و ترکی یا پہلا احتیاط پہلی قعدہ یا دوسری قعدہ میں باعتبار نماز ہر راسیت کی یا پہلا اکثر عیدین کی یا امام فی پکار کی پڑھا بجائی آہستہ پڑھنی کی یا آہستہ پڑھا مقام پکار کی پڑھنی کی تو ان سب صورتوں میں سجدہ سہو کا واجب ہوتا ہی مسئلہ بیچ کتاب و غیرہ کی اس طرح لکھا ہی کہ سجدہ سہو کا چہرہ سبھی واجب ہوتا ہی ایک نو پہلی اور اگر تا ایک رکن کا جگہ او کی سی جیسی کہ رکوع کرنا پہلی قعدہ سی یا سجدہ کرنا پہلی رکوع سی دوسرے تاخیر کرنی رکن سی جیسی کہ ایک سجدہ کیا ایک رکعت میں اور دوسرے رکعت میں یا دو یا تو اسیں تین سجدہ کرنی یا ایک رکعت پڑھ کی جہنہ گیا یا دوسری رکعت میں احتیاط پڑھ کی درود پڑھنی لگا تو قیام کی تاخیر ہو وی تیسرے سبب کرار رکن کی جیسی کہ دو دفعہ رکوع کیا یا تین دفعہ سجدہ کیا چوتھے فقیر واجب جیسی کہ پکار کی پڑھنا بجائی قعدہ آہستہ پڑھنی کی اور آہستہ پڑھنا بجائی قعدہ پکار کی پڑھنی کی یا چوٹین ترک واجب جیسی کہ پہلا قعدہ کیا یا بیچ قعدہ یا آخر کی احتیاط نہ پڑھنی سبب ترک کرنی اوس سنت کی کہ جو ساری نماز میں ایک ہے جیسی کہ پہلی قعدہ میں احتیاط پڑھنی بیچ نماز فرس کی مگر تحقیق بعضی علماء کی یہ ہے کہ المقتیات پڑھنی پہلی قعدہ میں بھی واجب ہے اور یہی مذہب اہل تحقیق ہمارے مذہب کا ہی مسئلہ اگر پکار پڑھا اوس نماز میں کہ آہستہ پڑھنا تھا اوس قدر کہ جس سی نماز جائز ہو یا آہستہ پڑھا اوس نماز میں جو میں پکار کی پڑھنا تھا اس قدر کہ جس سی نماز درست ہو تو سجدہ سہو واجب ہوتا ہی اور مذہب صحیح کی اور بیچ کتاب و نوادر کی اس طرح ہے کہ اگر احمد ساری یا آدی سی زیادہ یا تین تین چوٹی یا ایک آیت قرسی پکار کی بجائی آہستہ کی یا پڑھی آہستہ بجائی پکار کی تو یہی سجدہ سہو کا واجب ہوگا اور اگر ایک چوٹی آیت وسیع پڑھی تو نزدیک نام عظم کی واجب ہوگا سجدہ سہو اور نزدیک امام محمد اور امام یوسف کے نہیں واجب ہونیکا اور حد پکار کی پڑھنی کی یہ ہے کہ پاس کا آدی سنی اور آہستہ پڑھنی کی یہ ہے کہ خود سنی اور اوپر ہی قول کی قوی ہی اور یہی مضمون حنفیہ الفقہاء کا ہی مسئلہ اگر نماز ادا ہو اوسطی رکعت یا چوٹین کی یا بیچ رکعت تیسرے میں تو ان دو دفعہ درود میں خدا واجب کیا

مسجد سہو اور اگر کھڑا ہوئی گا وہ اعلیٰ سیری رکعت کے پس اگر قرین پائی کی ہی تو بیٹھی مگر خلاف ہی
 بیچ مسجد سہو کی اور اگر قرین قیام کی ہو تو بیٹھی اور مسجد سہو کری اور حدیث میں کی سیر ہی کہ نہ اونچی
 ہوئی ہوں کہتی اوسکی مسئلہ اگر وہ دفعہ پڑی احمد دو نور کعت اول میں یا پڑا قرآن بیچ
 رکوع یا مسجد یا قعدہ کی تو واجب ہے کہ مسجد سہو کری اور اگر پڑی احمد بیچ دو نور کعت اخیرہ کے
 دو دو مرتبہ یا پڑی سورہ ساتھ احمد کی یا پڑی التجات قعدہ اخیرہ میں دو مرتبہ یا پڑی التجات
 بیچ قیام یا رکوع یا سجود کی پس نہیں چاہی مسجد سہو کا کرنا یہ مذکور ہی بیچ اجناس کی اور اسے
 پر فتویٰ ہی اور اگر التجات سی زیادہ پڑا بیچ قعدہ اول کی یا کہ پڑا اللہم صلی علی محمد و علی آل محمد
 پس واجب ہو گا مسجد سہو کا سبکے نزدیک اور امام عظیم سی روایت ہی کہ اگر ایک مرتبہ
 زیادہ پڑا تو مسجد سہو کری اور صاحبین کہتی ہیں کہ اگر کہا اللہم صلی علی محمد تو نہیں چاہی مسجد
 سہو کا کرنا مسئلہ اگر چیکا کھڑا را اخیرہ کی دو نور کعت میں اگر جا کر چکا را تو کھڑا ہو گا
 اگر ہو لکھ چکا را تو مسجد سہو کری اور کہا ابی یوسف نے کہ نہیں چاہی مسجد سہو کرنا مسئلہ
 اگر یا دوای فتوہ پڑی بعد رکوع کی پس نہ رجوع کری طرف قیام کی و اعلیٰ پڑی فتوہ کی اور اگر
 یا دوای بیچ رکوع بھی تو اس میں اختلاف ہی کہنا مطلق فی کہ دوبارہ پڑی یا نہ پڑی مسجد سہو
 کا کری مسئلہ اگر سلام پیرا بعدہ و رکعت پھر کی اس گھن پر کہ نماز پوری ہوئی پھر یا دوای
 کہ باقی ہی تو پورا کری اور مسجد سہو کا کری اور اگر سلام پیرا اوس گھن پر کہ نماز مسجد یا نماز فجر کر
 ہی تو پھر کر پڑی مسئلہ اگر بول کر قعدہ اخیرہ سی کھڑا ہوا اعلیٰ یا پانچون رکعت کے چاہی کہ
 بیٹھ جاوی جب کہ نہیں مسجد کیا اور مسجد سہو کا کری اور جو پانچون رکعت کا مسجد کر لیا تو یہ
 نماز نفل ہوئی بہتر یہ ہی کہ ایک کعبت اور بیٹھی اور مسجد سہو کا کری اور اگر قعدہ اخیرہ پڑا کہ کھڑا
 ہوا تھا تو اب چار فرض اور دو نفل ہوئی لیکن مسجد سہو کا ضروری مسئلہ اگر کوئی واجب
 ترکہ ہوا امام سی تو واجب ہوتا ہی مسجد سہو کا اور امام کی اور اوپر مقتدیوں کی سبب تا بعد از امام
 کی اور مقتدیوں کی ہولنی سی اور امام کی مسجد سہو نہیں ہونا ہی اور نہ مقتدیوں پر ہونا ہی مسئلہ

اگر سہو کیا سلام پیر شیکو یعنی دراز کیا قعدہ اخیرہ کو اس مکان پر کہ غازی طبرہون پہر معلوم کیا کیج
 نماز کی ہون تو سلام پیری اور سجدہ سہو کا کری مسئلہ اگر سلام پیری اوس شخص فی کز
 اوسکو سجدہ سہو کا کرنا تھا اوس ارادہ سی کہ باہر آؤن غازی یعنی سجدہ سہو کا اوسکو خیال
 نہیں ہی تو چاہی کہ سجدہ سہو کا کری اگر کسی سی کلام نہیں کیا اور پشت قبلہ سی نہ پیر سے ہو
 مسئلہ اگر ایک شخص کو شک ہے بیچ قیام کی کہ نیت باندھی ہی یا نہیں باندھی پس غور کیا
 اور دیر ہو سی امین پیر جانا کہ نیت باندھی ہی یا مکان کیا کہ نہیں باندھی پس پھر کی نیت باندھی
 اوسنی اور پیر یاد آیا اوسکو کہ نیت باندھ چکا تھا میں پس واجب ہے اور اوسکی سجدہ سہو کا کرنا
 اور تحقیق اوسکی یہ ہی کہ اگر رد کا ہی اوس غور فی او اگر فی رکن سی یا واجب ہے پس لازم
 ہوگا سجدہ سہو کا کرنا اور بعضی علما فی کہا ہی کہ اگر رد کا قراۃ بالشبح کو تو واجب ہے سجدہ
 مسئلہ اگر سلام پیر مسبوق فی ساتھ امام کی تو نہیں واجب ہے سجدہ سہو اور اگر سلام
 پیر بعد امام کی تو واجب ہے اور بیچ قطع کی یون ہی کہ مسبوق فی سلام پیر ساتھ امام کی
 یا تکبیرین کہیں ایام تشریق کی ساتھ امام اپنی کی پس واجب ہی سہو کرنا اور ایام تشریق
 اوسکو کہتے ہیں کہ تاریخ نوین ذوالحجہ وقت صبح سی تاریخ تیرہویں وقت نماز عصر تک کہ جو
 تکبیرین تشریق کہتے ہیں وقت مسبوق اوسکو کہتے ہیں کہ کوئی شخص کہ بعد پڑھنی ایک کہتے با
 دو رکعت یا تین رکعت امام کی شامل ہوا ہو اور لاحق اوسکو کہتے ہیں کہ ساتھ تکبیر اولی کی
 امام کی شامل ہو مسئلہ مسبوق تا بعداری کری امام کی بیچ سجدوں سہو کی اور اگر کبڑا
 ہو گیا مقتدی پہلی سلام پیری سی امام کی اور قراۃ پڑھی اور شروع کیا لیکن سجدہ نہیں کیا
 پس عرصہ میں امام فی سجدہ سہو کا کیا تو چاہی کہ تا بعداری یعنی یہ ہی سجدہ سہو کا کری
 اور قیام اور رکوع اوسکا باطل ہوا اور اگر تا بعداری کی امام کی تو سجدہ سہو کا کری جب غلام ہو
 غازی اور اگر سہو بعد فراغت پانی تا بعداری امام کی بیچ پور کر فی نماز کی کوئی واجب یا
 تاخیر فرض کی کری تو یہی سجدہ سہو کا کری واسطی قصور ہو فی باقی نماز اپنی کی اور بہتر ہی

دو اسطی سبوق کی کہ نہ کھڑا ہوئی و اسطی پورا کرنی نماز کی جب کہ امام سلام نہ پھیری اور اگر کھڑا ہو
 پہلی اس سی کہ فراغت پاوی امام القیات سی تو اب پس مسئلہ کی کئی صورتیں ہیں اسطی
 کہ سبوق ایک رکعت کا ہی یا دو رکعت کا یا تین رکعت کا ہی پس اگر ایک رکعت کا ہی تو معلوم
 کیا جائی کہ قراءۃ اسکی اگر بعد تشہد امام کی استقدر ہوئی ہتی کہ جائز ہو نماز تو نماز اسکی درست
 ہوئی اور اگر بعد تشہد امام کی اتنا نہیں پڑا کہ جائز ہو نماز تو نہیں درست ہوگی نماز اسطی
 کہ قیام اسکا اور قراءۃ اسکی پہلی فراغت ہوئی امام کی تشہد سی معتبر نہیں ہی مسئلہ
 ایک شخص ہو لا کہ تین رکعتیں پڑی ہیں یا چار تو کہا ہی علمانی کہ پہلی ہو لا ہی عمر میں یعنی
 تمام عمر میں یہ ہی ایک اتفاق پڑا ہو تو پھر کی نماز پڑی اور اگر پہلی ہی کئی بار ایسا اتفاق
 ہوں کا ہو تو چاہی کہ انکل کری اور سوچی اگر انکل میں یہ نہیں ہے کہ ایک رکعت پڑی ہو
 تو ایک اور پڑی اور سجدہ سہو کا کری اور جو گناہ میں اسکی ہو کہ دو رکعت پڑی ہیں تو تین
 اور القیات پڑہ کی سلام پھیری اور سجدہ سہو کا کری اور اگر انکل میں کچھ نہ پھیری تو کم کو
 قرار دیوی اور قعدہ کری اور پھر ایک رکعت اور پڑی اور سلام پھیری اور سجدہ سہو کا کری
 اسطی کہ شاید جسکو ایک رکعت نہ پھیرا یا ہی وہ دو رکعتیں ہوئی ہوں تو قعدہ اخیرہ بخاتمہ ہی اسطی
 ہی بیج خاقانی کی اور بیج کتاب ذخیرہ کی یوں ہی کہ اگر شک ہو چار رکعت والی نماز میں
 کہ ایک رکعت پڑی ہی یا دو چاہی کہ بی بی بیج ہر ایک رکعت کے اور بیج فتاویٰ فصلی کی یوں
 لکھا ہی کہ جب تک ہو کہ دو رکعت پڑہ چکا ہوں یا تین رکعتیں تو نہ بی بی و اسطی قعدہ کی اور پھر
 ہی بیج ہی لیکن اگر نماز مغرب یا وتر یوں تو بی بی اور سجدہ سہو کا کری مسئلہ اگر شتر
 کری نماز ساتہ سورہ کی بغیر پڑی الحمد کی تو سجدہ سہو کا اتنا ہی اگرچہ ایک ہے نہ پڑا ہو اسطی
 ہی بیج خاقانی کی اور سجدہ سہو اسکو کتنی میں کہ بعد سلام پھیری کی دو سجدی کری اور پھر
 پڑی اور سلام پھیری لیکن درود اور پھر پھر کی بیج دونو القیات قعدہ اخیرہ اور سجدہ سہو کی پھر
 اور عاقبت قعدہ سہو میں پڑی اور بغیر کئی نزدیک دعا ہی دونوں پڑی فصل

فصل اکتا یسویں بیج بیان قراءۃ غلط ٹربی نماز کی اگر نمازین غلطی ٹربی بیج قراءۃ کے
ایسی کہ نہ ہو وی مثل اسکی بیج قرائگی اور معنی اسکی دور جا پڑیں تو اس صورتیں تیسرے واقع
ہو گا اور نماز جاتی رہیگی جیسا کہ پڑا ہذا الغبار بدنی ذوالغبار اور اسطرح حکم ہی جب کہ نہ ہو وی
مثل اسکی بیج قرائگی اور نہ معنی اسکی ہوں جیسا کہ یوم تبلی السراسل ٹربی بدلی یوم تبلی السراسل
کی اور جوش اسکی ہونچ قرائگی لیکن معنی اسکی دور ہوں اور نہ ہو تغیر پڑا تو یہی نماز فاسد ہو
اس میں احتیاط ہی اور کہا بعضوں نے کہ نہیں فاسد ہو نیکی واسطی عموم بلو کی اور صحیح عظیم نہیں
قیاس کیا جاتا یعنی غلطی نماز کی ایک دوسری پر گزرا ہتہ علم ٹربی جانی دالی لفظ کی مسئلہ
اور اگر پڑا ایک حرف دوسری حرف کی جگہ تو اس میں یہ حکم ہی کہ اگر دونوں کو قربت مخرج کا ہی
یا دونوں کا ایک مخرج ہی تو نہیں فاسد ہو نیکی جیسی کسی شخص فی پڑا فلا تغیر کی جگہ فلا تغیر پڑا
ذال کی جگہ فلا تغیر کی جگہ یا العکس تو فاسد ہو گی نماز اور یہ نزدیک اکثر اماموں کی ہی لیکن محمد
بن مسلمہ کہتی ہیں کہ نہیں فاسد ہو تی نماز اس واسطی کہ عجم دالی نہیں ٹیگر کرتی اور قاضی شہید محمد بن
ہین کہ بہتر یہ ہے کہ حکم دیا جاوی کہ اگر مکانی حروف کو اور تغیر ہو وی یا اپنی محان کی موافق اور اگر
تو نہیں فاسد ہو تی اور اسطرح کہا ہی محمد بن مقاتل فی اوشیح اسمعیل زاہدی فی اور بیج کتاب
ذخیرہ کی ہی کہ اگر ہوں حرف ایک مخرجی اور نہ قریب مخرجی لیکن بلوائی عام یعنی اکثر نوک اسطرح
پڑتی ہوں جیسی کہ ذال کی جگہ ض یا زاک کی جگہ ذال اور غاک کی جگہ ضا تو نہیں فاسد ہو تی نماز
نزدیک بعضی علما کی اور قطع کر فی کلیدین شیخ امام شمس الاعلم فی فساد نماز کا حکم دیا ہی اور عام
مشایخ نے کہا ہی کہ نہیں فاسد ہو تی بسبب عموم بلوی کی مسئلہ اور وقف کی ترکیبی
نماز فاسد نہیں ہوتی بسبب عموم بلو کی نزدیک علماء ہماری کی اور بعضی علما کی نزدیک فاسد ہو
ہی جیسی کہ کوئی ٹربی لا الہ اور وقف کیا پھر شروع کیا لا الہ ہو یا پڑا وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا بِالْكِتَابِ
مِنْ قَبْلِكَ اَنْ يَكُونُوا يَتْلُوْنَ اَنْ تَقُولُوا اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور اگر لایا ایک کلمہ سی ایک حرف بیج کلید
اسطرح کہ اگر ایک کلمہ یعنی کاف کو نو لسنی لایا یا پڑا اَللّٰهُ اَكْبَرُ یا پڑا اَللّٰهُ اَكْبَرُ یا پڑا اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اور اسطرچہ تو نہین فاسد ہوتی موافق قول عام حلا کی اور قول بعضی کی فاسد ہوتی ہی اور بعضی
 علما کہتی ہیں کہ جانتا ہی نہیں ایسا کہ نمیدین کا ف کلمہ اول کا ہی اور جاری ہوا اور زبان او کی
 کی کا ف کلمہ دوم میں ملا کر پڑا فقہ تو نہین فاسد ہوتی نماز او کی اور اگر اعتقاد میں او کی
 ہی کہ اسطرچہ قرآن ہی تو فاسد ہوگی مسئلہ اور بیچ کتابہ ملقط کی لکھا ہی کہ اگر پڑا
 الحمد کی بدی الصمد یاقل ہو واللہ کی بدی کل ہو واللہ اور نہین پڑہ سکتا احمد اور قل ہو اللہ
 جاز یہی نماز او کی اور اگر پڑا الحمد و بجائی الحمد کی معنی ذال کی بدی دال پڑ ہی یا پڑا مثلاً
 کی جگہ مثلاً زین معنی زیر کلمہ ذال کو ساتھ زیر کی پڑا یا ایک شخص تو ملی زبان وافی نی رہا
 کی جگہ لب پڑا تو نہین فاسد ہو نیکی نماز او کی اور امام حنفیہ سی روایت ہی کہ اگر ذال و ابتلی
 ابراہیم زبہ معنی میم کلمہ کو پیش کیا اور کلمہ کو ساتھ زیر کی پڑا اور انخاف الباء المصغر معنی و
 کلمہ کو ساتھ زیر کی پڑا اور ہو یطعم و لا یطعم معنی میم کلمہ کو زیر کی ساتھ پڑا یا عین کلمہ کو زیر
 تو نہین فاسد ہو نیکی نماز اور اگر زیادہ ایک حرف بیج آیت کی اور نہ پڑین معنی او کی جیسا کہ
 پڑی و سن معنی الصد و رسولہ و متعدد و وہ یطعم و لا یطعم معنی ایک میم کلمہ زیادہ پڑا تو نہین فاسد
 ہو نیکی نماز اور معنی بکڑن جیسی کہ اتمک لمن المرسلین معنی کلمہ سین ساتھ زیر کی پڑا یا یہ کہ ان
 سیکم نشقی معنی او کی زیر اور زیر میں کم بیشی کی کہا علانی کہ فاسد ہو کی نماز اور لایق ہی
 کہ نہ فاسد ہو اور شیخ امام حاتم الدین ابی سعید بن سعد نشقی فی کہا ہی کہ اگر پڑا حقیقی کلمہ
 معنی تو نہین فاسد ہو نیکی نماز اور اگر پڑا سمح اللہ من حمدہ معنی تون کلمہ کی جگہ لام کلمہ تو نہین
 رکبتا ہوں کہ نہ فاسد ہو نماز اور اگر پڑا یدع الیم معنی یا کلمہ کو ساتھ دال کلمہ کی ملا دی تو
 نہین فاسد ہو نیکی و اسطی عموم ہو کی اور اگر پڑا ان الذین آمنوا و عملوا الصالحات پڑہ کر دقت
 اور پھر پڑا اولئک اصحاب الجیم تو نہین فاسد ہو نیکی نماز اور جو نیک وقت اور ملایا تو کہا
 عام شایخ فی کہ فاسد ہو کی نماز اور کہا عبد الصمد بن مبارک فی زہد راجی شخص کبیر اور محمد بن قتات
 اور جاعت اہل مروسی رحمہ اللہ فی کہ نہین فاسد ہو نیکی نماز اور اسطرچہ فتویٰ دیا ہی ابو خضر

پوچھیں بی اور کہا قاضی خان بی کہ مسیح قول اول کا ہی اور اگر ہا ات اللہ برحق من الکریم
 اور رسول یعنی لام کلمہ کو زیر پڑا تو نہیں فاسد ہوئی اور اگر پڑا آیتا کثرتا منہ زمین یعنی ذال کلمہ کو
 چھائی زیر اور زیر جملہ لکری تو فاسد ہوگی نماز یقیناً اور کہا قاضی خان بی کہ اگر پڑا یعنی لکری
 یعنی یا کلمہ کو وال کلمہ سی ملایا تو فاسد ہوگی نماز اور اگر پڑا بجائے یقیناً کی تو فاسد
 ہوگی نماز اور اگر پڑا متن خلفاً و من خلفاً یعنی قات کو جدا کر کے ساتھ زبر کی یا پڑی ایا کی
 بغیر تشدید یا کلمہ کی نہیں ہوئی نزدیکی متاخرین کی اور اگر پڑا یا قطر ثم ساتھ وال کی یا فاسد
 جیسی کہ ما فطر ثم یا فطر ثم تو فاسد ہوگی اور اگر پڑا ساتھ کلمہ تا کی جیسی کہ ما فطر ثم نہیں
 فاسد ہوگی اور اگر خلفاً یا خلفاً ساتھ ہر دو کلمہ تا کی جیسی کہ خلفاً یا خلفاً تو فاسد ہوگی نماز اور
 اگر پڑا فصل ثم کو ساتھ کلمہ صا کی جیسی کہ قبل عصیم یا الشیطان ساتھ کلمہ تا کی جیسی کہ
 الشیطان تو نہیں فاسد ہوئی یا پڑا قبل ہو اللہ ساتھ کلمہ تا کی جیسی کہ قبل ہو اللہ تو فاسد ہوگی
 نماز یا پڑا اللهم تسلی ساتھ کلمہ سین کی جیسی کہ اللهم تسلی یا پڑا ما والد عک بغیر تشدید کی
 جیسی کہ ما والد عک پس نہیں فاسد ہوگی اور اگر پڑی تشدید حج الرب یا پڑا کیدیم فی تعلیل
 ساتھ کلمہ ظا کی جیسی کہ فی تعلیل تو فاسد ہوگی نماز اور اگر پڑا ساتھ کلمہ وال کی جیسی کہ فی
 تعلیل تو نہیں فاسد ہوگی اور اگر پڑا تھانہ یا خطبہ ساتھ کلمہ تا کی جیسی کہ خطبہ فاسد ہوگی
 نماز اور اگر پڑا من الجن والانس ساتھ کلمہ جیم کی تو نہیں فاسد ہوگی نماز فقط + +
 الحمد للہ رب العالمین والعاقبة للمتقين والصلوة والسلام علی رسولہ محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم
 اما بعد فقیر تقصیر عاصی پر عاصی گنہگار جہاں حافظ عبد الرحمن بن حافظ حسام الدین گن
 شہا جہاں المودنی یہ کتاب کہ حقیقت میں نایاب و اسطی فایده و دیدار وں بہا یوں کی بحسب اثر
 شیخ عبد اللہ بن شیخ قادر بخش شاکن شا جہاں آباد کی بڑی بڑی معتبر و
 حکیم کدوئی بنظر انواری پارسای آوان و متقی زمان فاضل اہل و کامل اہل با بندہ سیرت
 مولانا ابوالفضل اولانا مولوی محمد عبد الحئی صاحب زاد اللہ برکاتہ کی سیام کی اسیدہ شائقین کلمہ پڑا

حقیر فقیر تقصیر شیخ عبدالعزیز فی بیچ خدمت شایقین عالی نظر اور ناظرین والا قدر کی
واضح اور ولایح ہو کہ یہ کتاب فیض انساب اور بہت کم یاب علم سائل میں لاجواب بہت
عامل باعمل و فاضل بافضل حافظ قرآن محمد عبدالرحمن صاحب کی بجزیب یعنی احقر کی مصنفہ
فی بیچ کر لی ہی اور جھکو اس کتاب بدافع عذاب پر کلیہ اختیار دیا سو میں چونکہ اس کتاب
جزای الثواب کی چینی اور نوشت و خواند میں بہت سی کوشش کی ہی اور سوای اسکی
زر کشیر اس فقیر کا خجج ہوا ہی اس واسطی اہل مطالعہ کو بھی خدمت بابرکت میں مکرر التماس
ہیہی کہ اس کتاب پند شیخ و شاب کو عنایت فرما کی کوئی صاحب جم نفر ماوین کسوسطر
کہ اس میں اس گنہگار جہان کا سراسر نقصان مستوری پس اگر کوئی صاحب بباعث طمع
بغیر اجازت میری کمی چاہے گا تودہ بموجب قانون گزٹ کی قابل سزا اور لاین جزا کی ہوگا
آئندہ اختیار ہی باین مثال جزائی کردن خویش آمدن پیش

الحط

بسمحمد خدا وخت سید انبیاء برای محضر انجلاسی عاشقان کتاب و طالبان ثواب
روشن شود کہ این کتاب باب و تاب در مطبع سید لقی بکد رنگم بودی

سید عنایت اللہ مہتمم مطبع علی تاریخ ۲۰ ذی قعدہ

۱۳۲۰ ہجری نوے سے از کتابت

معم نام و کتابت خام حقیر فقیر تقصیر

ماہز جہان سید عبدالرحیم

مطبع ہذا روشن تازہ

شہد

نقشہ

طبعخانه امیر خسرو طبع نمود

بازار

تفتیش از انام الدول و الملوک محمد

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

بعد حمد پاک پروردگار خالق جنت و الدار اودنیت حمد و تحمید شفیع است گنہگار کی سبب نوین خاص عام بظاہر ہو کہ پہلے
 اس کا مطلق فیاض الحق قصہ محمدی کی نبی والی فی ایک سالہ قیامت نامشہ اند و رخ میں
 متبر حدیثوں سی انتخاب کر کی لکھا ہوتا سو اس کو کمال شفقت سی جناب مولوی صاحب سبب اخلاق فراوان مجاز
 الطاف بیکران نظر نویش بی پایان محقق دو ان عظیم مقام کو کو محمد صبح الزمان صاحب سلمہ الرحمن
 فی اپنی مطبع مسیحی میں چھپوایا اس کو پڑھ کر اکثر مرد و عورتوں فی گناہوں سی توبہ اور استغفار کیا ہے کہ جناب
 محمود فی اس عاجزی ارشاد کیا کہ ایک سالہ مختصر بہشت کے نعمتوں کا مع کیفیت دیدار خدا زبان ہندی سلیس میں
 ایسا جمع کر کہ مسلمان سکر خوش ہو جائیں کیونکہ جہان حال نذر کیا بیان کیا ہی وہاں بشر کا ہی چاہیو اس کو سبب
 و زائش جناب موصوف کی قرآن اودنیت اور وایات صحیحہ سی تہنات کر کی سن بارہ سو پینسٹم ہجری میں اس سالی کو
 تالیف کیا کہ جو مسلمان اس کو پڑھیں بے سیرمی و سلی و عارضہ کرین کہتی ہیں کہ جب حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ
 و السلام جناب باری کی حکم سی اپنی است گنہگار کو دوزخ سی نکال کر نہر بحیات پر لچا میں گی تو او سر پہنچے و بوجہ میں
 کی جب اس سی گلین گی تو اوں سکا بدن رخ مثل کندن کی چمکتا ہوگا اور سبب خوشبو کی مہکتا ہوگا پھر اقتدار
 کا حکم رضوان بہشت کی دار و عہ کو ہوگا کہ تو است محمدی کی و سلی کئی لاکھ براق بہشت سی لی کر نہر بحیات کی پاس

[illegible]

[illegible]

جو عافیات کی ساتھ شہر شہر کی قرآن مجید پڑھتا رہا اور لوگ کہہ اٹھتے تھے کہ یہ سب جلد ہی جلدی اور منہ خواہاں
پڑھنے لگین گی اور جناب رسول مقبول فی فرمایا کہ ہشتاد ہزار سال پہلے میں اور پڑھتا رہتا تھا یہ ہر جی میں ایک ایک جوڑتی
اور لوگوں کو بتاتی ہی کہ جو بادشاہ اور حکم عدل کرتی ہیں اور جو لوگ کہ غریبوں کی غناش امیر کی پاس جا کر کرتی ہیں اور جو لوگ کہ خدا
پر توکل کرتی ہیں اور جو مسکین پر کھدائی بندگی اور عبادت میں بہت اور مالک دنیا ہی حدیث میں روایت
ہی کہ اکبر ان ایک شخص فی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھ کو کمال خوشی ہی کہ آپ کی بان گاہ
دشمنانہ کچھ ہشتاد کا حال سنوں آپ فی فرمایا کہ سن ایک ایک موتی محل شہیت میں ایسا بنا ہی کہ جس کی اندر ستر ستر حلیا
سرخ یا قوت کی طیار میں اور جو حلی کی اندر ستر ستر کان بنبر زمرد کی بنی ہیں اور ہر کان میں ستر ستر جوڑی ہر بی او شہر بر ستر
بچہ میں اور ہر دشت ایک ایک جوڑی ہیں اور ہر کان میں ستر ستر کان بنبر زمرد کی بنی ہیں اور ہر کان میں ستر ستر حلیا
سہری بن ہی موجود ہیں اور فرمایا جناب علیہ السلام فی کہ اونی ہشتی کو نذر خاد مہین گی اور کسکو پانچ ہزار کسکو دس ہزار
یہ سب غلام خالصت بی ڈا رہی سوچنے کی ہوگی ایک شخص اور بول اٹھا کہ یا رسول اللہ یہ لوگوں کو نہشت کی مکان
کیونکہ انہ لگین گی فرمایا کہ جو کوئی مسجد بنا دی اور جو کوئی سیو کھا سکی فی اسلی باغ لگا دی اور جو کوئی مسکین کو کھانا کھلا دی
اور جو کوئی چارعت سنت عصر کی ہمیشہ پڑھتا رہی اور جو کوئی مغرب و عشا کی سچ میں مسکعت نماز نفل پڑھی اور جو کوئی
ضحی کی ہمیشہ نماز پڑھتا رہی اور جو کوئی شب جمعہ میں سورہ دخان پڑھنا عطا کر دے جسکو جمعہ کی دن زہ ہی کہی اور ہزاروں
میں عطی ہو ہی کلہ تو حید بان پر چا رہی کہی اور جو کوئی دربار سورہ خلاص بہ وقتہ کی نازکی بعد پڑھتا رہی تو ان چیزوں کی
کرنی ہی لاکھ لکھیاں اللہ تعالیٰ اور کھو عطا کر گیا اور لاکھ ہزاروں در کر گیا اور جب وہ شخص مر گیا اور کھو نہت کی ان عناصر
ہوگی یہ حدیث سنکر حضرت عمر فی عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھ کو ڈار مان ہی کہ میں جنت میں ان ہی اسلی بہت ہی محل بنواں
یہ کام تو میں کرنا ہوں جواب فی فرمائی حضرت فی فرمایا کہ آپ کی بہت محل اللہ تعالیٰ کی فضل و کرم ہی میں گی اور
جس کہ وہ فی ماری نافو کی میٹ پر تہ پڑا نہ کہر جا دیا ہوگا اور جس قوم فی رنج و راحت کو کسان جانکر کہو کہ ہمارا دینی
اور دنیا از دی ہی غفلت نہ کی ہوگی اور جو لوگ کہ یہاں فی سسل انون کی قبر لیکھو دیتی ہیں اور جو لوگ کہ دوسل انون نہ
جہو انفیل کہ دی ہیں اور جو لوگ کہ نماز و دین برابر صاف باندہ کہہ رہی ہوں میں ان سبکی و اسلی جنت میں دبی رہی
محکم سراج یا قوت کی مدین گی اور فرمایا جناب علیہ الصلوٰۃ والسلام فی کہ تحقیق اللہ تعالیٰ فرمائی گا دن قیامت لی کہ

اور ان میں وہ لوگ کہ کیا کہتے ہیں
 کہ انہی ہی پر اللہ تعالیٰ
 جو ان کے لئے فرشتوں کو مقرر فرمایا
 کی اس حدیث کو زین محمد فی محمد بن النکد
 وہ بیست و تینوں مکانوں کی نامی جاری ہیں ایک
 خالص کی چنانچہ اللہ تعالیٰ خبر دیا ہے یہاں افسوس
 رہیں وہاں کہ میں محسوس یعنی سچ اوس ہی بہشت کی بہترین میں پانی سے بن کر اسوا یعنی اوس نہر کا پانی بہت صفا
 ہے فرار اللہ انہیں اور بہترین میں دودھ کی کہ نہ بد لگائے نہ اور نہ کھائے اور نہ غنیمت الیسا دودھ ہی کہ بہشتیہ اور نہ
 کہیں نہ ہوتا ہے اور بہترین میں شراب طہور کی فراہمی والی واسطی پنی والو کی یعنی اوسکی پی سی تمام میں خوشبو آئی گی اور
 بہترین میں شہد صاف کی گئی کہ پی اوس نہر میں کوڑا رکھتے اصلہا ہوں گا جسوقت موت میں ان نہر میں کچھ نوش کریں
 گی اسی وقت سبکی لاون ہی بغض کینے اور جد و جہاں گائیں کوئی اس میں نہ خیال کرے گا کہ میرے حکم کیوں کر ہی اواسکا
 کیونکہ وہ ہی اور کوئی بات نہ ہوگی اور جو پٹ ہو لگیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد کرتا ہے لا یسئلہ احد فیما ہو فیہ
 یعنی نہ نہیں کی چم اوس ہی بہشت کی کوئی بات نہ ہوگی اور نہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد کرتا ہے لا یسئلہ احد فیما ہو فیہ
 الا بقدر ما کسبوا یعنی انہیں کی سچ اوسکی کوئی بات نہ ہوگی اور نہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد کرتا ہے لا یسئلہ احد فیما ہو فیہ
 میں مگر سب سنیں کہ اس میں سلام علیک کا چہ جاکا لکھی اوسا کہ باریان دیکھیں گی
 اور ان جہاں جہاں کہ یہ ہوتا ہے وہاں شراب و راجہ و رکی حاجت ہونگی اور جو میں حیض و نفاس ہی پاک رہیں گی اور
 بہشت میں داری اور مویہ یا اور علیہ کی بال اصلہا ہونگی مگر سر کی بال اور بہوین و ملکین سب کی ہونگی مگر قاضی
 کا مہمہ پانی پی نی اپنی رسالی میں لکھا ہے کہ بہشت میں داری سو حضرت آدم اور حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ
 اور عزرا ہر ایک کی ہونگی واللہ اعلم اور بہشت میں جب کہ کہہ لکھیں گی کہ میں سپینہ آجای گا اور کار
 نہ ہونگی کہ میں آرم تو ہر طرح کا حاصل رہی گا کہ منیدہ آئی گی اور نہر کی وہ طرف و خوں کی کٹا
 کہی بہشت جہتی اپنی اپنی مکانوں سے نکل کر نہر میں رہیں کہ ان میں کی تو رہیں کہ سیون پر بیٹھ جائیں گی اور نہر میں

نہروں کی پانی دو کبھی شراب چلو کر پانی کا حصہ لے کر پانی نہ شکر کین کی جو لوگ نشہ میں آکر ہونے لگے تھے
نبوکی علاوہ ان نہروں کی پشت میں اور تین بی جان ہیں ایک **سلسبیل** اور دوسری **سلسبیل**
سلسبیل ہی اور ان تینوں کی پانی برائے چیتوں اور انہیں اندری ہوئی اور انہیں **سلسبیل**
چاندی کی اور چوڑی پستی کی کہی ہوئی اور پانی بہتا ہے نہروں کی گروہ پر کین کو باکہ زبا چال سی ہوں زمین کی کہ جان
چیتوں کی پانی بہر کر چوچا پتہ اللہ تعالیٰ سے منی خبر دیا ہی و یطاع علیہم بانہ من فضۃ و اکوانک من قوار و قوار
من فضۃ قد تروھا فقد تروھا کاسا کان جہا زجیدا عینا قہا کاسی سلسبیل
میں اور پانی جانیں کی اور انہیں بہشت کی برتن چاندی کی اور چوڑی پستی کی کہی ہوئی پانی ہوئی چاندی کی یعنی اور کا پڑا
شعاف ہی کہی ہوئی شہد کا ہوا اندازہ کیا گیا اندازہ کرنا اور ملائی جانیں کی چیرا کی جالی سی کہ ملوئی ہی ہوئی ایک
چیتوں کی اور میں کہ نام اور کا سلسبیل ہی آب الی بہشت کی باغ کا حال سن لینا چاہی کہتی ہیں کہ بہشت کی مکان
کی سامنی دلوں باغ خوشگوار لگی ہیں اور ایک ایک رخت کا سایہ تیار ہی کہ اگر اوکسی چھ کوئی سو گھر اور اوکسی تو سو
برس ہیں دوسری رخت کی سایہ میں ہو چکی اور ان کی دھڑکی چاروں طرف میں اور ان میں چھ کی پانی کی کلف پٹی
پیشی شیعہ لٹھی میوی توڑی اور خوش حال کھجلی اور ایک ایک رخت میں ہر رنگ کی تھی ہیں اور کوئی شاخ توڑی اور
کوئی نہروں کی ہی اور کوئی شاخ نہروں اور پانی کی ہی اور ایک ایک میوہ اور ٹک کی کہانی کی برابری اگر وہ نور کہانی
تو بہشتی زیادہ شیریں اور کوئی سی زیادہ خوشبو آتی ہی اور جو بخت بہشتی لوگ میوہ کہانی کا قصد کریں گی تو اس وقت
شاخیں مونہ کی آگے آئیں گی چنانچہ اللہ تعالیٰ بشارت دیا ہی و انہ علیہم طلا و لہا و لکھ و انہ انہ
یعنی اور نزدیک ہوگی اور اوکسی سائی اور زمین و چوڑی اور ایک کی میوی دہی از روی نزدیک کرنی کی اور بعض میوہ بہشت
کا ایسا لطیف کہ جبے ہی اور کوئی توڑ کا تو ایک عورت نوجوان حسین خوش انداز اور خوش لباس اور خوش کلام اور میں سی
نکل کر اس شخص کی خادمہ ہوگی اور بہشتیوں کا مدد حضرت آدم علیہ السلام کی مدد یار ہوگا یعنی انہیں ہانڈیہ مانتے ہانڈے
باقی حساب ایک کی موافق اور کسی سبب خوش وضع تینتیس برس کی عمر میں ہوگی اور بدستور ذکر انہ میں شاخیں ہیں ہی
طرح لذت ظاہری ہی الا مال ہوگی اور قصد باطن ہی اور پانی ہی معور ہوگا اور بہشت میں ایک رخت کلام اور کا طوطی
ہی و رخت جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مکان میں اور گا ہی اور اوکسی شاخ برستی کی مکان میں ہی اور اوکسی رخت کی

اور شراب کی حصول بھی حرام ہے اور حدیث شریفہ میں آیا ہے کہ یہ بیان دشمنی کے پٹی ہے اور سکوہشت کی نشانی ہے
 کپڑی نہ ملین کی اور ہشت میں سب کا خالق حضرت علی علیہ السلام کا سا بھگوار سب کا خوش اور حضرت داؤد کی خوشی
 کی اور قریبی روایت ہے کہ جب ان مومنین قبروں سے اوتھیں لی تو حساب کتاب کے حساب سے ان کی حساب کتاب
 ہوگی اور جبکہ ہشت میں غل ہوگی تو سب کی زبان سے یہ ہو جائی گی کہ **روایت ہے** کہ ہشت میں
 بعضی مومن داؤد و عورت اپنی اولاد کو یاد کرنے کی اور عین عالمین کی کہ انہی ہماری جگہ کمری بیان میں بھی لکھو
 گو میں بلا تہاد و لڑکائی میں مر گئی تھی تو خوب جانتا ہی کہ ہمیں صبر کیا تھا اب تو جہاں سے ملادی حق تعالیٰ ارشاد فرماتا
 گا کہ جو تمہارا مرتبہ ہے وہ اس مرتبہ کو نہیں پہنچے اگرچہ علیحدہ مکان میں سیر کرتی ہو مگر میں یہ باب عرض کرنے کی
 کہ خداوند بھگوار اراں ہے کہ ہم انکو دیکھ لیتی ہیں اور تعالیٰ انکی لکھون سی ملوادی گا وہ لڑکی اپنی باب سے عرض کریں
 گی کہ تمہی ہماری مرنی میں صبر کیا اب اور تعالیٰ نے بھگوشی ملوادی **حدیث** میں لکھا ہے کہ جب مومنین
 حساب کتاب سے فارغ ہو کر ہشت کی طرف چلیں گی جو عمل نیک غالب ہوگا اسی عمل کی درواری ہی پکارے
 جائیں گی مثلاً کسی فی بی ریا نمازین بیت پر مین ہوگی اور سکوہاب اصلوہ سی ملائکہ چارین کی اور حسنی روزی بہت
 رکھی ہون لی و سکوہاب الزمان سے چارین کی اور حسنی جہاں کیا ہی اور سکوہاب الجہاد سے ملائکہ اور حسنی صدقہ بہت دیا
 ہے اور سکوہاب الصدقہ سے چارین کی اور جو شخص ہر وقت ذکر الہی میں رہتا ہی اور سکوہاب الفکر سے چارین کی یہ حدیث
 شکر حضرت ابو بکر صدیق نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث سن کر فرمادی کہ اور سکوہاب سے چارین کی یہ حدیث
 کہ بھگوشی کہ بھگوشی ہر درواری سے چارین **نقل ہے** یہ حدیث مشکوٰۃ و بیہقی میں ہے اور ایسا
 جہاں بہ حضرت صدیق کا ہی کہ انکو ہر درواری سے ملائکہ چارین کی کہ ہماری دہری ہو کر ہشت میں جاؤ اور حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی وضو کرتی وقت سوا کلمہ شہادت کی دنیا کی بات نہ کری اور جس مسلمان کے
 تین لڑکی مر گئی ہوں اور اسی صبر کیا ہوا و شور و غل نہ چاہو اور حسنی یا سکوہابی ملائکہ اور غریب سکین نہ خیر چاہو
 سی کہاں گھلا ہوا اور نہ سی گالیان نہ مکی ہوں اور جس کو **پہل حدیث** یاد ہو اور حسنی مذکور ہے
 کی پرورش کی ہو اور جو عورت خدہ ہی ڈرتی ہو اور اپنی شوہر کی نامہ داری کرتی ہو اور نہ محرم کو گاہا ہو اور اپنی
 تین زنا سی بچا ہوا سکوہشت کی درواری سے چارین کی اور زانی کی اور ہشت کی ہر وقت کی سچی و نیک

عورت کا بہشت میں لباس چال ہوگا کہ جو بہشت کی شہرہ ہو جائی گی اور عورت کی پاس عریں لونڈیوں کی طرح
 خدمت میں حاضر ہا کرین گی **لکھا ہے** کہ جب بہشت میں عورتوں کی ہمارے کچھ کچھ تو ہوسے خوش ہو جائیں گی
 کہ جس کی کتاب کی بہشت میں ناپاکی نہیں ہے اور نہ ان کی کی حاجت کہو نہ ہونگی **حدیث** میں وارد ہے کہ
 بہشت میں اللہ تعالیٰ اکثر عورتوں سے فرمایا کرتا ہے تم اپنی اپنی خاوندوں کی صورت دیکھو گی وہ عرض کرتی ہیں کہ ارباب
 مان ہماری شہرہ کو دیکھا دی تب ہمیں ان کی انگوٹھی سی جاب دور کرنا ہی اور وہ عورتیں ان کو گون کو کہتی ہیں کہ جو ہمارے
 میں ذرہ کتھی میں اور جو لوگ نیا میں اچھی نصیحتیں کرتی ہیں اور ہی باتوں سے کہتی ہیں اور جو بات میں خیاں نہ نہیں کرتی
 اور ہر وقت کی نماز کی بعد میں رسولہ قل ہوا بعد نماز کی میں اور جو لوگ جو ہوا بولتی ہے پیر کے ہیں اور ان کو سخت مردوں
 پر وہ عورتیں نظر کرتی ہیں کہ جن کو عورتیں ستاتی ہیں اور یہ وہ عورتیں عرض کرتی ہیں کہ یہ اربابن سکوت ہوا را شو ہر بنا دی
 کہ ہماری کہیں شہرہ ہی ہوں یہ سکر حق تعالیٰ ارشاد کرتا ہے کہ جب لوگ بہشت میں آئیں گی تم ان کی خدمت میں ہمیشہ
 رہو گی **روایت ہے** کہ جو عورت اپنی خاوند کو ستا کر گئی اور لاکنہ خاتمہ بخیر ہو گیا ہو جب وہ
 عورت بہشت میں ہی گی تو جو ان کی شہرہ ہی اور عورت کو ملے شہرہ ہی کہیں گی کہ اسی نادان عورتی اپنی شہرہ کو کیو نہ ستا ہاتا
 چند تو کیو نہ سطر خاوند دنیا میں تیری پاس اور عورتی او کی خاطر داری کی ایک کیرا خاوند ہو گیا ہم او کی فرمان
 برداری مثال لونڈی کی کرین گی **حدیث** میں نقل ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ بہشت میں
 ایک ایک مرد کو ستر عورتیں ملین گی اور یہ بیان علاوہ ہر لباس کی محبت کہ جو کرین گی تو تہ نہ کہت جاتی گی آپ
 نے فرمایا کہ بعد جماعت کی ہر ہوسے ہی تو تہ الٹی رہی گی بلکہ ایک اور روایت ہے جانی کا ایک اکرم کو یہی ہوا تو وہی
 طاقت عطا ہو گی اور بہشت کی خوبصورت لڑکی نورانی شکل میں ہانی لباس میں ہوا ان کی کہیں اس کی خوشامکر گویا موتی کو
 کہ ہر ہی ہون نام ان کو گون کا عثمان بن حنیفہ اللہ تعالیٰ فرمائی وہ اپنی دیوٹوف علیہ السلام کی **لکھا ہے**
 تو عورتوں کو ملے یعنی کہ بہترین گی اور صدق ہون کی ان پر عورتیں ہون عثمان کو یاد ہو کی یہاں بہشت
 اور حدیث میں **روایت ہے** کہ جو کافر لڑکی یا بالغ عورت چلتی ہیں ان کو عورت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے حق تعالیٰ کی دعا کر کے بہشت میں اپنی امت کی خدمت کیو نہ ملے گی وہ لڑکی بھی اچھی
 صورت تکر بہشت میں جائیں گی ان کو گون کی پاکیزہ شکل میں ہو جائیں گی اور ان کی اسی صورت میں حسین ہونگی کہ جو عورتیں

کا چاند پہچا چاہی گا اور وہ لڑکی بہشت میں است محوی بر عاشق ہو جان کی اور خداوندی طرح دل و جان ہشتون کی قربان
 ہونے کے حسب کہ حق تعالی ارشاد کرنا ہی ویطوف علیہم و لکان محمد و آلہ اذا رایتہم حسبتہم لو انہم عنہ
 یعنی اور طواف کریں گی اور پادشہ لڑکی ہشتون ہستی والی مینی وہ لڑکی ہشتون ہشتون کی باس مینی ہرین کی جب تو کہی گا مینی
 اولن لکو کو تو تو گمان کر لیا کہ یہ مونی بہری ہوی مینی اونکی چہری ایسی خوبصورت ہونگی کہ حضرت کو یہی معلوم ہوگا کہ گویا
 سچی مونی ہوں مستدرب تاب دلی چہرہ میں ہونگی وہ لڑکی اور عثمان اور جوہرین ہر ایک مسلمان کو کھڑو رہن شہاب
 طوبہ ہر ملائین کی اور بہشت میں نماز ہی روزہ کو مسیحی اللہ محمد رسول اللہ ولا اللہ الا اللہ واللہ اکبر اکثر
 ہر کارکن کی اور بہشت میں سب مسلمان اپنی اپنی باروں کی مینی مانہ وال کر خوشی بخوشی ہر پی ہونگی اور اگر بعضا یار یا بہا
 انصاف ایک جاہونگی اور قصد کریں گی کہ اون سی حکمرانی تو اونکو سخت اور کاروان یار دن اور ہا ہونگی یا ہن ہونگی یا
 اگرچہ ہر اردن لکھون کوں پر ہون اور جب ملاقات کریں گی تو سلام علیک کہہ کر مبارکباد دین ہن کی ہر دہ یار بہت
 دین فکر کہیں گی کہ یار واد کا حال کچھ معلوم ہنیں کہ جسکو دنیا میں نیکی نصیب کرتی تھی اور ناز بہر ہستی کی تاکید کرتی تھی
 اور صبر شکر و کفر کی چوڑائی تھی لیکن وہ لوگ دوزخ میں پڑی جاتی ہن ہر جتنی عرض کریں گی کہ لہجی ہوگا اون کا
 حال دکھادی حکم ہوگا کہ اپنی اپنی بالاحاقون پر جاؤ اور دوزخوں کا حال دیکھو کہ کس طرح گزرتی تھی ہر ہر دوزخ ہون
 ہر جائین گی اور کہہ کر گمان خود بخود کہہ جائیں گی اور جواب دینی انہوں سی دوزخوں کی گا ہر ہر کہیں گی کہ ہر اردن لکھون
 کوں لکھ دوزخ کی آگ مثل دریا سمند کی پہلی ہی اور بڑی بڑی ستون اور ہارائ کی کہیں اور تمام دوزخیں شال کیڑوں
 اور تکی کھلاقی ہر اور کٹری عذاب کی ماری جاتی ہن اور فرماؤ کہ مینی کہ یاں تو ہکو دوزخ سی نکال اب ہم بھی
 کام کریں گی چنانچہ اللہ تعالی اور دوزخوں کی حال سی خبر دیتا ہی وہ محمد یصطیٰ خوں فیہا دینا احسن حال
 صالحی لکھ کر کتنا نفع ملے یعنی اور وہ دوزخیں ملائین کی بیج اوی دوزخ کی کہ امی پر دوزخ جاری
 ہن ہکو ہم عمل کریں بھی سوای دوسکی جہنم عمل کرتی مینی پہلی ہم کام گناہ کی کرتی تھی اب تو ہکو دوزخ سی نکال
 کہ ہم کام کریں حق تعالی انکی جواب میں فرمایا کہ کچھ کہہ مانتا کہ کو فیہا دینا احسن حال لکھ کر اللہ
 یعنی کیا ہن ہم عمر دی تھی مینی ہکو اور مسد کہ نصیحت بکرتی سچ او سکی جو کوئی نصیحت بکرتا ہی اور آیا بہاری پاس
 درانہ انی بڑا یا ہمال سب سفید دیکھ کر گمان ہون سی تو بہ کی ہون بڑا یا دیکھ کر یہی مگو خوف نہ آیا اور

ابرہی کا کہ جس کی شرافت میں اب ہمارے برابر نہ رہی جانی کی خبر سے یہ غلط و خوں کا دیکھ کر جو چین کی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے
 ہی کہ جَنَاتٍ یَسْلَوْنَ عَلَیْہِمْ ہِمْ مَکْمَلًا کُمْ فِی سَفَرٍ قَالُوا لَہُمْ نَکَمٌ مِّنَ الْمُتَصَلِّیْنَ وَلَہُمْ
 نَکَمٌ نَّظَعِہُمُ الْمَسْلُوبِیْنَ وَکَمَا تَخَوَّضُ مَخَالِصُہِیْ سَبَّحَہُ شَتِیْنِ یُوجِیْہِ بَیْہِ لَکِنَّا لَہُمْ رُؤِوسُیْ لَکِنَّا لَہُمْ رُؤِوسُیْ لَکِنَّا لَہُمْ رُؤِوسُیْ
 کی کہیں کی کہ نہ ہی ہم ناز نہ رہی والو سی اور نہ ہی ہم کہا اہل بلقی قعیر و کو اور ہی ہم بحث کرتی سائے بحث کر نوا لون کی اور
 کہو نصیحت اہل میں کی ہی ہم اور نصیحت سی موندہ پیر ہی ہی اور ہم غلط کی سنی سی یون ہاگتی ہی کہ جس کی گناہ کو اور
 دیکر کہ ہاگتی خیابہ اللہ تعالیٰ فی ہماری ہی میں یون فرما رہا تھا فَمَا لَہُمْ عَنِ الذِّکْرِ مَعْرِضٌ لَّہُمْ مَعْرِضٌ
 مِّنْ شَرِّیْ وَقَالُوا لَکُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْمَلُ مَا کُنَّا فِیْ حَصَابِ السَّعِیْرِ اُو کہیں کی روزی کی اگر ہم سنتی ہوئی یعنی غلط
 سکر عمل کرتی یا عقل کہتی تو نہ ہوتی ہم رہی والی و زحلی جیسا ہم کیا دیا پہنستا اصل حث یہ حال موز حوٹکا دیکر کہ بالا خانو
 یخی اور آوین کی پر حور دن اور اپنی اپنی پرستی مشغول ہوئی اور دوسری **سواست** میں یون آہا ہی کہ
 بہشت کی دلا لون میں جو زحلی طرف کہ کہان ہوا جائیں کی بہشتی لوگ اون کہ کہ یون میں بیہ کر دو حوٹوں کو کہیں کی کہ
 آگ کی چھوٹوں پر ہی میں اور آگ کی بالا پوش اور ہی میں جیسا کہ قرآن شریف میں خبر ہی لکھتے ہیں فَکَہْمُ مَعْرِضٌ مَّا کُنَّا
 فَوَکَہْمُ غَوَاشٌ یعنی دینی واسطی و کی روزی میں سی چھوٹا ہی اور دوسری دن کی بالا پوش میں یہ حال دیکر کہ نصیحت کارن
 کی چنانچہ حق سبحانہ تعالیٰ فرماتی وَنَادَیْ اَصْحَابَ الْجَنَّةِ اَصْحَابُ النَّارِ اِنَّ قَدْ وَجَدْنَا
 مَا وَعَدْنَا نَسْتَبَاحِقًا فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّکُمْ حَقًّا قَالُوا اِنَّمَا
 یعنی اور پکاریں کی رہی والی بہشت کی و زحلی رہی والو کو یہ تحقیق پایا ہمیں جو کہ وعدہ دیا تھا ہمارے سچا پایا پایا
 سنتی جو کہ وعدہ دیا تھا ہمارے پر در و کار فی روزی کہیں کی کہ ان ہمیں خدا کی عبادت سی نہ پیر لیتا اور اس کی
 آیتوں میں ہم تہنکار کرتی ہی فَادْنِیْ مَوْدِدِکَ اَنْ کُنَّہُ اللّٰہُ عَلَی الظَّالِمِیْنَ حق تعالیٰ فرماتی ہے کہ دیکر
 ایک پکار فی والا دربان آو کی کہ لعنت ہو جو اللہ کی ظالمون پر یعنی اور سوت ایک فرشتہ بول رہی کا کہ اسی دور
 تہنہ لعنت ہو خدا کی کہ تم ظالم ہی خدا کا کہنا نہ مانتی ہی ہر روزی ہر کمال عاجزی کی سائے ماتہ جیسا کہ خستو کو
 خوشامد سی پکارن کی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتی وَنَادَیْ اَصْحَابَ النَّارِ اَصْحَابُ الْجَنَّةِ اِنَّکُمْ کُنْتُمْ مَعْرِضًا

اَجْمَعًا اَرْزُقْهُمُ اللَّهُ خُفَاوَا اِنَّ اللَّهَ شَرُّهُمُ اَعْلٰی لَكَوْنِی ۝ ترجمہ سکاہی کے کہ پھر میں کی بہنی دالی
 اگ کی بہشت انکو یہ کہ دالہ اور جاری کی پانی سی یا اوس چیز کی کہ رزق دیا کہ اللہ تعالیٰ فی معنی ہم دوزخ میں جل رہی ہیں
 ہر کوک پیاس ہو کر رہی الہی الہی ہو کر ہو کر یہاں سے ہمیں نہ لگتی تھی جلیح یہاں ماری تنگی اور شہت کی جلیجانی ہیں یہ
 بات سنکر بہشتی لوگ جواب میں کہ کہ میں نے اس کے لئے دوزخ میں دالہ اور جاری کی پانی سی یا اوس چیز کی کہ رزق دیا کہ اللہ تعالیٰ فی
 کہی تو انہی میں کو کہیں اور تماشائی میں کا ہوتا اور فرب میں دالہ اور جاری کی پانی سی یا اوس چیز کی کہ رزق دیا کہ اللہ تعالیٰ فی
 کہتے تھے اچھو اسد فی بہلا و یا حبیب تم پہلا بیٹی تھی کلجی دن کو یہ اور اللہ تعالیٰ فرمائی گا کہ اسی بہشت والوں کہ کہیں
 اپنی اپنی بندگی بہشت تمہاری رہے میں ہو چکی ہی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی ۝ وَلَقَدْ فَتَنَّا كَاتِلًا اَوْدَیْہُمْ اَعْمٰہَا اَلَمْ تَعْلَمُوْنَ
 یعنی اور یہ بہشت جو دارش کی گئی ہو تم اسکی سبب اوس چیز کی کہ تھی تم کی معنی اعمال نیک لگے دینا کا کہنے کہینو کہ یہاں
 تا کو گن واسطی تمہاری پچ اسکی سیوہ ہی بہت اوس میں ہی کہانی جو تم اہل جنت فی زمانہ سکرانی اپنی ہر کیاں بندہ کرین
 گی اور تھوٹوں پر بہشتیں گی اور پڑ جانو رن کی جہنم کی جہنم اور تی ہو کی جب جی چاہی گا کہ ہمیں چڑائی کی کیا کہاتیں
 اور سیوے اوس چڑائی کی کباب تیار ہو کر زمین کی جہل جنت کہاتیں کی تو بہشت کی سیوہ کا فر پہول جاتیں کی چنانچہ
 اللہ تعالیٰ ہی خبر دیا ہی ۝ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَشِدَّاءُ لِّاَشِدَّاءِہُمْ ۝ اور گوشت چڑھائی میں اوس قسم کی کہ چاہیں گی
 یعنی جب کہ قصد کرین گی اور سیوے طبعی گا اور بہشت میں فرشتی اہل جنت سی طاقات کیا کرین گی بلکہ مصافحہ ہو
 کرین گی روائت ہی کہ بہشت میں ایک عورت اپنی رب سی عرض کرے گی کہ خداوند اسی را جی ہوتا
 ہی کہ میں پیٹ سی ہو جاؤں حکم ہو گا کہ اچھا ہو اور کو خود بخود چل رہہ جائی گا پھر وہ عورت دوزخ گہری کی بعد ایک
 دھکا خوبصورت جی کی اور سیوے وہ لڑکا جوان ہو جائی گا اور جنتی دقت اور عی رست کے ذرا دوزخ اپنی گلہ جوں
 داخل کی کا لکہ وقت جی کی ایک لذت پیدا ہو گی فصل ہے کہ بہشت میں ایک شخص اپنی پردہ گار سی
 عارض کر گیا کہ اہی میرا جی کہیتی کر نی کو چاہتا ہی حق تعالیٰ فرمائی گا کہ اسی شخص حصون بہر اتیرا پٹ کہیتی کر نی سی
 بہشت میں ہر اوروہ عرض کر گیا کہ اسی سبب البتہ میرا پٹ تو نعمتوں سی بہر گیا اسوقت میری دل میں ہی خیال کر گیا
 کہ اس بہشت میں دوستی بیوں کی شکل بن جاتیں گی اور ایک بل سونی کا موجود ہو جائی گا وہ شخص اون بیوں پر
 اہل کہ بہت جونی کا خوبصورت دوسری طرف جو تھوٹا ہوا جاسی کا یہی سے کہیت سرسبز لائی گا اور خود بخود وہ کہیت

[illegible]

مشکوٰۃ میں ابو یوسفؒ نے فرمایا ہے کہ میں نے عرض کیا میں نے رسولؐ کی یاد میں ہر ایک کو تمہارا
دیکھیں گی قیامت کی دن آپؐ نے فرمایا کہ ہاں تمہیں کی عرض کیا کہ کیا تپا ہی اس نے کہی کہ اس کی خلق میں فرمایا کہ
ایمے اور زمین تمہا کیلئے ہے تم لوگ جاؤ کہو وہ زمین میں تمہا عرض کیا راوی نے کہا ہاں کہی تو میں نے عرض کیا
حضرتؐ نے کہا جاننا کہ مخلوق ہی اللہ کی مخلوقات سے اور اللہ تو بزرگ اور بڑا ہی یعنی خدا کا وہ کیا عجبی میں یہاں صاف
ہی یہاں جاننا کہ وہ کیا دنیا میں لیکن مثال خالق کی مخلوق سے درست خوب نہیں آتی کیونکہ اللہ بزرگ اور بڑا ہی فقط راوی
کی جہان کی وہاں مثال ہی یہاں ہی جسبت نہیں لازم آتی اور دیکھو کہ بات ثابت ہو چکی اور قطع نظر مذہب سے
و جماعت کی ہر چند امامیہ تبعیت معتزلہ کے شک لاتی ہیں مگر اولیٰ کتاب جو نسخہ سے ویدار خدا ثابت ہوتا ہی و راغور
و کہیں چنانچہ صحیفہ کا یہ من حضرت امام کاویون فرماتی ہیں **هَذَا مَقَامُ مَنْ تَجِبُ عَلَيْهِ الْقِسْمُ مِنْكُمْ سَخَطُ**
وَرَضَى عَنْهُمَا فَخَلَاكَ خَلْدُ بَعْضِ اَيِّ الْمَدِيَّةِ مقام اوس شخص کا کہ تمہرے کتابی تجسب سبب نفس خانی کی و غضباک
ہاں اوس نفس پر اور ارضی ہی چھٹی پس ملاقات کی تیری ساتھ نفس کو گزرا لائی والی کی اور **رَأَوِ الْمُعَاوِدِينَ**
ہی یہ دعا کہی ہی کہ حضرت امام زین العابدینؑ نے فرمایا کہ فلا ورت لی سواک و اعطنی ما سألنی و اٰمین

حَقِّی فِی الْقُلُوبِ یعنی کہ ای نہیں تیرے سوا کوئی میرا رب عطا کر جو میں نے مانگا اور مجھے خوف سی حسد ایسی چیز ملاقات کے دن اور میں لائحہ رفقہ میں حضرت امام سجادؑ نے فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ یوں فرماتا ہے کہ اَللّٰهُ لَمْ یَخْلُقْ لَکُمْ دَاقِلَ الْاَلِیْہِ وَ اَدْبَارَ کَیْفِیْ یعنی میں نے تم کو نہا ہوں اور اسکا جو سرکہ تیرا ہے میرا اور دوبرواؤں کا اسکی میں اپنی فضل سے اور اسکو میں اپنا سند و کہاؤں گا اپنے اراۓ عاؤں کی نظر توں اور معنوں کا خوب عمو کھیجے کہ سوای ہدایہ کی ادوات نہیں ملتی ہیں کہ دیدار کوں نہواؤں امام علیہ السلام کہ یوں طلب بحث کرتی ہو عاشق اور اشتیاق رویت جانان حق علیہ السلام

